UNIVERSAL LIBRARY
OU_232841
UNIVERSAL LIBRARY

ما شاء الله لا قوة الا بالله

دریں مطبع نظامی واقع کانپور محلہ [illegible] ۱۲۸۷ مطبوع

۲۲۰۲۶



بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیب سر نامہ ہی نام کریم

پانچ رباعی حمد و نعت مین

| | | | |
|---|---|---|---|
| ممدوح خدا کا ہی خدا کا مداح | مداح کا اپنے ہی خدا مدح سرا | حق انکا ہی ممدوح یہ حق کے ممدوح | مداح خدا انکا یہ مداح خدا |
| انسان سے کب ہو کہ احمد سو سر | اور نعت مین احمد کی بھی عاجز ہی بشر | ہی نعت احد کا حمد احمد کا کام | اللہ و نبی کی ہمسری ہو کیونکر |
| ہین حمد احد سے خوب احمد آگاہ | اور ذات احد ہی نعت احمد کی گواہ | کیا ذرہ ناچیز سے ہو حمد و نعت | لاحول و لا قوۃ الا باللہ |
| لاریب جو وہ ذات احد یکتا ہی | احمد کا بھی جسم پاک بے سایا ہی | اللہ مین چار حرف احمد مین چار | اک فرق احد مین میم احمد کا ہی |
| جب میم احد مین ہو احمد آیا | اعدا نے عقدہ یہ بڑا سلجھایا | چالیس برس کے ہوے جسدم احمد | اوسوقت رسالت کا یہ تمغہ پایا |

الحمد للہ کہ بندہ **عنایت حسین** بن حضرت **شیخ غلام عباس** ساکن حال بلگرام نے بامید پرورش قدر دانی سرکار انگلشیہ دام اقبالہا تاریخ و واقعات ہند کا خلاصہ کر کے **فتوحات ہند** نام رکھا اور اوسی کے مطابق تین حصے کا التزام رکھا پہلے **مقدمہ کتاب** ہی جسمین حدود و قدامت ہند کا انتخاب ہی پھر **حصہ اول** مین ذکر فرمانروایان ہنود ہی اور جدول مین خلاصہ بھی موجود ہی **دوسرے حصے** مین نو خاندان سلطنت اسلام کے شاہان تیموریہ تک نو باب ہین اور ہر باب کے آخر مین نقشے خلاصہ بطور انتخاب ہین **تیسرے حصے** مین حکومت کمپنی بہادر بذریعہ ٹھیکہ و بعد ختم میعاد ٹھیکہ کمپنی بہادر انتظام ملکہ معظمہ لندن دامت سلطنتہا کے دو باب مع نقشہ خلاصہ تحریر مین آئے تا طلباے مدارس سرکار کو امتحان آسان ہو جاے اور جا بجا کچھ حالات ضروری بقدر ادراک اپنے کتاب **مرات الاشباہ** و **تاریخ احمد** و **محاربہ کابل** و **تاریخ فرشتہ** سے زیادہ کیے ہین اور واسطے تصریح کے حروف اشارہ لکھدیے ہین یعنی **م** سے مرات الاشباہ و **ت** سے تاریخ احمد **ک** سے محاربہ کابل و **ف** سے تاریخ فرشتہ مراد ہی نئی ایجاد ہی **مقدمہ کتاب**

نقشہ حدود اربع و تعداد باشندگان ملک ہندوستان جسکا طول کشمیر سے راس کماری ۱۹۰۰ میل یعنی کوہ ہمالہ شمال سے بحر ہند جنوب تک اور عرض مشرق دریاے برہم پوتر و ملک برہما سے مغرب دریای سندہ یعنی اٹک تک ۱۵۰۰ میل اور مربع ۱۲ لاکھ میل اور باشندے ۱۸ کروڑ سے زیادہ ہین

| نام ملک | طول کشمیر سے راس کماری تک | | عرض | | مربع میل | تعداد باشندگان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | شمال | جنوب | مشرق | مغرب | | |
| | کوہ ہمالہ سے | بحر ہند تک | دریاے برہم پوتر و ملک برہما سے | دریاے سندہ یعنی اٹک تک | | |
| ہندوستان | ۱۹۰۰ میل | | ۱۵۰۰ میل | | ۱۲ لاکھ میل | ۱۸ کروڑ سے زیادہ |

## قدامت ملک ہندوستان

پہلے حکام ہنود باشندے یہان کے طوفان نوح کے بعد وارد النہر سے براہ پنجاب آکر گنگا کے قریب جانب شمال آباد ہوے اور نسل انکی زبان اونکی ہندی و سنسکرت سے خلاف تھی بعد اونکے مغرب سے کچھ شجاع مع برہمنون کے آئے اور انکو پہاڑون تک بھگاکر اپنا عمل کیا مگر لکھنے سے ناواقف تھے فقط برہمن کچھ حالات زبانیہ زبانی سکھاتے تھے جب کچھ شاعر پیدا ہوے اور مدح سلاطین مین کبت بمبالغہ خلاف قیاس تصنیف کیے جنکو پنڈتون نے بعد اونکے کسیکی زبانی یاد کرکے رہتے جاتے بلا تعین زمانہ درج کتب سنسکرت کیا اس وجہ سے وہ حال غیر معتبر ہی اور ایسا ہی حال اور ممالک خصوصًا چین و بابل و یونان کا بھی ہی فقط راجہ ہاے مشہور کے نام اور محاربات کی بلا قید زمانہ و مدت سلطنت ہر حاکم کی مجمل صحت ہوئی حصہ اول حکومت ہنود برہما کے دو فرزند تھے اول دچھ پدر سورج جد خاندان سورج بنسی و بانی اجودھیا پوری اودہ دوسرا اَتر پدر چاند جد خاندان چندر بنسی بانی و حاکم الہ آباد پراگ پس راجہ اکشواکو سورج بنسی حاکم و بانی اجودھیا پوری حاکم اول سے راجہ رامچندر بن راجہ دشرتھ تک ستاون حاکم اودہ کے ہوے اور زمانہ رامچندر کا بارہ سو سال و بروایت اٹھارہ سو سال قبل سنہ عیسوی سے ازروی تواریخ انگریزی کے پایا جاتا ہی یہ بڑا نامور ہنود کا اوتار ترتیا جگ مین ہوا مسماۃ کیکئی سوتیلی مادر کی نفسانیت سے بخوشی خود مع سیتا زوجہ و لچھمن چھوٹے بھائی کے جنگل مین رہے جب راون لنکا کا راجہ اس وجہ سے فقیر بنکر سیتا کو اوٹھا لیگیا کہ رامچندر مسماۃ سوپ نکھا اوسکی خواہر سے شادی کرتے ہوے تب رامچندر نے مسمی سگریوہ کشکندہ نگر ملک دکن کے راجہ کی مدد کرکے اوسکے بھائی کو مار کر اوسے راج دلایا پھر راون کو مار کر اوسکے بھائی بھبھیشن کو لنکا دیکر مع سیتا اپنے ملک مین آیا ذکر راجہ پیات کا راجہ پیات اولاد اَتر پسر دوم برہما بانی خاندان چندر بنسی کا پرپوتا و جانشین بدہ فرمانرواے پراگ الہ آباد کا ہوا اسکے یدو و انو و ترسو

و درہہو و پرشو یہ پانچ فرزند تھے یدو کے اولاد کرشنا و بلرام اور دو خاندان کُرو و پانڈو ہوے کُرو کی ہمت و ثروت پانڈو سے زبردست تھی **ذکر راجہ جدہشٹر خاندان پانڈو و دریودہن خاندان کُرو و پریکھت فرمانروای ہستناپور کا** راجہ جدہشٹر خاندان پانڈو نے اپنی عظمت و شان سے اشومیدہ یعنی گھوڑے کی قربانی کا ارادہ کیا یہ قربانی وہ کرتا ہے جسکا کوئی مقابلہ نکر سکے دریودہن راجہ خاندان کُرو کو رشک آیا اسنے قمار مین کل ملک و زوجہ تک کو جیت کر اوسے حسب شرط قمار بمیعاد بارہ سال جنگل کو نکال دیا بعد گذرنے میعاد کے بوجہ وعدہ خلافی بمیدان کروچھیتر قریب تھانیسر ملک پنجاب کے بشرکت چھپن نسلین یدو کے جانبین مین اٹھارہ روز تک بڑے مہابھارت سے مع چند راجاؤن کے دریودہن کو مار کر مع کرشنا و بلرام اپنے بھائیون کے دوارکا کو گئے وہان کرشنا مارے گئے اور خود مع بلرام کوہ ہمالہ پر برف مین دب گئے اور راجہ پریکھت پوتا جدہشٹر کا جانشین ہوا بعد چندے ہستناپور تخت گاہ انکی طغیانی سیلاب گنگا مین ڈوب گئی **ذکر سیس ناگ خاندان تکشاک سانپون کی اولاد و راجہ مہانند تکشکی حاکم صوبہ بہار بدھ پرست مطیع داراب شاہ و جنگ با سکندر و راجہ چندرگپت ولد مہانند** کا تخمیناً چھ سو سال قبل عیسی سے سیس ناگ سانپون کی اولاد از خاندان تکشک نے تاتار سے آکر ہندوستان شمالی کو فتح کر کے شہر پاٹلی پوترہ کو قریب پٹنہ کے تخت گاہ مقرر کر کے راج کا نام مگدہ دیس رکھا اسمین صوبہ بہار و ممالک شمالی داخل تھے و راجہ مہانند تکشکی حاکم صوبہ بہار مع اپنی قوم کے بدھ پرست تھا یہ بدھ پانچ سو چالیس سال قبل عیسی کے صوبہ بہار مین پیدا ہوا اور گیا جی مقام رہا اور ممالک ہند عہد دارا سے تا زمانہ سکندر اعظم دو سو سال مع راجہ مہانند و دیگر راجون کے باج گذار ایران کا رہا مگر مہانند نے بیس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادے سے سکندر کو ستلج پار اپنے ملک مین آنے نہ دیا جب مہانند کو اوسکے وزیر چانک نے مروا ڈالا تب اوسکے آٹھ فرزندون نے قبل زمانہ تین سو پندرہ سال عیسوی کے بارہ سال بالاتفاق سلطنت کی مگر راجہ چندرگپت فرزند لئیق اوسکا جو زن قوم حجام سے پیدا تھا بوجہ ناقدری اپنی کے چانک وزیر سے ساز کر کے ساتون بھائیون کو قتل کرا کے چوبیس سال باستقلال سلطنت کر کے دو سو بانوے سال قبل زمانہ عیسی کے مرگیا پھر اور راجہ ذی علم عالی خاندان گذرے اور شہر کئین بنوا کر سوداگری و علم سنسکرت کی ترقی کی **ذکر حملات مغربی داراب بن بہمن و دارا بن داراب ایرانی و سکندر اعظم رومی و ابی سریز راجہ کشمیر و ٹیکسا ٹیلز راجہ سندہ و پور راجہ ہستناپور کا** داراب بن بہمن ایرانی نے پانچ سو اٹھارہ سال قبل عیسی کے تخت کیخسرو بن سیاوش بن کیکاوس پر فرمانروا ہو کر بعد گستاسپ پدر اسفندیار کے ہند مین یونان سے سندہ و پنجاب تک بہت ملک سر کر کے خاندان تکشک کو بھی مطیع کیا دو سو سال تک ہندوستان باج گذار ایران کا رہا ہند سے طلای خالص اور ممالک سے چاندی خراج آتا تھا بعد اوسکے دارا اوسکا فرزند فرمانروا ہو کر بدستور خراج لیتا رہا اور کوئی حملہ ہند پر نہین کیا آخر سکندر

کے مقابلے مین وزیرون کے ہاتھ سے مارا گیا اور **سکندر رومی** کے عہد مین **ابی** سرزیر راجہ کشمیر و کوہستان خاندان نامعلوم و **ٹیکسا ٹیپار** چندر بنسی راجہ دوآبہ سندہ و ساگر و **پورس** چندر بنسی راجہ ہستنا پور یہ تینون فرمانروای ہند تھے جب سکندر بعمر تیس سالہ ایران سر کرکے سندہ کے پار آیا راجہ ٹیکسا ٹیپار نے حاضر ہو کر دعوت کی اور ابی سرزیر نے مع چند تحائف اپنے بھائی کو خدمت سکندر مین جلد روانہ کیا مگر پورس نے بہیات مین مقابلہ کیا سکندر نے دس کوس کا چکر کھا کر گیارہ ہزار فوج سے جہلم کے پار آکر پورس کے فرزند کو مارا اور پورس کی جرات دیکھکر اوسکی جان بخشی کی اور راہ دریا کی اپنے قبضے مین رکھنے کو ایک شہر دریا کے دونون طرف آباد کیا اور دوآبہ چج ملک درمیان جہلم و چناب کا بھی پورس کو دیا وہ مدت العمر خیر خواہ رہا پھر سکندر دریاے راوی کے پار آیا اور مقام سنگلا مین سولہ ہزار تاتاریون کو جو ہند مین بسے تھے مار کر ستر ہزار کو قید کرکے باقیماندہ کو پہاڑون پر بھگا دیا پھر **راجہ چندر گپت** حاکم مگدہ دیس نے جسکا ذکر حال خاندان تکشک سلطنت مہانند مین مع جنگ مہانند کے درج ہی سکندر سے ملاقات کرکے شہر پاٹلی پوتر کی تعریف کی سکندر نے وہان کا قصد کیا فوج کا حوصلہ ہٹا اسکندر نے چاہا کہ وطن سے فوج تازہ لا کر صوبہ بہار ہند کو سر کرے مگر بابل کے دلدل مین بخار آیا بتیس سال کی عمر مین قضا کی **ذکر راجہ ہای خاندان اگنی کل کا** راجہ ہای خاندان اگنی کل جنکا نام نہین معلوم ہی اوجین صوبہ مالوہ تخت گاہ مقرر کرکے تخمیناً دو سو سال قبل زمانہ عیسوی کے فرمانرواے ہند ہوے جبسے برہمنونکی قدر ہوئی نیا دین ایجاد کیا بدہ کی پرستش اوٹھائی بدہ پرست جزیرہ لنکا و برہما مین جا بسے اگنی کل کے چار فرقے ہوے اوسمین پرمارا فرقے کی بڑی حکومت ہوئی نربدہ پار میانہ ہند ممالک مغربی تک انکی سلطنت تھی **ذکر راجہ بکرماجیت کا** یہ راجہ خاندان پرمارا مین قبل زمانہ چھپن سال عیسوی کے بڑا نامآور و عاقل تخت گاہ اوجین کا فرمانروا ہوا علم سنسکرت کو ترقی دی کالی داس شاعر نے بھی اوسکے عہد مین فروغ پایا سال سمت اوسیکا جلوس ہی آخر پیرانہ سالی مین سالباہن سے شکست کھا کر مارا گیا **ذکر کرنا دیو کا** زمانہ سلطنت پرمارا مین اولاد اندر سے کرنا دیو یعنی مہاکرن مکر بانی راج مگدہ دیس کا ہوا چھہ پشت تک یہ خاندان مگدہ دیس کے حاکم رہے مگر یہ ہر دو خاندان پرمارا و اندر بہت جلد برباد ہوے اور ہند مین ضعف آیا **ذکر راجہ انند پال و پرتھی پال کا** جو راجہ خاندان توارا کا اولاد پانڈو سے حاکم دہلی کا تھا اوس سے انند پال تک انیس حاکم اس خاندان کے دہلی مین ہوے بعد زمانہ پرتھی پال و انند پال کے مسلمانون کا زمانہ آیا پانچسو سال تک سلطنت اسلام باشوکت رہی

**جدول خلاصتہ بخلاصہ حالات فرمانروایان حکام ہنود مع حملات مغربی مندرجہ حصہ اول تا آغاز سلطنت اہل اسلام**

| نام خاندان | نام حاکم | نام تخت گاہ | زمانہ | کیفیت علاستہ اختلاصہ حکومت حکام |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| سورج بنسی | اکشواکو | اجودھیا | • | برہما کے دو فرزند ایک دچھہ پدر سورج ... ارتر پدر چاند جد خاندان چندر بنسی کے ... |
| ″ | راجہ رامچندر بن راجہ دسرتھ | اودہ | بارہ سو بروایت اٹھارہ سو سال قبل زمانہ عیسوی | راجہ اکشواکو سے اسکے وقت تک ستاون ... چندے جنگل مین رہکر کشکندہ نگر ملک وکر ... دیا اور راون حاکم لنکا کو بوجہ اوٹھالیجا ... مارکر لنکا اوسکے بھائی بھبھیشن کو دیکر ... ملک مین آیا + |
| چندر بنسی | راجہ بیات | الہ آباد | • | یہ پوتا وجانشین بانی بدہ اولاد ... پانچ فرزند ودو خاندان ایک کرو دوسرا ... کرو کی بڑی شہرت ہوئی + |
| پانڈو | جدہشٹر | • | • | اسنے گھوڑے کی قربانی کا ارادہ کیا ... تمام ملک وزوجہ اپنی کو ہارکر بعد بارہ سال ... مع بلرام وکرشنا کے دوارکا مین آیا وہان ... اور جدہشٹر کوہ ہمالہ کی برف مین دب کر ... |
| کرو | دریودہن | • | • | یہ بمقام کورو چھیتر قریب تھانیسر ملک ... مین مع چند راجاؤن کے بڑی مہابھ... |
| پانڈو | راجہ پریکھت | ہستناپور | • | یہ پوتا وجانشین جدہشٹر کا ہی بعد چندے ... سیلاب گنگا مین ڈوب گئی |
| تکشک سانپون کی اولاد | راجہ سیسناگ | پاٹلی پوترہ مگدہ پیسی | تخمیناً ۶ سو سال قبل عیسے | یہ خاندان سانپون کی اولاد مشہور ہی تا ... اسکی حکومت مین صوبہ بہار وممالک ... |
| ایضاً | مہانند قوم بدہ پرست | صوبہ بہار | ۵ سو ۴۰ سال قبل زمانہ عیسے کے یہ پیدا ہوا اورگیا جی مقام رہا | یہ شاہ داراب کا مطیع ہوا عہد سکندر دوسو ... کا رہا اسنے بیس ہزار سوار ودولاکھہ پیادے ... وزیر چانک نے مرواڈالا پھر آٹھہ فرزند او ... ۵ اسال زمانہ عیسے سے بارہ سال ... |

| نام خاندان | نام حاکم | نام تختگاہ | زمانہ | کیفیت خلاصۃ الخلاصہ |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| تکشک سانپونکی اولاد | چندرگپت بن مہانند ازبطن زن قوم حجام | . | دو سو بائیس سال قبل زمانہ عیسے کے مرا | اسنے ساتون بھائیون کو چانکیہ سے ملکر قتل کراکر چوبیس سال خود حکومت کی اور سکندر سے ملاقات کی بعد اسکے اور راجہ لوگ عالیخاندان کے گذرے اور سرکین بنکر سوداگری اور علم سنسکرت کی ترقی ہوئی۔ |
| حملات مغربی | داراب بن بہمن | ایران | ۵سو۱۸ سال | اسنے دریاے یونان و سندھ و پنجاب خاندان تکشک تک سرکرکے مطیع کیا اور ہند سے خراج لیا۔ |
| | دارا بن داراب | ″ | قبل زمانہ عیسے | اسنے کوئی حملہ ہند پر نہین کیا اور سکندر کے مقابلے مین اپنے وزیرونکے ہاتھ سے مارا گیا۔ |
| . | ابی سریز | کشمیر | . | اسنے اپنے بھائی کو مع تحائف چند سکندر کی خدمت مین جلد روانہ کیا۔ |
| چندربنسی | ٹیکسائیلز | دوابہ سندو ساگر | . | یہ خود سکندر پاس مع دعوت حاضر ہوا۔ |
| ایضاً | پور | ہستناپور | . | یہ برسات مین سکندر سے مقابلہ کرکے بعد ہار جانے اپنے فرزندکے حاضر ہوا اور دوآبہ چج و ملک میانہ جہلم و چناب کا سکندر نے اسے دیا۔ |
| داخل حملات مغربی | سکندر اعظم رومی | روم و ایران | . | یہ بعمر تیس سال ایران سرکرکے ہند مین آیا اور ابی سریز راجہ کشمیر و ٹیکسائیلز راجہ سندھ و پور راجہ ہستناپور مذکورین کو مطیع کرکے دو طرف دریاے جہلم کے ایک شہر بنوایا اور زبانی چندرگپت بن راجہ مہانند مذکور کے شہر پاٹلی پوتر کی تعریف سنکر وہانکا قصد کیا مگر فوج کا حوصلہ نہ پڑا آخر وقت معاودت بعمر ۳۲ سال بابل کے دلدل مین اپھارہ [illegible] بیمار ہوکر مرگیا۔ |
| اگنی کل | نامعلوم | اوجین صوبہ مالوہ | دو سو سال قبل زمانہ سے عیسے | ان کے عہد مین برہمنون نے دین نیا ایجاد کیا بدھ پرستی موقوف کی وہ جزیرہ لنکا و برہما مین جا بسے اور اگنی کل کے چار فرقے ہوے اوسمین پرمی مارا فرقے کی بڑی زبردست حکومت نربدا پار سیاستہ ہند ممالک مغربی تک تھی۔ |

| نام خاندان | نام حاکم | تخت گاہ | زمانہ | کیفیت بطریق اختصار |
|---|---|---|---|---|
| پری مارا | راجہ بکرماجیت | . | چھپن سال قبل زمانہ عیسے | اسکے عہد مین کالی داس شاعر و سنسکرت کی ترقی ہوئی سال سمت جاری ہوا اسکا ہی آخر پیرانہ سالی مین سالباہن سے شکست کھاکر مارا گیا یہ راجہ نامور اور عاقل و عادل تھا۔ |
| اولاد اندر | کرنادیو یعنی مہاکرن | مکدہ دیس | . | زمانہ پری مارا سے چھہ پشت تک یہ قوم حکومت کرگئے مع فرقہ پری مارا کے بہت جلد برباد ہوئی |
| توار اولا نہ پانڈو | انند پال و پرتھی پال | دہلی | . . | خاندان توار اولاد پانڈو کے اکیس راجہ انند پال تک ہوئے پھر بعد پرتھی پال نواسہ وجانشین انند پال کے مسلمانون کا زمانہ آیا اور سلطنت اسلام پانچسو سال تک باشوکت رہی — |

## دوسرا حصہ عملداری سلطنت اسلام تا اختتام سلطنت خاندان تیموریہ اس مین نو خاندان کے نو باب بدین تفصیل ہین بیت

ازخلیفہ[1] غزنوی[2] غوری[3] غلامان[4] خلجیان[5] | تغلق[6] سادات[7] ولودی[8] تامغل[9] نہ خاندان

## باب اول حکومت خلفای عباسیہ تا ۱۱۶۰ عیسوی ذکر خلیفہ ولید کا

محمد قاسم برادرزادہ حجاج بن یوسف ثقفی حاکم بصرہ سپہ سالار خلیفہ ولید بن عبدالملک ۷۱۱ عیسوی مین بعمر بیس سالہ چھہ ہزار فوج سے سندہ پر آیا اور راجہ داہر حاکم گجرات کو مارکر چتور پر فوج کشی کی اوس وقت ہندوستان بدین تفصیل طوائف الملوک ہوچکا تھا کہ پرتھی پال نواسہ وجانشین انند پال خاندان توار حاکم دہلی و گجرات خود مختار و چتور بقبضۂ گہلوٹ و قنوج بقبضہ کوروان و راج اوجین کا منقود پس کنارہ دریا سے ابرو واقع درمیان ملک یورپ ملک ہسپانیہ سے دریای گنگ تک زیر حکومت خلیفہ ولید کے ہوگیا اور ہارون رشید پانچوین خلیفہ عباسیہ کے بعد مامون رشید اوسکے پسر کو راجپوتون نے شکست دی صرف شہر بغداد مع مضافات اوسکے قبضے مین رہا

**ذکر اسمٰعیل سامانی کا** یہ شخص صوبہ دار ماوراءالنہر و خراسان کا مع اور صوبون کے خلیفہ بغداد سے منحرف ہوکر ۲۷۹ ہجری مطابق ۸۹۲ء مین کابل و قندہار و زابلستان پر قبضہ کرکے بخارا کو دارالسلطنت بنا بادشاہ ہوگیا نوے برس تک اس خاندان مین چار بادشاہ ہوئے **ذکر الپتگین کا** بعد سلطنت چارم خاندان سامانیہ کے الپتگین حاکم خراسان نے حسب مرضی امرا کے بادشاہ متوفی کے چچا کو جانشین تجویز کیا مگر منصور بن شاہ متوفی قبل اسکے بادشاہ ہوگیا تب الپتگین نے خوف سے منحرف ہوکر ۳۵۱ ہجری مطابق

سنہ ۹۶۰ عیسوی مین غزنین دار السلطنت مقرر کرکے کابل و قندھار تک پر اپنا قبضہ کیا بعد پندرہ سال سلطنت کرکے سنہ ۳۵۱ ہجری مطابق سنہ ۹۶۱ عیسوی مین وفات کی پھر **اسحاق بن الپتگین** نے سنہ ۳۶۵ ہجری مطابق سنہ ۹۷۵ عیسوی مین جلوس کرکے منصور شاہ بخارا کو شکست دیکر پروانہ مستقل اپنی سلطنت کا لکھا لیا اور دو سال سلطنت کرکے سنہ ۳۶۷ ہجری مطابق سنہ ۹۷۷ عیسوی مین وفات کی **ذکر سبکتگین کا** سبکتگین شاہزادہ ایران بن جوقان کو الپتگین نے نصر حاجی نامی تاجر ترکستان سے حسب اتفاق خرید کیا اور بعد تعلیم ایک سال کے سپہ سالار و وکیل مطلق کیا اوس سے بہت کار نمایان ہوے بعد اسحاق کے اوسنے الپتگین کی دختر سے عقد کرکے سنہ ۳۶۷ ہجری مطابق سنہ ۹۷۷ عیسوی مین جلوس کرکے اوسی سال لاہور و ملتان ملک جیپال اور اکثر قلعہ ہند کے فتح کیے اور جیپال کو قید کرکے باقرار خراج رسانی کے رہا کیا مگر وہ بصلاح اپنے ارکین برہمنون کے منحرف ہوگیا اور بمدد راجہ دہلی و اجمیر و کالنجر و قنوج کے ایک لاکھ فوج سے کنارہ لمغان پر سندھ کی پچھم طرف شکست کھا کر نیلاب کے کنارے تک بھاگا پھر سبکتگین نے کوئی حملہ ہند پر نہین کیا اور بیس سال سلطنت کرکے سنہ ۹۹۷ عیسوی مین حدود بلخ موضع ترمذ مین بعمر چھپن سال کے قضا کی اور امیر اسمعیل چھوٹا فرزند چار ماہ فرمان روا رہا پھر محمود غزنوی بڑے فرزند نے اوسی سال اوسے گرفتار کرکے جلوس فرمایا اور سنہ ۷۰۵ عیسوی سے سنہ ۹۹۷ عیسوی تک از عہد خلیفہ ولید تا سبکتگین و امیر اسمعیل دوسو بانوے سال سلطنت کی

## جدول خلاصہ حکومت خلفا مندرجہ حصہ دوم باب اول از سنہ ۷۰۵ عیسوی تا سنہ ۹۹۷

### عیسوی میعادی دوسو بانوے سال عہد سبکتگین و امیر اسمعیل

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصہ انتخاب حالات خلفا تا سبکتگین و امیر اسمعیل بن سبکتگین سنہ ۹۹۷ عیسوی |
|---|---|---|---|---|---|
| خلیفہ ولید بن عبد الملک | سنہ ۷۰۵ عیسوی مین ہند پر قبضہ پایا | بغداد دار الخلافت | سنہ ۸۱۶ ع تک تا مامون رشید چھٹے خلیفہ ہوے | سنہ ۸۱۶ ع مین حکومت خلفا کی ختم ہوئی۔ | محمد قاسم برادر زادہ حجاج بن یوسف ثقفی حاکم بصرہ اسکے سپہ سالار نے دریاے ارو واقع درمیان ملک ہسپانیہ سے گنگ تک قبضہ کیا اور بعد ہارون رشید پانچوین خلیفہ عباسیہ کے مامون رشید اوسکے فرزند نے راجپوتون سے شکست کھائی صرف بغداد قبضہ مین رہا پھر ڈیڑھ سو سال تک کوئی حملہ نکیا |
| اسمعیل سامانی صوبہ دار خراسان | سنہ ۲۷۹ ہجری و سنہ ۸۹۲ ع | بخارا | ۹۰ برس تک چار بادشاہ ہوے | • | اسنے خلیفہ بغداد سے منحرف ہوکر کابل و قندھار و زابلستان تک قبضہ کیا نوے سال اس خاندان کے چار بادشاہون نے سلطنت کی |

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصۃ الخلاصہ حالات خلفاء سبکتگین جو امیر اسمعیل بن سبکتگین ۹۹۷ عیسوی تک |
|---|---|---|---|---|---|
| الپتگین | سنہ ۳۵۱ ہجری و سنہ ۹۶۲ ع | غزنین | ۱۵ سال | سنہ ۳۶۵ ہجری و سنہ ۹۷۵ ع | یہ منصور کے بادشاہ ہونے پر منحرف ہو کر کابل و قندہار پر قبضہ کرکے غزنین کا بادشاہ ہوا۔ |
| اسحاق بن الپتگین | سنہ ۳۶۵ ہجری و سنہ ۹۷۵ ع | ایضاً | دو سال | سنہ ۳۶۷ ہجری و سنہ ۹۷۷ ع | اسنے منصور بادشاہ بخارا کو شکست دیکر پروانہ مستقل اپنی سلطنت کا لکھا لیا۔ |
| امیر ناصر الدین بن سبکتگین بن جوقان | سنہ ۳۶۷ ہجری و سنہ ۹۷۷ عیسوی | جلوس و مدفن غزنین و جای وفات ترمذ حدود بلخ | سلطنت بیس سال عمر ۵۶ سال | شعبان سنہ ۳۸۷ ہجری و سنہ ۹۹۷ عیسوی | یہ شاہزادۂ ایران غلام الپتگین کا ہے اسنے دختر امیر الپتگین سے عقد کرکے بعد منصور بن الپتگین کے غزنین کا بادشاہ ہو کر جیپال کو دو بار شکست دیکر لاہور و ملتان و دیگر قلعہ ہاے ہند پر اپنا قبضہ کیا۔ |
| امیر اسمٰعیل بن سبکتگین | شعبان سنہ ۳۸۷ھ و سنہ ۹۹۷ ع | بلخ | چار ماہ | سنہ ۳۸۷ھ و سنہ ۹۹۷ ع مین گرفتار ہوے | اسنے چار ماہ سلطنت کی پھر محمود غزنوی نے اسے گرفتار کرکے جلوس فرمایا۔ |

## دوسرا باب ذکر حکومت خاندان غزنویہ از سنہ ۹۹۷ ع تا سنہ ۱۱۸۹ ع آخر سلطنت خسرو ملک

## ذکر سلطان محمود غزنوی کا مع ۱۲ حملہ ہند کے

بعد امیر ناصر الدین سبکتگین کے امیر اسماعیل چھوٹے فرزند و لیعہد نے بلخ مین جلوس کیا مگر سلطان محمود غزنوی نے اوسی سال بعد چار ماہ کے نیشاپور سے آکر فتحیاب ہو کر تخت غزنین پر جلوس فرمایا یہ بڑا اولوالعزم و شجاع و عادل و دین دار تھا اسنے ملک ماوراالنہر بحیرۂ خضر سے اٹک تک قابض ہو کر ہند پر بارہ حملے کیے **حملہ اول** پانچوین اگست سنہ ۱۰۰۱ عیسوی مطابق شوال سنہ ۳۹۱ ہجری مین جیپال والی لاہور و پشاور کو قید کیا پھر شہر بھٹنڈا راجہ پٹیالہ کی عملداری کو لوٹا اور افغانان مددگاران جیپال کو قتل کیا جیپال باقرار اداے زرفدیہ رہا ہو کر اپنے فرزند انندپال کو جانشین کرکے حسب رواج اوس زمانہ کے آگ مین کود کر جل مرا **دوسرے حملے** سنہ ۱۰۰۴ عیسوی مطابق سنہ ۳۹۵ ہجری مین بوجہ نہ پہونچنے خراج کے قلعہ راجہ بھبٹیا کو جو جانب شمال بیکانیر و جنوب ملتان کے ہے فتح کیا اور راجہ نے آپکو مار ڈالا **تیسرے حملے** سنہ ۱۰۰۵ عیسوی مطابق

سنہ ۳۹۶ ہجری مین ابوالفتح لودی و راجہ انندپال پر چڑہائی کرکے راجہ کو کشمیر تک بھگا کر ابوالفتح کو مطیع کرکے سابق سنے دوچند خراج مقرر کروالیا **چوتھے حملے** سنہ ۱۰۰۸ عیسوی مطابق سنہ ۳۹۹ ہجری موسم بہار مین بعد فراغ جنگ ایلک خان حاکم تاتار کے راجہ انندپال والی لاہور و راجہ اوجین و گوالیار و کالنجر و دہلی و اجمیر مددگاران انندپال پر بمقابلہ فوج کثیر ٹڑے جر ثقیل سے فتح پائی چالیس ہزار مسلمان اور دوچند ہنود قتل ہوے پھر قلعہ نگرکوٹ پر حملہ کرکے خزانہ مفصلۂ ذیل جو کہ راجہاے ہند کا جو راجہ بہیم کے عہد سے وہان جمع تھا لیکر غزنین مین آکر تین دن تک بڑا جشن کیا دینار طلائی ساٹھہ لاکھہ خشت طلائی و نقرئی سات سو من طلای خالص ذو سو من نقرہ خالص دو ہزار من جواہرات موتی و مونگا و ہیرا و لعل بیس من **پانچوین حملے** سنہ ۱۰۱۰ عیسوی مطابق سنہ ۴۰۱ ہجری مین بعد فتح ملتان ابوالفتح لودہی کو قید کیا **چھٹے حملے** مین دوسرے سال تھانیسر واقع پنجاب کے مندر جگ سوم کو لوٹ پھونک کر بت ہنود کو قید کیا **ساتوین و آٹھوین حملے** مین تین سال کے بعد دو دفعہ کشمیر پر حملہ کیا اور ہنگام مراجعت فوج راہ بھول گئی بہت آدمی سردی مین مرگئے **نوین حملے** سنہ ۱۰۱۷ عیسوی مطابق سنہ ۴۰۸ ہجری مین ایک لاکھہ سوار اور بیس ہزار پیادے اور فوج ممالک مفتوحہ جدید سے لیکر سات دریا عبور کرکے تین ماہ مین پشاور ہوکر کشمیر کے قریب زیر کوہ سب دریاے آب اوتر کر جمنا پار ہوکر قنوج مین آکر راجہ کی تاج بخشی کرکے اوسکی مددگاری کا اقرار کیا پھر متھرا جاے ولادت کرشن کے مندرون کو مسمار کرکے ترپن ہزار ہنود کو قید کرکے خزانہ بیشمار لوٹ لیگیا **دسوین حملے** سنہ ۱۰۲۲ عیسوی مطابق سنہ ۴۱۳ ہجری مین راجہ نندا والی کالنجر ملک بندیلکھنڈ پر بمددگاری راجہ قنوج کے یورش کیا مگر راجہ قنوج قبل پہونچنے سلطان محمود کے قتل ہوچکا تھا سلطان سے کچھہ اسکا تدارک نہو سکا **گیارہوین حملے** سنہ ۱۰۲۳ عیسوی مطابق سنہ ۴۱۴ ہجری مین جیپال دوم راجہ لاہور جانشین انندپال پر یرغا کرکے چھاؤنی مسلمانون کی لاہور مین قائم کی **بارہوین حملے** ماہ ستمبر سنہ ۱۰۲۴ عیسوی مطابق دسوین شعبان سنہ ۴۱۵ ہجری مین سواے لشکر خاصہ کے تیس ہزار سوار ترکستان سے لیکر ماہ اکتوبر یعنی نصف رمضان کو ملتان مین آکر بیس ہزار اونٹ پر اسباب زادراہ خوراک لدواکر براہ ترکستان اجمیر کو لوٹتا ہوا سومنات آیا اول روز مندر پر زینہ لگاکر دو روز برابر حملے کرکے فوج پسپا ہوئی تیسرے روز قرب و جوار کے راجہ اور سردار بیرم دیو و دابشلیم امراے گجرات سومنات کی مدد کو آئے سلطان دعا بہ فتح کرکے جان سے ہاتھہ دہوکر حملہ آور ہوا اور فتح پائی پھر مندر مین جاکر تبر سے خود سومنات کی ناک کاٹی یہ بت سنگین دو گز گڑا تین گز کھڑا تھا برہمنون نے وزیر کو راضی کرکے بوزن دوچند سونے کے بت کو تبدیل کرنا چاہا سلطان نے نمانا اور بت توڑا اوسکے شکم سے

ہیرا اور جواہرات چند حصے زیادہ اوس زر سے نکلا جو برہمن دیتے تھے پھر ہنگام معاودت ملتان کے ریگستان مین جاٹون نے چند حملے کیے اور سنہ ۱۰۲۵ع مین جاٹ بھی قرار واقعی سزا یاب ہوے اور خراسان بھی فتح کیا اور اوتیسوین اپریل سنہ ۱۰۳۰ عیسوی مطابق شب پنجشنبہ تیئیس ۲۳ ربیع الآخر سنہ ۴۲۱ ہجری کو ترسٹھہ سال کی عمر مین پینتیس ۳۵ سال سلطنت کرکے بعارضۂ سل رحلت کرکے عین بارش مین رات کو قصر فیروزہ غزنین مدفن ہوا اسکو بعض مورخ منصف عادل خداپرست اور بعض ظالم حریص لوٹیرا لکھتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تعصب مذہبی بہت تھا اور صاحب رعب اور حلم کا پاس اور مدبر تھا اور صرف فضول سے نفرت تھی فردوسی و عنصری و انوری خان بغدادی منجم اسکے مصاحب تھے اور مساجد و مدارس بکثرت تعمیر کیے اور علماے ہر علم واسطے تعلیم کے مقرر کیے **ذکر جلال الدین جمال الملت سلطان محمد و شہاب الدین جمال الملت سلطان مسعود برادران توام کی جنگ و سلطنت کا** اگرچہ یمین الدولہ امین الملت سلطان محمود غزنوی نے واسطے رفع فساد کے حکومت ماوراء النہر جسکی تختگاہ جرجان تھی سلطان محمد بڑے فرزند کو اور اپنی قلمرو کی حد شرقی سلطان مسعود کو دی مگر جب بعد سلطان محمود کے سلطان محمد تخت نشین ہوے اور تین صوبہ مفتوحہ مسعود پر حسب خواہش مسعود سکہ و قبضہ و خطبہ اونکا منظور نکرکے باہم لڑکے محمد گرفتار ہوکر اندھے کیے گئے اور مسعود تیسری شوال سنہ ۴۲۱ ہجری مین اوسی سال تخت نشین غزنین کے ہوے اور سلجوقیون کو واسطے رفع فساد کے کچھہ ملک غزنین کا دیا اور سنہ ۱۰۳۳ عیسوی مین مسعود نے کشمیر لیا اور سلجوقیون کے پچھم طرف ہٹانے کا انتظام کیا سنہ ۱۰۳۶ عیسوی مین ہانسی کا قلعہ سر کرکے مندر گرا کے اور اپنے فرزند کو ملتان و ماوراء النہر دیا پھر طغرل بیگ ترکمان سے شکست کھا کر ایک مقام اوسکے رہنے کے اپنے ملک مین دیکر اوسے راضی کیا بعد چندے ترکمانون نے قابو پاکر حملہ کیا سلطان مع خزانہ و محمد بصیر اپنے بھائی اندھے کے دریاے سندہ کے کنارے پر آکر اپنی فوج مین گرفتار ہوکر دس سال سلطنت کرکے سنہ ۱۰۴۰ عیسوی مطابق سنہ ۴۳۲ ہجری کو پینتالیس ۴۵ سال کی عمر مین شہید ہوے اور فوج نے محمد بصیر کو دوسری بار تخت پر بٹھایا جسکو مودود نے اوسی سال مع اوسکے فرزند کے مار ڈالا **ذکر ابو الفتح قطب الملک شہاب الدولہ امیر مودود بن سلطان مسعود کی سلطنت کا مع نام و مدت حکومت چار بادشاہ جو بعد ان کے فرمانروا ہوے** سلطان مودود کو بعد قتل پدر کے روساے غزنین نے تخت غزنین پر بٹھایا اسنے اوسی سال سنہ ۴۳۲ ہجری مین محمد بصیر اور اوسکے فرزند احمد مخبوط کا رکن سلطنت سے خون پدر کا بدلا لیا اور اپنے بھائی دعویدار سلطنت پر فتح پائی مگر ترکمانون کی سرکشی سے ایسا تنزل آیا کہ ہنود نے دہلی و تھانیسر و نگرکوٹ وغیرہ پر قبضہ کرکے بدستور مندر

بنا کر بت پرستی جاری کی سلطان مودود نے نو سال سلطنت کرکے سنہ ۱۰۴۹ عیسوی مطابق ۲۴ رجب سنہ ۴۴۱ ہجری مین رحلت کی **ف** بعد ابو جعفر مسعود بن مودود طفل چار سالہ چھہ یوم و ابو الحسن علی بن مسعود دو سال و سلطان عبد الرشید بن محمد بصیر ایک سال اور بعد قتل طغرل حاجب کے جو چالیس روز سلطنت کرکے بقصاص خون سلطان عبد الرشید و دیگر شاہزادگان کے قتل ہوا فرخ زاد بن مسعود چھہ سال یہ چار بادشاہ جملہ نو سال سنہ ۱۰۵۸ عیسوی مطابق سنہ ۴۵۰ ہجری تک فرمانروا ہوے نام انکا واقعات ہند مین نہین ہے **ذکر سلطنت ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن مسعود غزنوی کا** سنہ ۱۰۵۸ عیسوی مین سلطان ابراہیم عابد متشرع صاحب علم سریر آرا ہوے اور باقرار رفع شر کے ملک مفتوحہ ترکمانون کا اونھین کو لکھدیا اور جانب پورب ہند کے فوج کشی کرکے دور تک گشت کرکے ایک لاکھ ہنود کو قید کرکے چالیس سال سلطنت کی سنہ ۱۰۹۸ عیسوی مطابق سنہ ۴۹۲ ہجری مین رحلت کی پھر **علاء الدولہ مسعود بن سلطان ابراہیم** رحم دل نیک سیرت سریر آرا ہوے انکے عہد مین سولہ برس تک کوئی ہنگامہ و فساد نہین ہوا **ف** اسنے اعز الدین حسین رئیس زادہ کا اپنی دختر سے عقد کرکے غور کا حاکم کیا جسکے سات فرزند سبع سیارہ مشہور ہین اور بعض کتاب مین بعد ان کے کمال الدولہ شیرزاد انکے فرزند کا ایکسال سلطنت کرکے ارسلان شاہ اپنے بھائی حقیقی کے مقابلے مین مارا جانا تحریر ہے اور بعض اقوال سے ارسلان شاہ کا بعد اپنے پدر کے بلا فصل سلطنت کرنا ثابت ہے **ذکر سلطنت سلطان الدولہ ارسلان شاہ کا** ارسلان شاہ بن مسعود بن ابراہیم نے جلوس کرکے اپنے بھائیون کو قید کیا مگر بہرام نے اپنے ماموں ترکمان سنجر کی مدد سے اسکو نکال دیا مگر یہ فتحیاب ہوکر تین سال سلطنت کرکے ستائیس برس کی عمر مین مارا گیا **ذکر سلطنت معز الدولہ بہرام شاہ اور وجہ عداوت خاندان غزنی و غوری کا** بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم نے تخت نشین ہوکر قطب الدین غوری بن اعز الدین حسین حاکم غور داماد علاء الدولہ سلطان مسعود بن سلطان ابراہیم کو بخطای بزرگ قتل کروایا پھر قطب الدین کے بھائی سیف الدین سے شکست کھاکر پھر بعد فتح یانے سیف الدین کو بھی بعد تشہیر کے قتل کراکے علاء الدین سیف الدین کے بھائی سے شکست کھاکر ہند کو بھاگا آخر پینتیس ۳۵ سال سلطنت کے بعد سنہ ۱۱۵۲ عیسوی مطابق سنہ ۵۴۷ ہجری مین فوت ہوا اور خاندان غزنین کی حکومت دریاے سندھ ممالک مغربی سے خارج ہوئی **ذکر سلطنت خسرو شاہ بن بہرام شاہ و خسرو ملک کا** خسرو شاہ نے لاہور کو دار السلطنت بنایا اور کوئی ملک نہ پایا سات برس سلطنت کرکے سنہ ۵۵۵ ہجری مین رحلت کی پھر **خسرو ملک** اوسکے فرزند نے مثل اپنے بزرگون کے تمام

صوبون ہندوستان پر قبضہ کیا اور علاء الدین مذکور نے اپنے بھائی محمد غوری دوم سے مدد لیکر بعد جنگ کے صلح کی بعد چار برس کے محمد غوری دوسری بار حملہ کرکے ناکام رہا پھر تیسرے حملے مین فریب سے قابو مین لاکر سنہ ۱۱۸۶ عیسوی مطابق سنہ ۵۸۲ ہجری مین لاہور بھی لیکر حکومت خاندان غزنین کی روے زمین سے اوٹھائی خاندان غوریہ مین سلطنت آئی غرضکہ ابتدای سنہ ۹۷۷ عیسوی مطابق سنہ ۳۶۷ ہجری عہد سلطنت امیر ناصر الدین سبکتگین سے لغایت سلطنت خسرو ملک سنہ ۱۱۸۶ عیسوی مطابق سنہ ۵۸۲ ہجری دوسو پندرہ سال قمری یعنی دوسو بارہ سال عیسوی تک اٹھارہ بادشاہان غزنین نے مع طغرل کے سلطنت کی

## جدول خلاصہ حکومت خاندان غزنین مندرجہ باب دوم از سنہ ۹۷۷ عیسوی سلطنت محمود غزنوی تا سنہ ۱۱۸۶ عیسوی سلطنت خسرو ملک

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت و عمر | سال وفات و مدفن | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان غزنویہ |
|---|---|---|---|---|---|
| یمین الدولہ امین الملت سلطان محمود غزنوی بن ناصر الدین امیر سبکتگین | سنہ ۹۹۷ عیسوی و سنہ ۳۸۷ ہجری | غزنین | عمر ۶۳ سال ۳۵ سال سلطنت | ۲۹ اپریل سنہ ۱۰۳۰ عیسوی شب پنجشنبہ ۲۳ ربیع الآخر سنہ ۴۲۱ ہجری مدفن قصر فیروزہ غزنین | یہ اپنے بھائی اسمٰعیل کو بعد جنگ کے قید کرکے بادشاہ ہوا اور ملک ماوراء النہر و بحیرہ خضر تک تا دریای اٹک قابض ہوا اور ہند پر بارہ حملے کرکے فتحیاب ہوا اول سنہ ۱۰۰۱ عیسوی مین لاہور ۲ سنہ ۱۰۰۴ عیسوی مین قلعہ راجہ بہٹیا ۳ سنہ ۱۰۰۵ عیسوی مین ابو الفتح لودی ۴ سنہ ۱۰۰۸ عیسوی مین لاہور و اودھین و گوالیار و کالنجر ۵ سنہ ۱۰۱۰ عیسوی مین ملتان ۶ دوسرے سال تھانیسر و جگ سوم ۷ و ۸ بعد تین سال کے دوبار کشمیر ۹ سنہ ۱۰۱۷ عیسوی مین قنوج و متھرا ۱۰ سنہ ۱۰۲۲ عیسوی مین کالنجر مگر تدارک نہوا ۱۱ سنہ ۱۰۲۳ عیسوی مین جیپال دوم پر حملہ کرکے چھاونی اہل اسلام کی لاہور مین قائم کی ۱۲ سنہ ۱۰۲۴ عیسوی مین سومنات اور خراسان بھی فتح کیا اور جاٹون کو سزا دی اور لفظ سلطان کا سر نام خود ایجاد کیا ٭ |

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت و عمر | سال وفات و مدفن | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان غزنویہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| جلال الدین جمال الملت سلطان محمد بن سلطان محمود | اول سنہ ۱۰۳۰ع و سنہ ۴۲۱ ہجری تک سنہ ۱۰۴۰ع سے سنہ ۴۳۲ ہجری | غزنین | عمر ۴۵ سال سلطنت اول ۵ ماہ ۱ یوم و بار دیگر چند ماہ | سنہ ۱۰۴۰ع و سنہ ۴۳۲ ہجری | سلطان مسعود نے اسے پکڑ کر اندھا کیا پھر بعد شہادت مسعود کے یہ مکرر تخت نشین ہو کر مع احمد مخبوط اپنے پسر کے بہ قصاص خون سلطان مسعود سلطان مودود کے مقابلے مین مارا گیا + |
| شہاب الدین جمال الملت سلطان مسعود بن سلطان محمود | سنہ ۱۰۳۰ع ۳ شوال سنہ ۴۲۱ ہجری | غزنین | عمر ۴۵ سال سلطنت ۱۰ سال | سنہ ۱۰۴۰ع و سنہ ۴۳۲ ہجری | سلجوقیون و ترکمانون کو کچھ ملک دیا و کشمیر و قلعہ ہانسی سر کیا پھر ترکمانون کے حملے سے ہند کو بھاگا راہ مین اوسکی فوج نے گرفتار کر کے شہید کیا اور سلطان محمد کو دوسری بار تخت پر بٹھا دیا + |
| ابو الفتح قطب الملک شہاب الدولہ امیر مودود بن سلطان مسعود | سنہ ۱۰۴۰ع و سنہ ۴۳۲ ہجری | ایضاً | ۹ سال | سنہ ۱۰۴۹ عیسوی ۲۴ رجب سنہ ۴۴۱ ہجری | اسنے سلطان محمد اور اوسکے فرزند احمد مخبوط سے خون پدر کا قصاص لیا اور اپنے بھائی دعویدار سلطنت پر فتح پائی مگر ہنود نے تھانیسر و دہلی و نگرکوٹ وغیرہ پر قبضہ کر کے پھر بت پرستی جاری کی —— |
| ابو جعفر مسعود بن مودود طفل چار سالہ | سنہ ۱۰۴۹ع ۲۵ رجب سنہ ۴۴۱ ہجری | ایضاً | ۶ یوم | غرۂ شعبان کو اوٹھایا گیا | اسکو ابو الحسن علی بن مسعود نے اوٹھا کر خود جلوس کیا یہ ذکر واقعات ہند مین نہین ہے تاریخ فرشتہ سے لکھا ف |
| ابو الحسن علی بن سلطان مسعود غزنوی | غرۂ شعبان سنہ ۴۴۱ ہجری و سنہ ۱۰۴۹ع | ایضاً | دو سال | سنہ ۴۴۳ ہجری مین فرار ہوا | اسنے منکوحہ سلطان مودود سے اپنا عقد کیا پھر سلطان عبد الرشید نے اسے بھگا کر جلوس کیا ف از فرشتہ |
| سلطان عبد الرشید بن محمد بصیر | سنہ ۴۴۳ ہجری | ایضاً | یک سال | سنہ ۴۴۴ ہجری | اسنے سلطان ابو الحسن علی کو شکست دیکر خود جلوس کیا اور نگرکوٹ ہنود سے چھین لیا آخر طغرل بیگ نے مع نو شہزادون کے اسے قتل کیا ف |
| طغرل بیگ سلطان مودود کا سالا | سنہ ۴۴۴ ہجری | ایضاً | ۴۰ یوم | سنہ ۴۴۴ ہجری | یہ سلطان عبد الرشید کو مع نو شہزادون کے قتل کرکے بادشاہ ہوا آخر خود مارا گیا ف |

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان غزنویہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فرخ زاد بن سلطان مسعود | سنہ ۴۴۴ھ ہجری | غزنین | چھہ سال | سنہ ۱۰۵۹ع و سنہ ۴۵۰ ہجری | نوشتگین نے بعد قتل طغرل بیگ کے اسکو تخت پر بٹھایا اور سب سرکشون کو زیر کیا آخر قولنج کے عارضہ مین مرگیا ف |
| ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن مسعود | سنہ ۱۰۵۸ع سنہ ۴۵۰ھ | ایضاً | ۴۰ سال | سنہ ۱۰۹۸ع سنہ ۴۹۲ ہجری | یہ بڑا دیندار صاحب علم تھا جانب پورب ہند کے دور تک گیا اور واسطے رفع شر کے کچھہ ملک ترکمانون کو لکھدیا۔ |
| علاؤالدولہ مسعود بن سلطان ابراہیم | سنہ ۱۰۹۸ع سنہ ۴۹۲ ہجری | ایضاً | ۱۶ سال | سنہ ۵۰۸ ہجری | اسکے عہد مین کوئی فساد نہین ہوا بڑا رحم دل تھا اعزالدین حسین اکے بیٹی کو داماد کرکے غور دیا۔ |
| کمال الدولہ شیرزاد بن علاء الدولہ مسعود | سنہ ۵۰۸ ہجری | ایضاً | ایک سال | سنہ ۵۰۹ ہجری | بعض روایات مین اسکا ایک سال سلطنت کرکے ارسلان شاہ اپنے بھائی کے مقابلے مین مارا جانا تحریر ہے ف |
| سلطان الدولہ ارسلان شاہ بن مسعود مذکور | سنہ ۵۰۹ ہجری | ایضاً | عمر ۲۷ سال سلطنت ۳ سال | سنہ ۵۱۲ ہجری | اسنے اپنے بھائیون کو قید کیا مگر بہرام اس کے بھائی نے اپنے ماموں سنجر سے مدد لیکر اسکو مارا اور خود بادشاہ ہوا + |
| معز الدولہ بہرام شاہ بن مسعود موصوف | سنہ ۵۱۲ ہجری | ایضاً | ۳۵ سال | سنہ ۱۱۵۲ع سنہ ۵۴۷ ہجری | یہ قطب الدین غوری اپنے داماد و سیف الدین اوسکے بھائی کو مار کر علاءالدین برادر سیف الدین سے شکست کھاکر سند کو بھاگ گیا اور حکومت سلاطین غزنویہ ممالک مغربی سے خارج ہوئی + |
| خسرو شاہ بن بہرام شاہ | سنہ ۱۱۵۲ع سنہ ۵۴۷ھ | لاہور | ۷ سال | سنہ ۵۵۵ ہجری مدفن لاہور | اسنے لاہور کو تخت گاہ بنایا اور کوئی ملک نہین پایا + |
| خسرو ملک بن خسرو شاہ | سنہ ۵۵۵ ہجری | لاہور | ۲۸ سال | سنہ ۱۱۸۹ع سنہ ۵۸۲ھ مین لاہور سے خارج ہوا۔ | اسنے تمام صوبہ جات ہند پر قبضہ کیا پھر علاءالدین نے لڑکر صلح کی بعد چار سال کے محمد غوری نے فریب سے قابو مین لاکر لاہور بھی لیلیا اب سلطنت خاندان غزنویہ کی روے زمین سے اوٹھہ گئی + |

# تیسرا باب حکومت خاندان غوری مین

## ذکر محمد قطب الدین غوری و سیف الدین و علاء الدین فرزندان اعزالدین حسین حاکم غور داماد علاء الدولہ سلطان مسعود و سلطان شہاب الدین محمد غوری برادر خورد اعزالدین حسین موصوف بانی سلطنت خاندان دوم اہل اسلام کا

محمد قطب الدین غوری حاکم سلطنت فیروزہ کوہ اپنے خسر بہرام شاہ کے اشارے سے غزنین مین بخطائے بزرگ قتل ہوا اور سیف الدین نے غزنین پر قبضہ کر کے بہرام کو نکال دیا پھر بہرام نے بعد فتح غزنین سیف الدین کو روسیاہ و تشہیر کر کے مارا پھر علاء الدین نے بہرام کو ہند تک بھگا کر غزنین اپنے قبضے مین لا کر سات روز تک غزنین کو خوب لوٹا اور سوائے مقبرہ سلطان محمود غزنوی و علاء الدولہ مسعود کے مقابر سلاطین غزنویہ کے کھود کر ہڈیان جلا کر ایسے ویران کیے کہ جہان سوز مشہور ہوا اور بزرگان غزنین کو فیروزہ کوہ پر لا کر توبڑے مرچ و خاک کے مونہہ پر چڑھا کر بذلت تمام قتل کیا اور بعد فوج محمد غوری دوم اپنے بھائی کے ١١٨١ء کو لاہور مین خسرو ملک سے لڑ کر بمجبوری صلح کی پھر محمد غوری دوبار خسرو ملک پر حملہ کر کے ناکام رہا تیسرے حملے مین فریب سے اپنے قابو مین کر کے ١١٨٦ء مطابق ٥٨٢ھ ہجری مین لاہور بھی لے لیا اور انتیس سال اپنے بھائی اعزالدین حسین شاہ غور و غزنین کا سپہ سالار و مطیع رہا چنانچہ ١١٩١ء مین بعد فتح قلعہ بھٹنڈا کے مقام تراوڑی پر بفاصلہ چودہ میل تھانیسر کے راجہ پرتھی سے بمقابلہ دو لاکھ فوج کے شکست کھا کر غور مین آ کر بیس ہزار سوار تاتاری سے سندہ پار اوتر کر راجہ کو بحیلہ وعدہ صلح بعد آنے اجازت بادشاہ سے مغالطہ دیکر رات کو جا پڑا تین لاکھ سوار اور پیادہ بیشمار اور تین ہزار ہاتھی مست فوج راجہ کو شکست دیکر چتور کے راجہ مددگار پرتھی راج کو مار کر پرتھی راج کو پکڑ لیا پھر تمام راجہ ہائے زبردست مطیع ہوے اور چتور بھی فتح ہوا اور راجہ پرتھی راج کا فرزند تخت نشین دہلی بھی مطیع ہوا پھر قطب الدین ایبک اپنے غلام کو دہلی دیکر مراجعت کی پھر غزنین سے راجہ جے چند والی قنوج پر چڑہائی کی وہ قطب الدین ایبک کے تیر سے مارا گیا اور نوے ہاتھی مع فیل سفید ہاتھ آئے پھر بنارس کے اکہزار مندر مسمار کیے بعدہ بمقام طوس و سرخس ٥٩٩ھ ہجری مین اپنے بھائی بادشاہ کی رحلت کی خبر سنکر بادغیش مین آ کر ورثائے بادشاہ مرحوم کو ملک جابجا کا تقسیم کر کے خود حسب وصیت سلطان مرحوم غزنین مین تخت نشین ہو کر سلطان شہاب الدین لقب مشہور ہوا پھر ہند مین آیا

اور ہنگام مراجعت قریب لاہور کے دوسری شعبان سنہ ۶۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۰۶ عیسوی کو گکروں کے ہاتھ سے سوتے مین خنجر سے لا ولد مارا گیا اسنے نو حملے ہند پر کیے اسی سے سلطنت غوری کو رونق ہوئی اور اسی پر ختم ہوئی اونتیس سال بھائی کی نیابت اور تین سال خود سلطنت کی ابتدای سنہ ۱۱۷۴ء لغایت سنہ ۱۲۰۶ء عیسوی بتیس سال تک یہی دو بھائی خاندان غوری مین بڑے جاہ و جلال سے بادشاہ رہے اسی زمانے مین چنگیز خان ہلاکو نے سلطنت مغلیہ قائم کی **اختلاف تواریخ** اور تاریخ فرشتہ مین اس قدر اختلاف پایا کہ واقعات ہند مین شہاب الدین محمد غوری کو اعز الدین حسین کا بھائی اور بعد اعز الدین حسین کے شہاب الدین کی سلطنت لکھی ہے اور تاریخ فرشتہ مین برخلاف اسکے سلطان معز الدین سام معروف شہاب الدین محمد غوری کو بن بہاء الدین سام بن اعز الدین حسین تحریر کیا اور بعد علاء الدین کے سیف الدین ثانی اوسکے فرزند کی سلطنت تا کیسال بعد اوسکے غیاث الدین محمد بن بہاء الدین سام بن اعز الدین حسین برادر چچازاد سیف الدین ثانی کی اونتیس سال سلطنت او۔ نیابت شہاب الدین کی اور بعد غیاث الدین مذکور کے اوسکے بھائی سلطان شہاب الدین محمد کا تین سال تک سلطنت کرنا لکھدیا جو کہ مراد راقم خلاصہ واقعات ہند سے ہے اسواسطے اسکی جدول خلاصہ مطابق واقعات ہند کے لکھی

## جدول خلاصہ حکومت خاندان غوری متعلقہ باب سوم

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت | سال رحلت | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان غوری |
|---|---|---|---|---|---|
| قطب الدین غوری ولد اعز الدین حسین | . | [illegible] | . | . | یہ فرزند اعز الدین حسین حاکم غور داماد سلطان علاؤ الدولہ مسعود کا ہے اسنے بہرام شاہ کی دختر سے عقد کیا پھر باشارہ بہرام شاہ کے غزنین مین مارا گیا + |
| سیف الدین غوری ولد اعز الدین حسین | . | ایضاً غزنین | . | . | یہ بھائی حقیقی قطب الدین غوری کا ہے اسنے پہلے بہرام شاہ سے غزنین لیکر جلوس کیا پھر بذلت تمام قتل ہوا + |
| علاء الدین غوری ولد اعز الدین حسین | . | ایضاً | . | سنہ ۵۹۱ ہجری | یہ بھی حقیقی بھائی قطب الدین غوری کا ہے غزنین کو لوٹکر جہانسوز مشہور ہوا + |

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان غوری |
|---|---|---|---|---|---|
| اعز الدین حسین داماد علاء الدولہ سلطان مسعود | ۵۴۱ھ سنہ ۱۱۴۶ | غور و غزنین | ۲۹ سال | ۵۹۹ھ مطابق سنہ ۱۲۰۲ | یہ پدر قطب الدین و سیف الدین و علاء الدین وغیرہ سات بھائیون کا ہے جو سبع سیارہ مشہور ہین اسکے بھائی معز الدین محمد معروف شہاب الدین محمد غوری نے اسکی نیابت مین بہت فتوحات نمایان کیے اور اسکے حال مین صاحب تاریخ فرشتہ کا اختلاف ہے + |
| معز الدین معروف شہاب الدین محمد غوری | ۵۹۹ھ ہجری | غزنین | ۳ سال | سنہ ۱۲۰۶ عیسوی ۲ شعبان ۶۰۲ ہجری | یہ بعد اعز الدین حسین اپنے بھائی کے فرمانروا ہو کر لاہور کے قریب ککرون کے ہاتھ سے سوتے مین لاولد مارا گیا اور خاتمہ سلطنت غور کا اسیر ہوا بعد اس کے قطب الدین ایبک حاکم دہلی و ایلدی کس یعنی تاج الدین یلدوز حاکم کوہستان دو غلام نائب اسکے اپنے اپنے ملک کے فرمانروا ہوے + |

# باب چہارم ذکر سلطنت خاندان غلامان

## ذکر قطب الدین ایبک حاکم دہلی کی سلطنت کا

معز الدین معروف سلطان شہاب الدین محمد غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دہلی اور دوسرے غلام تاج الدین یلدوز کو ملک کوہستان دیا قطب الدین ایبک بڑا عادل و شجاع و اولوالعزم و سخی تھا اُسنے میرٹھہ فتح کر کے دہلی کو تختگاہ اسلام کا بنایا دوسرے سال گجرات سر کیا بعد محمد غوری کے محمود شاہ اوسکے بھتیجے نے غور اور تاج الدین یلدوز صوبہ دار نے کابل و قندھار اور قطب الدین ایبک نے ہند کی فرمانروائی کی اور تاج الدین یلدوز کو شکست دیکر چندے غزنین مین حکومت کر کے پھر یلدوز سے شکست کھا کر دہلی مین چار سال سلطنت کر کے سنہ ۱۲۱۰ عیسوی مین مر گیا ذکر سلطنت شمس الدین التمش کا شمس الدین التمش کو عالیخاندان پا کر قطب الدین ایبک نے خرید کر کے اپنا داماد بنایا التمش نے آرام شاہ بن قطب الدین کو بعد ایکسال کے تخت سے اوٹھا کر سنہ ۱۲۱۱ عیسوی

مین خود جلوس فرمایا دسوین سال جلوس مین جلال الدین شاہ خوارزم سے ہند مین مقابلہ کیا اور پھر بنگالہ و بہار و گوالیار و مالوہ و اجین سر کرکے یلدوز شاہ غزنین کو شکست دیکر قید کیا اور اپنے فرزند کو صوبہ بنگالہ دیا اور اوجین کے مندر مہاکال تعمیر بکرماجیت کا توڑکر مورتین جامع مسجد دہلی مین لاکر توڑ ڈالین چھبیس سال سلطنت کرکے ۱۲۳۶ع مین قضا کی بڑا عاقل اولوالعزم نیک نیت تھا **رضیہ بیگم دختر التمش کی سلطنت** بعد چھہ ماہ کے امرا نے پسر التمش کو بوجہ عیاشی کے تخت سے اوٹھاکر رضیہ بیگم کو بٹھایا مسلمان عورتون مین اول فرمانروا یہ ہوئی بڑی مدبر دلیق تھی مگر حبشی نیچے اپنے غلام کے عشق مین رسوا ہوئی امرانے بعد جنگ کے قلعہ بھٹنڈا مین قید کیا پھر حاکم قلعہ سے عقد کرکے بعد دو لڑائیون کے مع شوہر کے قتل ہوئی ۱۲۳۶ اعیسوی سے ۱۲۳۹ اعیسوی تک تین سال چھہ ماہ سلطنت کی پھر معز الدین بہرام و علاء الدین مسعود نے ۱۲۴۶ اعیسوی چھہ سال تک سلطنت کی **نصیر الدین محمود بن التمش کی سلطنت** ۱۲۴۶ اعیسوی مین نصیر الدین محمود سریرآرا ہوے اور بلبن اپنے بہنوئی کو وزیر کیا علما و فضلا و شعرا کی قدر ہوئی رحم دلی اور انصاف سے سلطنت کے خودسر راجاؤن اور مغلون کی سرکوبی کرکے غزنین بھی لی اور جہان لڑا فتح پائی ۱۲۵۸ اعیسوی مین ہلاکو شاہ پوتے چنگیز خان کا ایلچی دہلی مین آیا مگر بوجہ رعب کے حملے کی جرأت نہوئی کتابت کلام اللہ سے صرف ذاتی تھا اکثر نان خشک بے نمک پر بسر کرتا ایک محل کے سوا کوئی خادمہ تک نہ تھی وہ خود روٹی پکاتی تھی ایک روز کنیز کی التجا کی جواب پایا کہ حشر مین صرف بیجا کا خدا کو کیا جواب دونگا ایک روز کسی امیر نے اوسکے لکھے ہوے کلام اللہ مین فی کا لفظ مکرر غلطی سے غلط بتایا بادشاہ نے اوسکی دلشکنی نکی حلقہ سیاہی کا کھینچ دیا بعد اوس امیر کے جانے کے حلقہ چھیل ڈالا بیس سال سلطنت کرکے ۱۲۶۶ اعیسوی مین قضا کی پھر **غیاث الدین بلبن** بہنوئی و وزیر بادشاہ نے بڑی عدالت سے سلطنت کی کبھی عہدہ جلیل ہنود کو نہ دیا سواری کا بڑا جلوس تھا اور تعمیل قوانین اہلکارون کا نگران رہتا تھا اسکے عہد مین مکانات نفیس بکثرت تعمیر ہوے ۱۲۷۹ عیسوی مین طغرل خان حاکم بنگال نے تین بار فوج شاہی کو شکست دی آخر محی الدین سردار شاہی نے چالیس سوار سے موقع پاکر میدان سے بھگا کر درمیان دریاے مہاندی کے سر کاٹ لیا بلبن نے اوسکے ایک ایک زن و بچے کو قتل کرکے قراخان اپنے فرزند کو بنگال دیا جب محمد ابن بلبن مغلون کے تعاقب مین راہ بھول کر دشمنون کے ہاتھ سے مارا گیا بادشاہ بھی اس صدمے مین اسّی برس کی عمر مین بیس سال سلطنت کرکے ۱۲۸۶ عیسوی مین مرگیا پھر **کیقباد بن قراخان بن بلبن** ۱۲۸۶ع مین بادشاہ ہوا نظام الدین وزیر کو کاروبار سلطنت سپرد کیا وزیر خود بادشاہ ہونے کی

فکر مین ہوا قراخان نے اسکی اطلاع بادشاہ کو دی کچھ اثر نہ ہوا آخر خود بعزم دہلی کھاگہر اٹک آیا بادشاہ بشورہ وزیر آمادہ پیکار ہوا قراخان نے ملاقات کی درخواست کی بادشاہ نے بصلاح وزیر بشرط بجا آوری آداب شاہی کے منظور کیا آخر ہنگام ملاقات بادشاہ باپ کو تخت پر بٹھاکر آداب بجالایا قراخان نے بعد بیس روز کے ہنگام رخصت بہت نصیحت کی مگر ایک نمانی اور دہلی مین آکر فالج ہوگیا پھر بعد سلطنت دو سال کے سنہ ۱۲۸۸ عیسوی مین خلجیون نے جلال الدین فیروز خلجی کو بادشاہ بناکر محل شاہی مین جاکر کیقباد کو سونٹون سے مارکر پھینکا لاکر لاش جمنا مین ڈال دی اب سلطنت غلامان خاندان غوری ختم ہوئی

## جدول خلاصۂ حکومت خاندان غلامان مندرجۂ باب چارم سریر آرایان دہلی

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصة الخلاصه حالات خاندان غلامان جنکا جائے جلوس شہر دہلی ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| قطب الدین ایبک غلام محمد غوری کا | سنہ ۱۲۰۶ع سنہ ۶۰۲ھ | دہلی | چار سال | سنہ ۱۲۱۰ع | یہ بڑا عادل و سخی تھا میرٹھ فتح کرکے دہلی کو دار السلطنت اسلام کا بنایا اور تاج الدین یلدوز حاکم کابل محمد غوری کے دوسرے غلام کو شکست دیکر غزنین لی پھر خود شکست کھاکر دہلی مین آیا |
| آرام شاہ بن قطب الدین | سنہ ۱۲۱۰ع | ایضاً | ایکسال | سنہ ۱۲۱۱ع خارج ہوا | اسکو ناقابل دیکھکر شمس الدین التمش نے اوٹھاکر خود جلوس کیا |
| شمس الدین التمش غلام و داماد قطب الدین ایبک کا | سنہ ۱۲۱۱ عیسوی | ایضاً | ۲۵ سال | سنہ ۱۲۳۶ع | یہ آرام شاہ کو اوٹھاکر بادشاہ ہوا جلال الدین خوارزم شاہ نے دہلی مین آکر اس سے مقابلہ کیا پھر اسنے بنگال و بہار و گوالیار و مالوہ و اوجین سر کرکے یلدوز کو شکست دیکر قید کیا اور مندر مہاکال بناے عہد بکرماجیت کا مع مورتون کے توڑوایا۔ |
| رضیہ بیگم دختر التمش | سنہ ۱۲۳۶ع | ایضاً | ۳ سال ۶ ماہ | سنہ ۱۲۳۹ع | بوجہ عیاشی کے پسر التمش کو امرا نے اوٹھاکر بعد چھ ماہ کے اسے بٹھایا یہ بھی اپنے غلام کے عشق مین رسوا ہوکر بعد جنگ کے قلعہ بھٹنڈا مین قید ہوکر حاکم قلعہ سے عقد کرکے دوبارہ دہلی پر آئی مگر مع اپنے شوہر کے قتل ہوئی |
| معز الدین بہرام و علاء الدین مسعود | سنہ ۱۲۳۹ع | ایضاً | ۶ سال | سنہ ۱۲۴۶ع | معز الدین بہرام و علاء الدین مسعود دو بادشاہ ہوئے فی سنہ ۱۲۳۹ع سے سنہ ۱۲۴۶ع تک ۶ سال سلطنت کی |

| نام حاکم | سال جلوس | عمر جلوس | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصة الخلاصہ حالات خاندان غلامان جنکا جای جلوس شہر دہلی ہی |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| نصیر الدین محمود بن التمش | ۱۲۴۶ء عیسوی | بچپن | ۲۰ سال | ۱۲۶۶ء عیسوی | یہ بڑا رحیم و عادل تھا ہمیشہ تحریر کلام اللہ سے نان خشک اکثر ذریعہ معاش تھا مع ایک زوجہ کے بسر کی لونڈی تک نرکھی اور جہان لڑا فتح پائی غزنین بھی لے لی ہلاکو شاہ پوتے چنگیز خان کا ایلچی اسکے عہد مین آیا تھا بوجہ رعب کے جرأت مقابلے کی نپائی + |
| غیاث الدین بلبن بہنوئی نصیر الدین محمود کا — | ۱۲۶۶ء عیسوی | ایضاً | عمر ۸۰ سال سلطنت ۲۰ سال | ۱۲۸۶ء | اسنے بڑی عدالت سے انتظام ملک کا بہ قانون کیا عہدہ جلیل ہنود کو نہ دیا سواری کا بڑا جلوس تھا مکانات نفیس بکثرت تعمیر ہوے پھر اپنے پسر جوان محمد کے غم مین جو مغلون سے تعاقب مین جنگل مین راہ بھولکر مارا گیا تھا اسنے بھی بعمر ۸۰ سال کے انتقال کیا - |
| کیقباد بن قراخان بن بلبن | ۱۲۸۶ء | ایضاً | دو سال | ۱۲۸۸ء | اسنے نظام الدین اپنے وزیر کو کاروبار سلطنت کا سپرد کیا وہ خود بادشاہ ہونے کی فکر مین ہوا اور اسکے پدر قراخان نے خود آکر بہت نصیحت کی مگر ایک نمانی آخر دہلی مین بعارضہ قولنج خلجیون نے لاٹھیون سے بھیجا نکال کر لاش جمنا مین ڈال دی اور جلال الدین فیروز خلجی کو بادشاہ بنایا + |

## باب پنجم ذکر سلطنت خاندان خلجیان عہد جلال الدین فیروز ۱۲۸۸ء عیسوی سے زمانہ مبارک شاہ و خسرو شاہ ۱۳۲۱ء تک

جلال الدین فیروز خلجی نے بعمر ستر سال ۱۲۸۸ء عیسوی مین بادشاہ ہوکر کیقباد کے فرزند صغیر سن کو قتل کیا اور علاء الدین اوسکے بھتیجے نے بحکم شاہی فوج نوکر رکھکر دیوگڑھ سر کرکے بارہ من سے زیادہ موتی و الماس و لعل و زمرد و یاقوت و سونا و چاندی پایا بادشاہ کو مال کی طمع علاء الدین کو بادشاہت کی فکر ہوئی آخر الماس بیگ علاء الدین کے بھائی نے طمع دیکر بحیلہ ملاقات علاء الدین کے مقام قراپر

لاکر بعد سات سال سلطنت کے ۱۲۹۵ء عیسوی مین سر کاٹ کے نیزے پر رکھکر تشہیر کیا **علاء الدین**
**کی سلطنت** علاء الدین دہلی مین آیا بادشاہ کے فرزند کو اوٹھاکر ۱۲۹۶ء عیسوی مین خود بادشاہ ہوا
گجرات و اجمیر و اکثر فتوحات کیے سومنات مین مسجد بنواکر بدہ کے مورت توڑوائی اور وہان کی رانی
کملا دیوی خورشید طلعت و کافور غلام خوب صورت کو لایا جب مغلون نے سندہ سے دہلی تک غارت
کر کے دہلی کا محاصرہ کیا علاء الدین نے اونپر فتح پائی اول یہ جاہل تھا چند روز مین بڑی استعداد
علمی حاصل کر کے مع امرا کے شراب خواری ترک کی اسکی چار لاکھہ پچھتر ہزار فوج تھی جب پدمنی کے
عشق مین چتور کے راجہ کو تنگ کر کے آئینہ مین پدمنی کو دیکھکر عاشق ہوا اور راجہ کو دھوکے سے
قید کر لایا تب پدمنی نے یہ چال کی کہ سات سو ڈولیون مین بجاے خواصون کے سپاہی بٹھاکر لشکر شاہی
کے برابر قطار جمائی اور راجہ کو طلب کیا بادشاہ سمجھا کہ پدمنی مع خواصون کے آئی راجہ کو بھیج دیا راجہ
ڈولی ڈولی آکر آخر ڈولی کے پاس گھوڑا تیز قدم لگا ہوا تھا اوسپر سوار ہو کر نکل گیا اور فوج باہم لڑائی
آخر بادشاہ ناکام رہا پھر ۱۳۰۳ء عیسوی مین چتور کا محاصرہ کر کے راجہ کے تمام خاندان کو قتل کیا اور
تمام مستورات مع پدمنی کے خود جل مرین راجہ بھی مارا گیا پھر شہر لوٹ کر مندر مسمار کیے پھر ۱۳۰۶ء عیسوی
مین غارتگر مغلون کو شکست دیکر بیشمار قیدیون کو قتل کر کے دہلی مین کلہ منار بنوایا پھر بحکم شاہ ملک کافور
دیوگڑہ کے راجہ کو مع دیول دیوی دختر کملا دیوی کے کہ نوجوان و نہایت حسین تھی پکڑ لایا اوسی بادشاہ
کے فرزند نے اپنا محل بنایا اور راجہ کی تاج بخشی کی پھر ملک کافور نے ملک تلنگانہ و کرناٹک کو سر کر کے اور مندر مسمار کر کے
تمام سونے کی مورتین پائین اور سمندر کے کنارے ایک مسجد بنائی اور بادشاہ نے پچاس ہزار سے
زیادہ مغل مسلمان سفسد قتل کرائے اور تمام قلمرو خصوصاً دہلی مین مسجد مدرسے قلعہ بطور طلسمات کے
نفیس بنائے جب ۱۳۱۶ء عیسوی مین بیس سال سلطنت کر کے بادشاہ بیمار ہوا ملک کافور نے بطمع سلطنت
زہر دیا بعضے کہتے ہین بادشاہ خود مر گیا اسکا لقب سکندر ثانی تھا بڑا صاحب ہمت و ارادہ تھا باوجود
ظلم و تعدی کے اسکے وقت مین ملک ایسا آباد تھا کہ کبھی نہوا تھا اور اکثر صوبون مین انتظام و انصاف
بھی جاری تھا **مبارک شاہ بن علاء الدین کی سلطنت** بعد علاء الدین کے کافور بادشاہ
کے دو فرزندون کی آنکھین نکلوا کر چھوٹے فرزند عمر نامی کو براے نام بٹھاکر خود حکمرانی کرنے لگا پھر امرا
نے پینتیس ۳۵ روز کے اندر کافور کو قتل کر کے مبارک شاہ بن علاء الدین کو ۱۳۱۷ء مین بٹھایا اسنے
اپنے محسنون کو قتل کر کے اہل حرفہ کو عہدہ جلیل دیکر قوانین انصاف کے رد کیے اور گجرات و
ملیبار و دکن کو از سر نو سر کیا اور خسرو خان پر عاشق ہو کر اوسے مشیر بنایا اوسنے بعد تین سال سلطنت کے

سنہ ۱۳۱۹ع مین بطمع سلطنت بادشاہ کو دغاسے قتل کیا اور خود بادشاہ ہوگیا بعد دو سال کے غازی بیگ تغلق صوبہ دار ملتان بلبن کے غلام نے سنہ ۱۳۲۱ عیسوی مین خسرو سے انتقام لیا تینتیس ۳۳ سال خاندان خلجی مین سلطنت رہی اور دو سال خسرو نے سلطنت کی

## جدول خلاصۂ حکومت خاندان خلجی مندرجہ باب پنجم سریرآرایان دہلی

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان خلجی جن کا جاے جلوس شہر دہلی ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| جلال الدین فیروز خلجی | سنہ ۱۲۸۸ع عمر ۷۰ سال | دہلی | ۷ سال | سنہ ۱۲۹۵ع عمر ۷۷ سال | اسنے کیقباد کے فرزند صغر سن کو قتل کرایا پھر علاء الدین اسکے بھتیجے نے دیوگڈہ سر کرکے بہت جواہرات پایا اور مقام قڑا مین اسکو دھوکا دیکر بطمع سلطنت سر کاٹکر تشہیر کیا اور خود بادشاہ ہوا |
| علاء الدین سکندر ثانی بھتیجا جلال الدین فیروز خلجی کا | سنہ ۱۲۹۵ عیسوی | ایضاً | ۲۰ سال | سنہ ۱۳۱۶ع | یہ جلال الدین شاہ کے فرزند کو اوٹھا کر بادشاہ ہوا اور اکثر فتوحات کرکے مندر و مورتین توڑوائین اور مساجد مدرسے و قلعے متعدد بنوائے اور بہت مفسد قتل کرائے کملا دیوی رانی اور کافور غلام کو اور دیول دیوی دختر کملا دیوی کو لایا اور مدینی پر عاشق ہوکر راجہ چتور کو قتل کرکے ناکام رہا او استعداد علمی جلد حاصل کی چار لاکھ پچھتر ہزار فوج تھی آخر بیمار رہکر مرا بعضے کہتے ہین کہ کافور نے زہر دیا سکندر ثانی لقب تھا + |
| مبارک شاہ بن علاء الدین | سنہ ۱۳۱۶ع | ایضاً | ۴ سال | سنہ ۱۳۲۰ع | عمر نامی کمسن پسر علاء الدین کو کافور بٹھا کر خود حکومت کرنے لگا امرا نے کافور کو مار کر مبارک کو بٹھایا اسنے اپنے محسنون کو قتل کیا اور خسرو خان پر عاشق ہوا آخر خسرو خان اسکو دغا سے مار کر بادشاہ ہوا + |

| نام حاکم | سال جلوس | عمر وقت جلوس | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصہ حالات خاندان خلجی جنکا جای جلوس شہر دہلی تھا |
|---|---|---|---|---|---|
| خسرو خان | ۱۳۲۱ع | [illegible] | دو ماہ | ۱۳۲۱ع | یہ مبارک شاہ کو مار کر بادشاہ ہوا آخر غازی بیگ صوبہ دار ملتان بلبن کے غلام نے اسے مارا اور خود بادشاہ ہوا |

# باب ششم ذکر سلطنت خاندان تغلق

## غازی بیگ لقب غیاث الدین تغلق کی سلطنت

غازی بیگ تغلق صوبہ دار ملتان بلبن شاہ کا غلام ۱۳۲۱ع مین خسرو خان کو مار کر برضا مندی امرا خود بادشاہ ہوا غیاث الدین تغلق لقب کیا اور الف خان اوسکے فرزند ولیعہد نے تلنگانہ اور وارنکول کو فتح کیا اور ہزارون ہنود کو مار کر وہان کے راجہ کو گرفتار کر کے دہلی کو روانہ کیا اور بادشاہ نے صوبۂ بنگالہ کو زیر کر کے ایک مکان چوبی تعمیر کردۂ الف خان مین جو واسطے ملاقات پدر کے بنایا تھا الف خان سے ملاقات کی جب الف خان باہر آیا فورًا مکان گر پڑا بادشاہ ۱۳۲۵ع مین چار سال سلطنت کر کے مع رفقا کے دب کر مر گیا بعضون کا قول ہے کہ الف خان نے خود فریب سے یہ حرکت کی

## سلطان محمد شاہ تغلق عرف الف خان کی سلطنت

۱۳۲۵ع مین الف خان ولیعہد فرمانروا ہوا سلطان محمد شاہ تغلق لقب ہوا یہ ظالم بیرحم شجاع دیوانہ وہمی غیر منتظم تھا ملک مین سب بے انتظامی رہی اور اکثر صوبہ جات منحرفہ مثل ملتان و بنگال و تلنگانہ و اودہ و قوم کہکرون کو مغلوب کیا اور بعد فتح ملک کرشنا و نربدا کے لاکھ سوارچین کو روانہ کیے کوہ ہمالہ پر سب مارے گئے جو بچ آئے اونکو خود قتل کرایا پھر دہلی ویران کر کے دیوگڈہ آباد کرایا اور دولت آباد نام رکھا یہان تک کہ پرانے درخت دہلی کے کھود کر دولت آباد کی سڑک پر لگائے پھر قنوج پر حملہ کر کے بے قصور ونکو قتل کرایا اور اپنے دانت شکستہ کی بہ تجمل شاہانہ دفن کر کے قبر بنائی آخر ستائیس سال سلطنت کر کے ۱۳۵۱ع مین قضا کی پھر فیروز شاہ تغلق بھتیجا محمد شاہ تغلق کا بڑا عادل و نیکنام ۱۳۵۱ع مین بادشاہ ہوا سوائے ملک بنگالہ و دکن منحرفہ سابق کے کل ملک مقبوضہ کو با انتظام آباد کیا تیس نہرین ایک سو پل چالیس مسجدین تیس مدرسے بنوا کر بڈہا ہو کر اڑتیس سال سلطنت کر کے ۱۳۸۹ع مین رحلت کی پھر ایسا فساد ہوا کہ ۱۳۸۹ع مین غیاث الدین تغلق ثانی و ابوبکر و ناصر الدین تغلق ثالث اور ۱۳۹۴ع مین ہمایون یہ چار فرمانروا ہوے پر کوئی کار نمایان نہین کیا سلطان محمود

تغلق کی سلطنت اور تیمور کی آمد سنہ ۱۳۹۴ء مین محمود شاہ پرپوتا فیروز شاہ کا تخت نشین ہوا اور تیس سال قبل اسکے اقلیم فارس و سمرقند و ماوراء النہر و خراسان و کابل و قندہار کے حکام مین باہم نزاع چلی آتی تھی اور سلطنت تاتار و چین کی بھی ضعیف ہوگئی تھی کہ صاحبقران تیمور موقع پاکر سنہ ۱۳۹۸ء مین سمرقند سے ہند پر چڑھائی کرکے دس ہزار سوار سے بھٹنیر کا قلعہ سر کرتا ہوا دہلی مین قتل عام کرکے سلطان محمود کو مع اہل و عیال گجرات تک بھگا کر پندرہ روز دہلی مین رہ کر چلا گیا ذکر مختصر اس سفر کے کا باب نہم خاندان مغلیہ مین تحریر ہے بعد چند عرصے کے راجہ اس جوار کے خودسر ہوگئے اور سوائے سکے کے کوئی حکم تیمور کا دہلی مین نہ رہا اور سلطان محمود کبھی تارک دنیا کبھی برائے نام سرگرم حکومت ہو کر بیس سال سلطنت کرکے سنہ ۱۴۱۲ عیسوی مین مرگیا

## جدول خلاصہ حکومت خاندان تغلق مندرجہ باب ششم سرآرایان دہلی

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت حکومت | سال وفات | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان تغلق جنکا جای جلوس شہر دہلی ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| غیاث الدین تغلق عرف غازی بیگ غلام بلبن شاہ | سنہ ۱۳۲۰ء | دہلی | ۴ سال | سنہ ۱۳۲۵ء | یہ خسرو خان کو مار کر بادشاہ ہوا اور الغ خان ولیعہد فرزند اسکے نے بہت فتوحات کیے اور بادشاہ نے صوبہ بنگالہ سر کرکے ایک مکان چوبی مین بعد ملاقات فرزند مذکور کے مع ارکین کے دب کر قضا کی |
| محمد شاہ تغلق عرف الغ خان بن غیاث الدین تغلق | سنہ ۱۳۲۵ء | ایضاً | ۲۷ سال | سنہ ۱۳۵۱ء | یہ ظالم و شجاع و دیوانہ تھا اسنے بہت آدمی اپنے و نواح قنوج کے سبب بے قصور قتل کیے اور دہلی ویران کرکے دیوگڈہ بسا کر دولت آباد نام رکھا اور ایک جگہ اپنے ٹوٹے دانت کی قبر بنائی |
| فیروز شاہ بھتیجا محمد شاہ تغلق کا | سنہ ۱۳۵۱ء | ایضاً | ۳۸ سال | سنہ ۱۳۸۸ء | یہ بڑا عادل و نیک نام تھا اپنے ملک مقبوضہ کا خوب انتظام کیا مگر صوبجات منحرفہ پر دخل نپایا تیس نہرین ایک سو پل چالیس مسجدین تیس مدرسے بنائے اور بڈھا ہوکر مرگیا |

| نام حاکم | سال جلوس | پایہ تخت | مدت سلطنت | سال وفات | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان تغلق جنکا جای جلوس شہر دہلی ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| غیاث الدین تغلق ثانی ابوبکر ناصر الدین تغلق ثالث | ۷۹۰ھ ۱۳۸۸ع | دہلی | . | . | ایسا فساد ہوا کہ ایک سال مین تین بادشاہ اور ۱۳۹۴عیسوی مین ہمایون چندے بادشاہ رہا اور سوا ے فساد خانگی کے کوئی کارنمایان انکے عہد مین نہین ہوا + |
| ہمایون شاہ تغلق | سنہ ۱۳۹۴ع | ایضاً | . | . | یہ سنہ ۱۳۹۴ع مین تخت نشین ہوکر چند ماہ بادشاہ رہا + |
| سلطان محمود پرپوتا فیروز شاہ کا | ۷۹۶ھ ۱۳۹۴ع | ایضاً | ۲۰ سال | ۱۴۱۲ع | تیس سال قبل اسکے تمام اقلیم فارس وچین وتاتار مین ٹرا غدر پڑا تھا کہ تیمور نے ہند فتح کیا اور سلطان محمود دس ہزار سوار سے قلعہ بند ہوکر گجرات کو بھاگ گیا + |

# باب ہفتم ذکر سلطنت خاندان سادات بہ نیابت شاہ رخ بن تیمور صاحبقران

## سید خضر خان کی سلطنت

سید خضر خان والی ملتان ۱۴۱۴ع مین سلطان محمود تغلق کے بعد شاہ رخ بن تیمور کے عہد مین ساٹھ ہزار سوار سے دہلی کو قبضے مین لاکر ملتان وآگرہ ولاہور چھوٹے چھوٹے صوبونکو مطیع کرکے بہ نیابت شاہ رخ سات برس سلطنت کرکے سنہ ۱۴۲۱ع مین مرگیا پھر سید مبارک شاہ ولد خضر خان نے سنہ ۱۴۲۱ع مین جلوس کرکے بہت انتظام وعدل سے رعایا کو شاد رکھا اور اکثر صوبون کو زیر کرکے چودہ سال فرمانروائی کرکے سنہ ۱۴۳۵ع مین اپنے وزیر سرور الملک کی سازش سے مسجد مین ہنود کے ہاتھ سے نماز مین شہید ہوا پھر **سید محمد شاہ بن مبارک شاہ** کو سرور الملک نے بٹھایا اور خود وزیر اعظم ہوا اور ہنود کو عہدہ ہاے جلیل دیکر کالے خان کو اپنا نائب کرکے سرکشونکی تنبیہ کو روانہ کیا کالی خان باغیون سے ملکر دہلی پر چڑھ آیا اور سرور الملک حسب الحکم شاہ بدرخواست باغیون کے مارا گیا کالی خان وزیر اعظم ہوا بادشاہ عیش مین پڑ گیا بہلول لودہی ساکن سرہند صوبہ دار ملتان نے بادشاہ مالوہ کو جو دہلی پر چڑھ آیا تھا اور محمد شاہ نے دبکر صلح کرلی تھی شکست دیکر اس جلدو مین صوبہ دار ملتان کا مستقل ہوکر بحیلہ سرکوبی حسرت خان پنجابی لوٹھرے کی فوج جمع کرکے چار ماہ دہلی کا محاصرہ کیا

پھر ملتان کو چلا گیا اور محمد شاہ دس برس ۸۴۹ھ ۱۴۴۵ع تک سلطنت کرکے مرگیا اور سید علاء الدین بن محمد شاہ ۸۴۹ھ ۱۴۴۵ع مین سریر آرا ہوا اسکی غفلت اور عیش سے سب صوبے خودسر و مختار ہو گئے صرف دہلی کے چند میل گرد و نواح اسکی حکومت رہی اسنے بداؤن مین باغ بناکر سکونت اختیار کی اور ملک مین سب بے انتظامی ہوئی پھر وزرا کے بطور کانے سے واسطے انتظام کے حمید خان وزیر اعظم کو قید کرکے ارادہ قتل کا کیا یہ چالاکی سے دہلی کو بھاگ گیا اور اسباب شاہی پر قابض ہوکر مستورات شاہی کو نکال کر بداؤن جانیکی اجازت دی تب بہلول لودہی نے حسب تحریر اس وزیر کے ۸۵۵ھ ۱۴۵۱ع مین آکر تخت دہلی پر جلوس فرمایا اور بادشاہ کی کچھہ تنخواہ مقرر کردی بادشاہ ۸۵۵ھ ۱۴۵۱ع مین تخت سے خارج ہوکر اٹھائیس سال بداؤن کے باغ مین بسر کرکے ۸۸۳ھ ۱۴۷۸ عیسوی مین مرگیا +

## جدول خلاصہ حکومت خاندان سادات بہ نیابت سلاطین تیموریہ مندرجہ باب ہفتم تخت آرایان دہلی

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت حکومت | سال وفات | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان سادات جنکا جا جلوس شہر دہلی ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| سید خضر خان والی ملتان | ۸۱۷ھ ۱۴۱۴ع | دہلی | ۷ سال | ۸۲۴ھ ۱۴۲۱ع | عہد شاہ رخ بن تیمور مین ساٹھہ ہزار سوار سے بہ نیابت شاہ رخ فرمانروائے دہلی ہوکر چھوٹے چھوٹے صوبون پر قابض ہوا + |
| سید مبارک شاہ ولد سید خضر خان | ۸۲۴ھ ۱۴۲۱ع | ایضاً | ۱۳ سال | ۸۳۷ھ ۱۴۳۴ع | اسنے بعدالت سلطنت کرکے سرور الملک وزیر کی نمک حرامی سے مسجد مین عین نماز مین ہنود کے ہاتھہ سے شہادت پائی + |
| سید محمد شاہ بن سید مبارک شاہ | ۸۳۷ھ ۱۴۳۴ع | ایضاً | ۱۰ سال | ۸۴۹ھ ۱۴۴۵ع | اسکا وزیر سرور الملک اور اوسکا نائب کالیخان ہوکر باغیون سے سازش کرکے دہلی کا محاصرہ کرکے مدد خواہ باغیون کے سرور الملک قتل ہوا اور کالیخان وزیر ہوا اور بہلول لودہی حاکم مالوہ کو شکست دیکر بجلدوی اوسکے صوبہ دار ملتان کا مستقل ہوا اور چار ماہ تک دہلی کا محاصرہ کرکے ملتان چلا گیا + |
| سید علاء الدین بن سید محمد شاہ | ۸۴۹ھ ۱۴۴۵ع | ایضاً | ۷ سال سلطنت کرکے ۸۵۵ھ ۱۴۵۱ع تخت سے جدا ہوا | ۲۸ سال بعد ۸۸۳ھ ۱۴۷۸ع | یہ بداؤن مین باغ بناکر عیش مین پڑگیا اور سب صوبہ خود مختار ہو گئے آخر حمید خان وزیر کو قید کیا وہ بخوف جان قید سے دہلی کو بھاگ گیا اور حسب تحریر اوسکے بہلول لودہی نے [illegible] س کیا + |

# باب ششم ذکر سلطنت خاندان لودہی

## بہلول لودہی کی سلطنت

بہلول لودہی صوبہ دار ملتان و پنجاب ۱۴۵۰ء عیسوی مین دہلی کا بادشاہ ہوا اور چھوٹے چھوٹے صوبونکو مطیع کرکے محمود شاہ والی جونپور سے دو بار لڑکے بعد اوسکے حسین خان اوسکے جانشین سے بمجبوری صلح کرلی پھر حسین شاہ نے موقع پاکر دہلی پر چڑھائی کی آخر پھر صلح ہوئی بعد ۲۸ سال جلوس کے بہلول شاہ نے فریب و بدعہدی کرکے حسین شاہ کو شکست دی اشی برس کے بعد یہ صوبہ دہلی کے تابع ہوا پھر پیرانہ سالی مین اپنی اولاد و بھتیجون کو کچھ ملک تقسیم کرکے سکندر لودہی بڑے فرزند کو ولیعہد کرکے اڑتیس سال بہ تدابیر صائبہ و عدالت سلطنت کرکے ۱۴۸۸ء عیسوی مین مرا اور سکندر لودہی بن بہلول شاہ جو سنار ن سے تھا خلاف مرضی امرا کے تخت نشین ہوا اپنے بھائیون سے صوبجات چھین لیے مگر ایک بھائی باربک صوبہ دار جونپور کو ملک لیکر حوالہ کردیا اور حسین شاہ صوبہ دار سابق کو لاکھہ فوج سے بنگالہ تک بھگایا اور سوائے چندیری کے کوئی صوبہ فتح نہ کیا اور متھرا مین مساجد و بازار بنوا کر بت پرستی موقوف کی اونتیس سال سلطنت کرکے ۱۵۱۷ء عیسوی مین رحلت کی اور ابراہیم لودہی بن سکندر لودہی ۱۵۱۷ء عیسوی مین بادشاہ ہوا مگر اوسکے غرور سے امرا نے ساتھ چھوڑا جلال خان برادر شاہ جونپور پر بزور قابض ہوکر پھر شکست کھاکر قید ہوا اور اکثر صوبجات خوف سے منحرف ہوگئے اسلام خان چالیس ہزار سوار سے مقابلہ کرکے مارا گیا بہادر خان حاکم بہار نے خودسر ہوکر لاکھہ فوج سے چند بار بادشاہ کو شکست دی تب حسب تحریر دولت خان صوبہ دار ملتان کے بابر شاہ کابل سے پنجاب کو تاراج کرتا ہوا آیا اور صبح جمعہ ساتوین رجب ۹۳۲ھ ہجری مطابق ۱۵۲۶ء عیسوی کو اپنے ہاتھہ سے ابراہیم لودہی کو پانی پت پر مارکے بادشاہ ہوا +

### جدول خلاصہ حکومت خاندان لودہی مندرجہ باب ششم سرآرایان دہلی

| نام حاکم | سال جلوس | مقام جلوس | مدت حکومت | سال رحلت | خلاصۃ الخلاصہ حالات خاندان لودہی جنکا جای جلوس شہر دہلی ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| بہلول خان لودہی صوبہ دار ملتان و پنجاب بادشاہ دہلی | ۱۴۵۰ء | دہلی | ۳۸ سال | ۱۴۸۸ء عیسوی | یہ ملتان سے چڑھ آیا اور بادشاہ دہلی کی تنخواہ مقرر کرکے خود بادشاہ ہوا اور چھوٹے چھوٹے صوبون کو زیر کیا اور محمود شاہ والی جونپور و حسین شاہ اوسکے جانشین سے چند بار جنگ و صلح کرکے آخر اوسے شکست دیکر بعد اسی سال کے یہ صوبہ دہلی مین شامل کیا پھر اپنے ورثا کو ملک تقسیم کرکے بڑے فرزند سکندر لودہی کو ولیعہد کیا + |

| خلاصہ از خلاصہ حالات خاندان لودہی جنکا ہای جلوس شہر دہلی ہی | سال رحلت | مدت سلطنت | عمر وقت جلوس | سال جلوس | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|---|
| یہ سنار سے تھا اپنے بھائیون سے صوبہ چھین لیے مگر ایک بھائی باربک کو جونپور لیکر حوالہ کردیا حسین شاہ صوبہ دار سابق کو بھگایا چندیری فتح کی متھرا مین مساجد و بازار بنوائے بت پرستی کی ممانعت کی + | سنہ ۹۲۳ھ | ۲۹ سال | [illegible] | سنہ ۸۹۴ھ | سکندر لودہی بن بہلول لودہی از بطن زن زرگر |
| اسکے غرور سے امرانے ساتھ چھوڑا اور صوبجات خودسر و منحرف ہوگئے آخر دولت خان صوبہ دار ملتان کی تحریر سے بابر شاہ کابل سے آکر پانی پت پر اسے مارکر خود بادشاہ ہوا + | صبح جمعہ ۷ رجب سنہ ۹۳۲ھ و سنہ ۱۵۲۶ع | [illegible] | [illegible] | سنہ ۹۲۳ھ | ابراہیم لودہی بن سکندر لودہی |

## باب نہم ذکر سلطنت سلاطین خاندان مغلیہ

### حال مختصر صاحبقران تیمور کا تا سلطنت عمر شیخ میرزا

جوکہ اس باب مین ذکر سلطنت خاندان تیموریہ کا ہی پس حال آمد تیمور سے ہند مین تا سلطنت عمر شیخ میرزا وسال ولادت وجلوس ورحلت بطور مختصر ہر بادشاہ کا کتاب مرآت الاشباہ سے لکھکر بابر شاہ تک سلسلہ ملا دیا ۔ واقعات ہند کے باب ششم آخر ذکر خاندان تغلق مین تحریر ہی کہ سنہ ۸۰۱ھ ۱۳۹۸ع زمانہ سلطنت سلطان محمود تغلق مین بوقوع فساد ونفسانیت وبے انتظامی ہند کے صاحبقران امیر تیمور ہم بن امیر طرا غائی جنکا مولد خطہ کش شہر سبز ستائیسوین شعبان ۷۳۶ سنہ ہجری وجلوس بلخ بارہوین رمضان ۷۷۱ سنہ ہجری بعمر پینتیس سال ۱۶ روز ہی موقع پاکر بمقتضاے اولوالعزمی سمرقند سے ہند پر چڑھ آئے اور جاے عبور سکندر اعظم پر دریاے سندھ پاے آب اوترکر ملتان مین اپنے بھتیجے پیر محمد سے فوج لیکر دس ہزار سوار سے بھٹنیر کا قلعہ گھیر کر شہر پر دخل کرکے پانچسو معاندین پیر محمد کے قتل کا حکم دیا پھر ہنود قابضان قلعہ اپنے زن و بچونکو مار کر شہر کو جلا کر ہزار آدمی تیمور کے مار کر سب قتل ہوے پھر تیمور دہلی مین آیا اور ایک لاکھہ قیدی ہمراہی کو بخوف بلوا کرنے کے قتل کرکے سلطان محمود تغلق سے مقابلہ کیا وہ چالیس ہزار پیادہ و دس ہزار سوار سے دروازے شہر کے بند کرکے محصور ہوا تیمور نے بحکمت عملی فتح پائی سلطان محمود تغلق مع اہل وعیال گجرات کو بھاگ گیا تیمور نے شہر کو جلا کر ایسا قتل عام کیا کہ کوچون مین خون بہتا تھا اور ہنود اپنے زن وبچون کو قتل کرکے مقابلے پر آکر قتل واسیر وجلا وطن ہوئے تیمور تخت دہلی پر جلوس کرکے پندرہ روز کے بعد گنگا کی طرف کوچ کر گیا پھر سردوار سے کوہ ہمالیہ

کے پیچھے پیچھے لڑتا ہوا لاہور ہو کر روم پر چڑھائی کی اور بخارا فتح کیا آخر چھتیس سال دس روز سلطنت کر کے
اکہتر سال چھبیس روز کی عمر مین شب چارشنبہ بائیس رمضان سنہ ہجری مین قضا کر کے سمرقند مین دفن ہوے
پھر **جلال الدین میران شاہ** فرزند اونکے جنکا مولد سمرقند چودھوین ربیع الاول پنجشنبہ سنہ ہجری
ہی چہارشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ہجری ۳۸ سال پانچ ماہ تین روز کی عمر مین آذربائیجان مضافات ایران
مین جلوس فرما کر دو سال تین ماہ آٹھ روز سلطنت کر کے چالیس سال آٹھ ماہ گیارہ روز کی عمر مین چوبیس
ذی قعدہ سنہ ہجری کو مرزا یوسف بیگ کے معرکے مین شہید ہو کر تبریز مین دفن ہوے پھر **سلطان
محمد میرزا** اونکے فرزند اوسی روز سمرقند مین جلوس کر کے بعد سینتالیس سال کے ۸۵۵ھ ہجری مین رحلت
کر کے بلخ مین و بروایت خطہ کش مین دفن ہوے پھر **سلطان ابوسعید میرزا** اونکے نواسے
جنکا مولد سمرقند و بروایت بخارا ذیحجہ سنہ ۸۳۰ھ ہجری ہے بعمر پچیس سالہ ۸۵۵ھ ہجری غزنین مین سریرآرا ہو
بیالیس سال چھ ماہ چند روز کی عمر مین اٹھارہ سال سلطنت کر کے بائیس رجب ۸۷۳ھ ہجری مین
رحلت کر کے سمرقند مین دفن ہوے پھر **سلطان عمر شیخ میرزا** خلف اونکے جنکا مولد سمرقند ۸۶۰ھ
ہجری ہے تیرہ برس کی عمر مین اوسی سال سمرقند مین جلوس کر کے بعمر اونتالیس سال چھبیس سال سلطنت
کر کے دوشنبہ چوتھی رمضان ۸۹۹ھ ہجری کو بعد وفات کے سمرقند مین دفن ہوے **ظہیر الدین
بابر شاہ کا پانی پت پر ابراہیم لودہی کو مار کر دہلی مین جلوس** ۱۵۲۶ء
ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن سلطان عمر شیخ میرزا چھٹی محرم ۸۸۸ھ ہجری مطابق ۱۴۸۳ء عیسوی
کو خطۂ فرغانہ مین پیدا ہوے واقعات ہند مین تحریر ہے کہ ننہال انکا خاندان چنگیز خان مین ہے
گیارہ سال کی عمر مین اندجان کے ناظم اور اوسی سال سہ شنبہ پانچوین رمضان ۸۹۹ھ ہجری کو بعمر
گیارہ سال آٹھ ماہ بجاے پدر اندجان مین جلوس فرمایا جب اپنے ملک سے نکالا گیا دو سو چالیس
آدمی سے سمرقند فتح کیا جب سمرقند سے نکالا گیا کابل و قندھار سر کیا پھر ۱۵۲۶ء عیسوی مین تیرہ ہزار
سوار سے بمقابلہ لاکھ سوار اور ایکہزار ہاتھی مست کے صبح جمعہ ساتوین رجب ۹۳۲ھ ہجری مین پانی پت
پر اپنے ہاتھ سے ابراہیم لودہی کو مار کر بعمر ۴۴ سال چھ ماہ اگرہ و دہلی مین تخت نشین ہوا پھر محمود
برادر شاہ ابراہیم نے افغانان و راجپوت سے لاکھ آدمی لیکر بابر شاہ کو گھیرا اور فوج بابر کے پاؤن
اوکھڑ گئے بابر نے فوراً شراب خواری سے توبہ کر کے فوج کو ہنود کے جہاد پر آمادہ کیا اور خود
امام مجاہدین ہو کر غنیم کو توپون پر رکھ لیا اور دو دستہ سے حملہ کر کے فتح پائی بعد فتح کے چار سال
نو ماہ اونتیس روز معرکہ سرکشان کابل و ہندوستان مین بسر کر کے جملہ سینتیس سال آٹھ ماہ ایک

سلطنت کرکے اونچاس برس چار ماہ ایک روز کی عمر مین زہفتہ چھٹی جمادی الاول ۹۳۷ھ ہجری
مطابق ۱۵۳۰ عیسوی کو قضا کرکے اول چار باغ اکبرآباد مین پھر کابل مین دفن ہوے یہ بادشاہ
بڑا شجاع اور طاقت ور رحیم وصاف دل وسخی وموسیقی وشاعری مین کامل تھا بعد اسکے نصیر الدین محمد
**ہمایون بن بابر شاہ** جو چوبیس ذی قعدہ ۹۱۳ھ ہجری کو کابل مین پیدا ہوا تھا چودہوین جمادی الاول
۹۳۷ھ ہجری مطابق ۱۵۳۰ عیسوی کو بعمر تئیس سال پانچ ماہ بیس روز کے اکبرآباد مین سریرآرا ہوا
اسکو نجوم مین بڑا دخل اور شوق تھا سات کمرے ہر تارے کے نام پر بنائے تھے اسنے بہادر شاہ
حاکم گجرات کو احمدآباد ز شکست بھگاکر بڑی جر تفصیل سے گجرات فتح کیا پھر اسکے بھائیون ہندال وکامران نے بوجہ رحمدلی بادشاہ
کے بدعوی سلطنت ایسا فتور کیا کہ شیرخان حاکم بنگال نے باہم کے نفاق سے سلطنت چھین لی
اور کسی صوبہ نے مدد نکی بلکہ راجہ مالدیو واجمیر نے بظاہر چاپلوسی کرکے قید کرنا چاہا مگر ہمایون
رات کو بھاگ گیا سو کوس تک ریگستان مین پانی نملا بادشاہ کا گھوڑا اور صدہا آدمی وجانور مر گئے
بادشاہ نے ایک سپاہی کی مان کا گھوڑا لیا اور تاریکی مین راہ بھولکر دشمن کی فوج مین مع ملکہ اور
بیس سوارون سے گھر کر بجرات تمام فتح یاب ہوا پھر چودہ اکتوبر ۱۵۴۲ عیسوی مطابق شب
یکشنبہ پانچوین رجب ۹۴۹ھ ہجری کو امرکوٹ سندہ کے قریب صوبہ لاہور مین اکبر شاہ پیدا ہوے
بادشاہ اونکو وہین چھوڑکر بھاگا کسی سردار نے اوس بچے کو مرزا کامران دشمن بادشاہ کے حوالہ کیا
پھر ہمایون نے ۹۵۰ھ ہجری کو حسب المطلب ایران مین شاہ طہماسپ بن شاہ اسمٰعیل صفوی سے
ملاقات کی اور ۹۵۱ھ ہجری مین دس ہزار سوار ایرانی لیکر کامران سے کابل چھین لیا اور ۹ سال تک
کامران کو برابر شکست دی آخر گرفتار کرکے آنکھین نکلوا کر مکہ کو بھیج دیا وہان کامران تین برس کے بعد
مرگیا اور ایک بھائی ہمایون خسر اکبر شاہ کا بشرکت ہمایون کسی لڑائی مین بجرات تمام لڑکر مارا گیا اور
**فریدالدین شیرشاہ بن حسن خاندان سوری** حاکم بنگال نے ۹۴۶ھ ہجری مطابق
۱۵۴۰ عیسوی کو حدود جوسیا مین جلوس فرماکر تمام ملک مین سڑکین مع درخت سایہ دار اور دو دو
میل پر کنوئین اور ہر منزل پر سرائے بنواکر صرف مسافران اپنے ذمے لیا پانچ سال چند ماہ بعدالت
سلطنت کرکے ۹۵۲ھ ہجری کو سہسرام مین رحلت کرکے اپنے مقبرے مین دفن ہوا پھر
**محمد سلیم شاہ بن شیرشاہ** اوسی سال کالنجر مین جلوس کرکے آٹھ سال چند ماہ کے
بعد بعارضہ دنبل سر ۹۶۰ھ ہجری کو دہلی مین مرا **خاتمہ حال ہمایون کا** ہمایون شاہ
بعد سلیم شاہ کے میدان خالی پاکر پندرہ ہزار سوار وکسیقدر فوج پنجابی سے ہر صوبہ کو زیر کرتا ہوا

تاتار خان حاکم لاہور کو شکست دیکر آپہنچا یہان پٹھانون نے شیر شاہ کے بھتیجے سکندر شاہ کو پٹھانون کی فوج سے مقابلہ کر کے شکست کھائی اور اکبر شاہ نے بارہ برس کی عمر مین بڑی جرات دکھائی سکندر شاہ کوہستان کو بھاگ گیا ہمایون بعد تیرہ برس کے اپنے ملک موروثی پر قابض ہوکر اڑتالیس سال تین ماہ سترہ روز کی عمر مین مع ایام گردش چوبیس سال نو ماہ ستائیس روز سلطنت کر کے شام کو کتب خانے کی چھت پر سے اوٹھتے وقت چوب کے پھسلنے سے گر پڑا بعد چند روز کے گیارہوین ربیع الاول سنہ ۹۶۲ ہجری مطابق ۱۵۵۶ عیسوی کو رحلت کر کے اپنے مقبرے مین دفن ہوا یہ بادشاہ بڑا جواد رحیم و فاضل بہمہ صفت موصوف مگر کم قسمت مصیبت نصیب تھا اور تولد طہماسپ شاہ بن اسمٰعیل صفوی کا سنہ ۹۱۹ ہجری و جاے جلوس خراسان ذیحجہ ۳۱ سنہ ۹۳۰ ہجری عمرہ ۱۱ سال و چند ماہ و مدت سلطنت باون سال دو ماہ اور عمر اڑسٹھ سال اور سال وفات پندرہوین صفر سنہ ۹۸۴ ہجری پھر بعد ہمایون کے ابو الفتح

**جلال الدین محمد اکبر بن ہمایون بادشاہ** جو شب یکشنبہ پانچوین رجب سنہ ۹۴۹ ہجری مطابق ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۵۴۲ع کو حصار امرکوٹ پرصوبۂ لاہور مین پیدا ہوا تھا اب تیرہ سال ۸ ماہ اٹھائیس روز کی عمر مین دوسری یا تیسری ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ ہجری مطابق ۱۵۵۶ع کو کلانور کی عیدگاہ واقع صوبۂ لاہور مین جلوس فرما ہوے قوانین جدید انتظام ملک کے ایجاد کیے اور ہر مذہب کی تحقیق مین علما و فضلاے ہر مذاہب سے بلاتعصب ہمیشہ مصروف رہا اور ہیمون بقال ذی حوصلہ اکبر بادشاہ کو دوبار ستلج تک بھگاکر چندے دہلی مین حکومت کر کے آخر گرفتار ہوکر بیرم خان اتالیق کے ہاتھ سے مارا گیا اور بیرم خان اپنی حسن خدمت پر مغرور ہوکر بعد بغاوت کے شکست کھاکر اوسی ندامت مین باجازت بادشاہ بہ تجمل تمام مکہ کو روانہ ہوا راہ مین کسی دشمن سپاہی نے مار ڈالا و اکثر صوبہ دارون و ہندو راجہ و حکام اسلام متصل سرحد ممالک سے معرکے رہے چنانچہ مالوہ دو بار و بنگالہ چند بار سر کیا و گجرات و کابل و کشمیر و دکن و خاندیس و احمد آباد و سر کر کے برار کا صوبہ صلح سے لیا اور قبل تولد جہانگیر کے دو بار اجمیر شریف کو بمراد تولد فرزند پیادہ گیا یہ بادشاہ بڑا جفاکش تھا ایک وقت خاصہ کھاتا تھا و صبح و شام و نصف شب و نصف روز کو عبادت کرتا تھا شام کو تھوڑی دیر آرام کر کے علما کی خلوت کے بعد رات کو انتظام ملک و عدالت مین مصروف ہوتا بعد طلوع آفتاب کے انتظام امورات متفرقہ کا کر کے تھوڑی دیر استراحت فرماتا آخر کار چونسٹھ سال گیارہ ماہ ۹ روز کی عمر مین اکاون سال دو ماہ گیارہ روز سلطنت کر کے تیرہوین تاریخ جمادی الثانی چہارشنبہ سنہ ۱۰۱۴ ہجری مطابق ۱۶۰۵ عیسوی کو رحلت کر کے زمین سکندرہ اکبر آباد مین دفن ہوا پھر شاہزادہ سلیم ابو المظفر محمد نور الدین جہانگیر بن اکبر بادشاہ جو سترہوین تاریخ

ربیع الاول چہارشنبہ سنہ ۹۷۷ ہجری کو قصبہ فتحپور مین پیدا ہوے تھے ۱۴ رجمادی الثانی کو اوسی سال بعمر ۳۷ سال دو ماہ ستائیس روز اکبر آباد مین جلوس فرماکر جہانگیر لقب کیا اور خسرو اپنے فرزند دعویدار سلطنت کا اول قصور معاف کیا پھر اوسے شکست دیکر مدت العمر قید رکھکر اوسکے حمائتیون کو مارا دہ وس سال کے بعد رہا ہوکر شاہجہان کے ہاتھ سے قتل ہوا اور قبل اسکے خواجہ ایاز تاتاری افلاس مین وطن سے مع جورو کے پیادہ ہند کو راہی ہوا راہ مین نورجہان پیدا ہوئی اوسے وہین جنگل مین چھوڑ کر پھر بمحبت فرزندی لیلیا اور دہلی مین بعہد اکبر شاہ میر بخشی ہوکر بعد تعلیم کے نورجہان کا شیر افگن خان سے عقد کر دیا اور بعد مارے جانے شیر افگن خان کے جسکا بادشاہ جہانگیر نے بحیلہ شیر ببر دست ہاتھی سے مقابلہ کرایا اور بڑی بڑی تدبیرین اوسکے قتل کی کین آخر قطب نامی صوبہ دار بنگالہ کے مقابلے مین چالیس سرداروں اور قطب صوبہ دار کو مع سردارون ہمراہی اوسکے کے قتل کرکے تیر سے مارا گیا پھر بعد چار سال کے نورجہان بیگم جہانگیر کے عقد مین آئی اور ایاز وزیر اعظم و مختار کار سلطنت ہوا اور اوسکے دونون بھائی عہدہ ہاے جلیلہ پر سرفراز ہوے پھر بعد وفات ایاز کے بڑے فتور سلطنت مین پڑے اور بڑی مشکل سے اوسکا تدارک ہوا اور شاہجہان باغی ہوکر شکست کھاکر چند سال پریشان رہا اور نورجہان بیگم مختار کل امور سلطنت ہوئی اوسکی مہر و دستخط فرمان پر اور سکہ اوسیکا جاری ہوا طغراے دستخط نورجہان کا یہ ہے حکمت علیہ عالیہ مہد علیا نورجہان بادشاہ اور کندہ مہر یہ ہے سجع نورجہان گشت بحکم آلہ + ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ + اور سکہ یہ ہے سکہ بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور + بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر + اور سکہ جہانگیر کا ہر ملک مین جدا تھا سکہ اکبر آباد مروجہ سنہ ۱۰۲۴ ہجری روی زر راست خست نورانی برنگ مہر و ماہ + شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ سکہ آگرہ ہنگام جلوس سکہ زد با آگرہ شاہی بزر ور مہر و ماہ + شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ + سکہ دوم سکہ زد در شہر اگرہ خسرو گیتی پناہ + شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ + سکہ لاہور مروجہ سنہ ۱۰۱۶ ہجری سے بہ ہر باد روان تا فلک بود در دور + بنام شاہ جہانگیر سکہ لاہور + سکہ احمد آباد ضرب سنہ ۱۰۱۸ ہجری سکہ زد در احمد آباد از عنایات آلہ + شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ + سکہ برہان پور سکہ زد در شہر برہان پور شاہ دین پناہ + شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ سکہ دوم برہان پور ایکطرف (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ برہان پور دوسری طرف ابو المظفر محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی ضرب) اور مہابت خان نے بڑی شجاعت و جان فشانی سے انتظام سلطنت کا قائم رکھکر شاہجہان کو سر بر ہونے ندیا مگر نورجہان نے بادشاہ کو برہم کرکے حکومت اوسکی قلعہ کی اپنے آورده کو دلائی اور

اوسے حضور مین طلب کیا اوسنے پانچہزار راجپوت سے کابل کی راہ مین تلیلج کے اسی پار جب فوج پار
اوترگئی بادشاہ کو تنہا پاکر اپنے قابو مین لاکر اپنی بیقصوری بیان کر کے راضی کیا نورجہان غصے مین
آئی پھر اوسنے اس پار اوترکر مقابلہ کیکے شکست کھائی اور فوج بھی چارطرف سے گھر آئی مگر مہابتخان
نے فتح پائی نورجہان لاہور کو بھاگ گئی پھر بادشاہ نے بلالیا مہابت خان نے بادشاہ سے قتل
نورجہان کا اقرار کرالیا مگر جب وہ ہنگام قتل بادشاہ کے پاس آئی خون معاف ہوا پھر مہابت خان
نے اختیار سلطنت بادشاہ کو دیا اور بعد چندے نورجہان کی عداوت سے روپوش ہوگیا نورجہان نے
مال اوسکا ضبط کر کے اوسکے سر لانے کا اشتہار انعامی دیا ایک رات کو مہابت خان فقیرون کے لباس
مین آصف خان وزیر اعظم نورجہان کے بھائی پاس آیا اوسنے رحم کھایا پھر مشورہ تخت نشینی شاہجہان کا
کر کے شاہجہان سے تحریر جاری کی اس عرصے مین بادشاہ دمہ مین بیمار ہوکر اٹھاون سال گیارہ ماہ
دس روز کی عمر مین اکیس سال ۸ ماہ تیرہ روز سلطنت کر کے ستائیسوین صفر ۱۰۳۷ سنہ ہجری مطابق نوین
نومبر ۱۶۲۷ عیسوی کو لاہور مین رحلت کر کے وہین دفن ہوا اسکے عہد مین سرطامس سفیر جیمس اول
شاہ انگلینڈ کا حاضر حضور ہوا اور سورت مین باجازت کوٹھی بنائی یہ بادشاہ متلون مزاج اور صوفیون اوست
فقیرون سے اکثر صحبت رکھتا تھا پھر **شہاب الدین محمد شاہجہان بن جہانگیر** جو غرہ ربیع الاول ۱۰۰۰ سنہ
ہجری کو لاہور مین پیدا ہوا سے آٹھوین ماہ جمادی الاخری ۱۰۳۷ سنہ ہجری کو بعد معرکہ وشکست کھانے
وآنکھین نکلوانے شہریار پسر نورجہان بیگم کے بصلاح مہابت خان وآصف خان وزیر اعظم کے باتفاق
لیاقت بعمر ۳۰ سال تین ماہ آٹھ روز کے اکبرآباد مین سریرآرا ہوکر اپنے استقلال کے واسطے
اولاد تیمور کے مردون وبچون کو ڈھونڈھ کر قتل کیا اوسپر بھی ایک پٹھان لودہی نام دعویدار سلطنت پیدا
ہوا مگر دب کر اطاعت قبول کی اور صوبہ مالوہ پایا پھر عین دربار شاہی مین منحرف ہوکر مع عظمت خان
اپنے پسر کے گھر کو بھاگ گیا اور اوسکی مستورات بے حرمتی کے خوف سے پیٹ مار کر چلانے لگین
تب لودہی اس حال سے دیوانہ ہوکر مع اپنے ہر دو فرزند کے نقارہ بجاتا ہوا بھاگا دریاے جہلم پر
بوجہ طغیانی برسات کے اوسکے ہمراہی اور عظمت خان مارے گئے مگر وہ پایاب اوترکر دکن مین
آیا اور حاکم گولکنڈہ وذریاپور کو بھی باغی کر دیا آخر بادشاہ نے بعد شکست کے پھر
فتح پاکر حاکم گولکنڈہ کو بھی مطیع کیا اور لودہی بھی مالوہ سے ٹرکر مع اپنے دوسرے پسر کے مارا گیا
پھر قندھار اور بلخ پر چڑھائی کی مگر بسبب استحکام شاہ عباس کے کامیاب نہوا اور ملک دکن کے بھی راجہ
مطیع تھے اسنے دہلی جابجا کا نام شاہجہان آباد رکھکر اپنا مسکن کیا اور بہت مکانات نفیس مع قلعہ

سنگ سرخ اور جامع مسجد و روضہ تاج محل سنگ مرمر کا ایک سو گز مربع مین جسکے گنبد کا قطر تیس
مع باغ بصرف پچھتر لاکھ روپیہ کے بیمثل بنایا اور بعد مرنے آصف خان و مہابت خان رکن اعظم کے
مین فتور پڑا اسکے چار فرزند تھے اول داراشکوہ ولیعہد و شجاع عباس حاکم بنگالہ و مرزا مراد حاکم
و اورنگ زیب سپہ سالار دکن جب داراشکوہ شاہ جہان کی بیماری مین کاروبار سلطنت کو انجام د
اور تینون بھائیون کو بادشاہ کے مرجانے کا احتمال ہوا تب داراشکوہ پر چڑھ آئے اگرچہ بادشا
پاکر خود کاروبار کرنے لگا مگر فتنہ فرو نہوا شجاع مرزا سلیمان بن داراشکوہ سے شکست کھاکر مونگیر
قلعہ بند ہوا اور اورنگ زیب و مرزا مراد نے نربدا پار اوترکر جسونت راو سردار شاہی کو شکست دی
دریاے چنبل سے بڑھکر بڑی سخت لڑائی ہوئی مرزا مراد زخمی ہوا اور اورنگ زیب نے فتح پائی ا
سے سازکر کے بادشاہ کو قابو مین لانے کی فکر کی پھر ایک ایلچی شاہ جہان کے پاس روانہ کیا او
بہت سعادتمندی اورنگ زیب کی بیان کی مگر بادشاہ دم مین نہ آیا یہ فرمایا کہ اگر اوسکے دل مین
نہین ہے تو حاضر ہو اورنگ زیب نے یہ سنکر اپنے فرزند محمد کو بھیجا اسنے حکمت عملی سے حکم شاہی
اوٹھ جانے فوج کمین گاہ قلعہ شاہی کے دلواکر قلعہ خالی پاکر بادشاہ کو اپنے قابو مین کرلیا اور ا
نے بحیلہ ضیافت مرزا مراد کو قید کیا پھر **ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بن شاہ**
جنکا سال ولادت شب یکشنبہ گیارہوین ذیقعدہ ۱۰۲۸ سنہ ہجری بمقام گجرات ہے جمعہ غرہ ذی قعدہ ۶۸
ہجری مطابق ۱۶۵۸ء عیسوی کو بعمر ۳۹ سال ۱۱ ماہ ۲۰ روز کے بادشاہ کو قید کرکے اکبرآباد مین تخ
ہوے اور استحکام سلطنت کے واسطے مرزا شجاع و داراشکوہ کے قتل کے خواہان ہوے دار
نے لاہور مین فوج جمع کرکے سندھ پار جاکر بڑی تکلیف اوٹھائی اور فوج بھی رفتہ رفتہ کم ہوگئی ا
مرزا شجاع بھی بنگالہ سے فوج لیکر مقابلے پر آیا اورنگ زیب نے داراشکوہ کا تعاقب چھوڑکر مع جسونت
الہ آباد پر مقابلہ کیا جسونت راو نے دغا سے بادشاہ کا پیچھا مارا اور آگے سے مرزا شجاع نے دبایا مگر ا
نے میدان نچھوڑا آخر مرزا شجاع بنگالہ کو بھاگ گیا اور مونگیر مین قلعہ بند ہوا اور داراشکوہ گجرات سے
کو لیکر قلعہ اجمیر مین داخل ہوا اورنگ زیب نے فریب سے قلعے مین گھسکر داراشکوہ کو گجرات
بھگا دیا حاکم گجرات نے پناہ ندی اور مرہٹون نے راہ مین لوٹ لیا غرضکہ ریگستان مین سخت تک
اوٹھائی آخر جب داراشکوہ ٹھٹھہ سے نکلا سپاہیون نے گرفتار کرکے جہان خان ایک سردار سے
کیا اسنے دہلی مین اورنگ زیب کے پاس بھیجدیا اور لاہور کی راہ مین جہان خان بھی مارا گیا
داراشکوہ بحکم اورنگ زیب رات کو قتل ہوا پھر اورنگ زیب نے اپنے فرزند شاہزادہ محمد سا

مع میر جملہ اپنے وزیر کے شجاع کے مقابلے پر روانہ کیا شاہزادے نے مرزا شجاع کی دختر پر عاشق
ہوکر اوس سے موافقت کرکے اپنی شادی کرلی پھر میر جملہ سے دونون نے شکست کھائی آخر
اورنگ زیب نے ایک خط بمضمون فریب جیسے کوئی کسیکا جواب لکھتا ہے اس مضمون کا مرزا محمد کو
لکھا کہ تم اپنے خسر کے پاس سے اب چلے آؤ اور وہ خط اسطرح بھیجا کہ شجاع کے ہاتھ مین
پونہچا شجاع اوسکا مضمون دیکھکر متوحش ہوا اور مرزا محمد سلطان کو مع اوسکی زوجہ کے جدا کردیا محمد سلطان
مجبور ہوکر پدر کی خدمت مین حاضر ہوکر سات برس قلعہ گوالیار مین قید اوٹھاکر مرگیا اور مرزا شجاع کو
اراکان کے راجہ نے دغا سے مع اوسکے اطفال کے پکڑکر مار ڈالا اور شاہ جہان نے ۳۱ سال ۴ ماہ بائیس روز
سلطنت کرکے ۷ سال ۸ ماہ چھبیس روز قید اوٹھاکر شب دوشنبہ چھبیسوین رجب ۱۰۷۶ھ ہجری
مطابق ۱۶۶۶ء عیسوی کو چہتر سال چار ماہ چھبیس روز کی عمر مین اکبرآباد مین رحلت کی اور روضہ ممتاز محل
مین دفن ہوا اورنگ زیب قید مین شاہ جہان کی بہت عزت و توقیر کرتا رہا اور کسی طرحکی ایذا ندی ہنگام وفات
غیرت سے پدر کا سامنا نکیا اپنے فرزند شاہ عالم کو بھیجا مگر قبل پہنچنے شاہ عالم کے شاہ جہان رحلت
کرچکا تھا اور سلیمان شکوہ بن دارا شکوہ کو سری نگر کے راجہ نے پکڑکر تیسری جنوری ۱۶۶۱ء عیسوی مطابق
گیارہوین جمادی الاول ۱۰۷۱ھ ہجری مین روانہ دہلی کیا آخر مع سپہر شکوہ اپنی چھوٹے بھائی اور چھوٹے
فرزند مرزا مراد کے قلعہ گوالیار مین قید اوٹھاکر مرگئے اور مرزا مراد کو بحیلہ قصاص ایک خون کے اورنگ زیب نے
قتل کیا اور شاہ عباس والی ایران کو لفافے پر غلطی کاتب سے یہ لکھا تھا کہ شہنشاہ جہان کیطرف سے
نامہ والی ایران کو پونہچے اوسپر شاہ ایران آمادہ جنگ کا ہوا مگر اوسی عرصے مین شاہ ایران نے
رحلت کی اور شاہ صفی پوتے و جانشین شاہ عباس نے اورنگ زیب سے صلح کرلی اور مسماۃ ستنامیہ
ضلع میوات سے بیس ہزار فقیر و جوگی جمع کرکے آگرہ تک فتح کرکے ساحرہ مشتہر ہوئی آخر سخت مشکل سے
بادشاہ نے فتح پائی پھر بعد رفع فساد کابل کے ۱۶۶۶ء عیسوی مین دکن و گولکنڈہ و بیجاپور سر کرکے
سکندر علی شاہ فرمانروای بیجاپور و ابوالحسن تانا شاہ حاکم گولکنڈہ کو گرفتار کرکے قتل کیا پھر مرہٹون
کا غلبہ ہوا سیواجی نے مسلمانون کی عداوت پر سر اوٹھایا اور افضل خان سردار کو جو حاکم بیجاپور کی
طرف سے مقابلے کو گیا تھا دغا سے ملاقات کرکے سیواجی نے بغلگیر ہونے کے ساتھ ہی
اوسکے پیٹ مین خنجر مارکر تمام اسباب اوسکا لوٹ لیا اور حاکم بیجاپور چندبار فوج کشی کرکے مغلوب
ہوا آخر صوبۂ بہار پر سیواجی متصرف ہوگیا اور فوج شاہی شایستہ خان کی ہمراہی کو شکست دیکر
اوسکے فرزند کو مارکر سورت تک لوٹتا آیا سورت کو تین دن تک لوٹکر جواہرات اور اجناس

ایک کروڑ روپیہ کے پاسئے آخر راجہ ناہر نے اوسکو مع فرزند کے پکڑکر دہلی بھیجا اوریہ دونون محبس دہلی سے حلوائیون کے ٹوکرے مین پوشیدہ بیٹھکر محبس کے باہر آکر بھاگ گئے اور پھر سورت کو لوٹا اور قلعۂ سنگ واقع پہاڑ پر قبضہ کرکے راجہ بنکر زر وسکہ اپنا جاری کیا اور گول کنڈہ و مدارس و سرنگاپاٹم تک فتح کرکے بمبئی پر حملہ کرکے سربہوا آخر تریپن سال کی عمر مین پانچوین اپریل سنہ ۱۶۸۰ عیسوی کو مرگیا پھر سنبھاجی فرزند اوسکا جانشین ہوکر سنہ ۱۶۸۹ عیسوی مین گرفتار ہوکر قتل ہوا پھر اراکان و چاٹگام و بیجاپور و گول کنڈہ و ستارہ گڈہ فتح کیا مگر خرخشہ باقی رہا اور تمام عمر اورنگ زیب کی دکن مین مرہٹون کی لڑائی اور اپنے لڑکون کے فساد مین خصوصاً محمد اکبر جو مرہٹون اور جاٹون مین ملگیا تھا بسر ہوئی اگرچہ برابر فتحیاب ہوا مگر تسلط کامل نہوا اور روز بروز زوال آتا گیا اور متھرا و بنارس و احمد آباد کے مندر گراکر وہان گائین ذبح کراکر مسجدین بنوائین اور اسنے روبرو سلطان محمد معظم کو ہندوستان اور محمد اعظم کو دکن اور کام بخش کو بیجاپور کا حاکم مستقل کیا مگر ان تینون شاہزادون مین سلطنت کی ہوس مین خوب لڑائی ہوئی اخر ایسے رنجون اور فکرون مین اٹھائیسوین ذی قعدہ جمعہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۷ء کو نوے سال تیرہ روز کی عمر مین پچاس سال ستائیس روز سلطنت کرکے اورنگ زیب نے انتقال کیا اور دکن اورنگ آباد مین دفن ہوا اسکو مذہب مین بڑا تعصب تھا دین کے پیرائے مین دنیا کا کام لیتا تھا ظاہر مین متشرع نیک نہاد باطن مین بخل و فساد خلقت سے اپنی دینداری ظاہر کرکے دنیا کا کام اپنے حسب مرضی کراتا تھا القصہ اعظم شاہ بحکم پدر بیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری کو مالوہ کو روانہ ہوچکا تھا خبر وفات بادشاہ کی سنکر پلٹ آیا اور اپنے دوش پر تابوت رکھکر چند قدم پونہچایا پھر دسوین ذیحجہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری عید کو جلوس فرماکر آصف الدولہ اسد خان کو بدستور وزیر اور اوسکے فرزند ذوالفقار خان کو بدستور سپہ سالار قائم رکھا اور محمد کام بخش اور اوسکی والدہ کو بامید اضافہ کرنے ملک کے راضی کرلیا اور محمد معظم شاہ عالم بہادر کابل سے اور عظیم الشان اونکے فرزند بنگالہ سے اکبر آباد کو چلے راہ مین خبر رحلت بادشاہ کی سنکر غرہ محرم سنہ ۱۱۱۹ ہجری کو شاہ عالم بہادر شاہ نے لاہور مین جلوس فرمایا اور معز الدین بھی ملتان سے کوچ کرکے لاہور مین شاہ عالم اپنے پدر سے آملے اور عظیم الشان اکبر آباد سے وہان کے صوبہ دار مختار خان خیر خواہ اعظم شاہ کو قید کرکے ایک کرور روپیہ لیکر شاہ عالم سے لاہور مین آملا پھر بعد معرکہ اعظم شاہ و بہادر شاہ سلطنت بنام بہادر شاہ کے قرار پائی

## محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ ابن اورنگ زیب بقول صاحب مرات الاشباہ

سلخ رجب سنہ ۱۰۵۳ ہجری کو دکن مین پیدا ہوے اور غرہ ذیحجہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری کو صوبہ لاہور مین جلوس فرماہوے

اور بہ تحقیق صاحب واقعات ہند کے غرہ محرم سنہ ۱۱۱۹ ہجری بعمر ۶۵ سال چار ماہ مین جلوس فرما
ہوے اور اگرچہ اپنے دونون بھائیون کی خاطرداری کی مگر وہ بطمع سلطنت لڑکر قتل ہوے اور
راجپوتون سے بتحریر اطاعت اپنی کی کرکے مرہٹون کو چہارم آمدنی ملک کی معاف کرکے رعایا کو لوٹ
مار سے بچایا مگر تیغ بہادر سکھ نانک شاہی کا گرو عہد اورنگ زیب مین بہ تعصب مذہب مارا گیا تھا اور
گرو گوبند سنگہ اوسکے فرزند کے دو پسر بھی قتل ہوے تھے اس وجہ سے اوسکے قوم کا سردار
بندا نامی سکھ گرو گوبند کا چیلہ جو آخر مین خود گرو گوبند مشہور ہوا کوہ ہمالہ مین منتظر وقت تھا اوسنے بعد اورنگ زیب
کے سرہند پر قبضہ کیا اور بہت روز بکھیڑا شاہ عالم بہادر نے بجرات تمام اونکو پہاڑون پر بھگا دیا پھر سال
۵ ماہ چار روز کی عمر مین ۵ سال ایک ماہ چار روز سلطنت کرکے سہ شنبہ ۲۰ محرم سنہ ۱۱۲۴ ہجری مطابق
سنہ ۱۷۱۲ عیسوی کو بہ تحقیق صاحب واقعات ہند لاہور مین رحلت کی اور بمصداق مرات الاشباہ
موضع مہرولی نواح دہلی مین دفن ہوے پھر محمد معز الدین جہاندار شاہ بن شاہ عالم بہادر
شاہ جو دسوین رمضان سنہ ۱۰۷۲ ہجری کو دکن مین پیدا ہوے جمعہ ساتوین محرم سنہ ۱۱۲۴ ہجری
مطابق سنہ ۱۷۱۲ع کو بمدد ذوالفقار خان بعد فتح پانے اور مارے جانے تینون بھائیون کے بعمر
اکیاون سال تین ماہ ستائیس روز کے دہلی مین تخت نشین ہوے مگر بوجہ نالایقی کے باون سال
تین ماہ ۲۸ روز کی عمر مین ایک سال ایک روز آٹھوین محرم جمعہ سنہ ۱۱۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۳ع تک
سلطنت کرکے بمقابلہ فرخ سیر کے جو بنگالہ سے بہ تقویت مدد سید عبداللہ و سید حسین کے چڑھ آیا تھا
مع ذوالفقار خان کے مارے گیے اور مقبرہ ہمایون مین دفن ہوے پھر جلال الدین محمد فرخ سیر
بن عظیم الشان بن شاہ عالم بہادر شاہ جو پنجشنبہ ۱۸ رجب سنہ ۱۰۹۵ ہجری کو بروایت
راہ دکن و بقول دہلی مین پیدا ہوے تیئسوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو بروایت دہلی و بروایت پٹنہ
مین بعمر انتیس سال چار ماہ پانچ روز کے جلوس کرکے جہاندار شاہ پر فتحیاب ہوکر مستقل بادشاہ
ہوے اور بندا سنگہ جو عہد شاہ عالم بہادر شاہ مین پہاڑ و نپر بھاگ گیا تھا کنارہ اٹک تک لوٹ مار
کرکے مارا گیا اور سید عبداللہ و سید حسین کی حکومت بیجا بادشاہ و امرا کو ناگوار تھی اسوجہ سے
سید عبداللہ نے جب اپنی خاطرداری مین فرق پایا ۳۵ سال سات ماہ اکیس روز کی عمر مین چھہ
سال تین ماہ سولہ روز سلطنت کے بعد آٹھوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو بادشاہ کو قید کرکے
دوسرے روز مار کر مقبرہ ہمایون مین دفن کیا اور رفیع الدرجات ابو البرکات بن
رفیع الشان بن شاہ عالم بہادر شاہ جنکی ولادت دہلی ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ ہجری کو

نوین ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو بعمر اونیس سال دس ماہ دو روز کے تخت دہلی پر بٹھایا مگر بیس
سال ایک ماہ تیرہ روز کی عمر مین تین ماہ گیارہ روز سلطنت کرکے بیسوین رجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری
کو مر گیا اور مقبرہ ہمایون مین دفن ہوا پھر **شمس الدین رفیع الدولہ** دوسرے فرزند رفیع الشان
کو جو پانچوین صفر سنہ ۱۱۱۳ ہجری کو دہلی مین پیدا ہوے اوسی روز بعمر ۱۸ سال پانچ ماہ پندرہ روز کے
تخت دہلی پر بٹھایا یہ اٹھارہ سال نو ماہ بارہ روز کی عمر مین تیرہ ماہ ستائیس روز سلطنت کرکے
سترہوین ذی قعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۹ عیسوی کو مر گیا اور ہمایون کے مقبرے مین
دفن ہوا پھر **روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بن خجستہ اختر جہان شاہ بن محمد معظم
بادشاہ بن اورنگ زیب** جسکا روز میلاد چھبیسوین ربیع الاول و بقول چوبیسوین صفر
سنہ ۱۱۱۴ ہجری مقام شیرگدہ ہے تیرہوین محرم سنہ ۱۱۳۳ ہجری کو بعمر اٹھائیس سال نو ماہ سترہ روز کے
دہلی مین سریر آرا ہوا اول سید عبداللہ و سید حسین دونون بھائیون کی بڑی توقیر کی پھر بسازش
بادشاہ کے نظام الملک حاکم مالوہ کی چڑہائی کے وقت راہ مین ایک چاکر نے سید حسین کو
مار ڈالا اور سید عبداللہ نے اپنی جان بری کے واسطے ایک بادشاہ جدید قائم کیا اور اوسکو
شکست ہوئی اور بادشاہ کی نالایقی سے یہ دونون وزیر نظام الملک حاکم بنگالہ و سعادت خان
حاکم اودہ کے خودسر ہوگئے اور مرہٹے بھی مالوہ و گجرات لوٹ کر آگرہ کے دروازے تک آئے
سعادت خان نے اونکو مغلوب کرکے چاہا کہ نیست و نابود کردیوے مگر بادشاہ کی ممانعت سے
مجبور ہوکر اودہ کو چلا گیا پھر مرہٹون نے خوب دہلی لوٹی اس عرصے مین حسین شاہ بادشاہ ایران
افغانون کے ہاتھ مع اپنی اولاد کے مارا گیا فقط طہماسپ نامی ایک شہزادہ قوم گڈریون مین چھپ کر بچا
اوس قوم کے ایک شخص نادر نامی بن امام قلی بیگ نے جسکی سال ولادت سنہ ۱۰۹۹ ہجری و بروایت
سنہ ۱۱۰۰ ہجری بلدہ ابی وردہی اپنا لقب طہماسپ قلی رکھکر طہماسپ کی حمایت کی اور خود سپہ سالار
ہوکر بعمر اونچاس سال و بروایت چھیالیس سال سنہ ۱۱۴۸ ہجری کو جو ملقان محالات آذربایجان مین
جلوس کرکے بادشاہ ہوگیا و کابل و قندہار و دہلی فتح کرکے بعد قتل عام دہلی کے محمد شاہ کی تاج بخشی
کرکے تین کروڑ بیس لاکھ کا مال و جواہرات پینتیس دن کی لوٹ مین لیکر سنہ ۱۷۳۹ عیسوی کو کابل و
قندہار اپنی سرحد مین کرکے چلا گیا بعد آٹھ سال تاریخ روانگی ہند سے بارہ سال سلطنت کرکے شب
یکشنبہ گیارہوین جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۰ ہجری کو اکسٹھ سال کی عمر مین و بروایت اٹھاون برس کے
سن مین اپنے نوکر کے ہاتھ سے مقام مشہد خراسان مین بوجہ ظلم کے مارا گیا اور وہین اپنے مقبرہ مین

دفن ہوا (ت) پھر احمد خان قوم ابدالی لقب درانی کابل وقندھار کا بادشاہ ہوگیا ۱۷۴۸ع
مین سرہند کو لوٹ کر دہلی مین آیا ۱۱۶۱ ہجری کو نواب قمرالدین خان جو ہمراہ شاہزادہ احمد شاہ بن
محمد شاہ کے لڑنے کو آئے تھے قصبہ مالوپور مین گولے سے شہید ہوے اور فوج احمد شاہ درانی سے
عین معرکے مین چند بان جو ضبطی اسباب شہنواز خان صوبہ لاہور سے اونکے ہاتھ لگے تھے بوجہ
ناواقفی کے موہنہ اونکا اپنی فوج کی طرف کر کے اولٹا داغ کر چھوڑا اون بانون سے لشکر شاہ درانی
مین آگ اسقدر ساز و سامان جلایا کہ درانی عاجز ہوکر بھاگ گئے اور میر منو معین الملک بن نواب قمرالدین خان
نے مرگ پدر پوشیدہ کر کے لاہور تک فوج درانی کا پیچھا کیا اور وہین پانی پت مین خبر رحلت محمد شاہ
کی شاہزادہ کو پونہچی اس محمد شاہ نے ستاون سال ایک ماہ ایک روز کی عمر مین اٹھائیس سال ۲ ماہ
۱۴ روز سلطنت کر کے ستائیسوین ربیع الثانی ۱۱۶۱ ہجری مطابق ۱۷۴۹ع کو رحلت کی اور جوار
درگاہ سلطان المشائخ مین دفن ہوا پھر مجاہدالدین محمد ابونصر احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ
جنکا تولد سہ شنبہ ستائیسوین ربیع الثانی ۱۱۳۸ ہجری بمقام قلعہ دہلی ہوا بعمر ۲۱ سال ۱۱۶۱ ہجری
۱۷۴۸ع عیسوی کو پانی پت مین جلوس فرما ہوے اور صفدر جنگ وزیر نے بوجہ رنجش بادشاہ کے
ایک خواجہ سرای شاہی کو مار ڈالا تب بادشاہ نے امیرالامرا غازی الدین خان نظام الملک کے
پوتے کو وزیر کر کے صفدر جنگ کو نکال دیا پھر بوجہ بے احتیاطی کے غازی الدین خان کی
آنکھین نکلوانے کی تجویز ہوئی اسنے ہولکر ملہار کی اعانت سے بادشاہ کو قید کر کے اندھا کیا اور
عالمگیر ثانی کو بٹھا دیا (م) آخر احمد شاہ نے اٹھاون سال تین ماہ تیرہ روز کی عمر مین چھ سال تین ماہ
تین روز سلطنت کر کے اکیس سال ۱۰ روز قید اوٹھا کر چہارشنبہ دسوین شعبان ۱۱۸۹ ہجری مطابق
۱۷۷۵ع کو قضا کی اور درگاہ قدم شریف واقع دہلی مین دفن ہوا پھر عزیزالدین عالمگیر ثانی
**بن محمد معزالدین جہاندار شاہ بن شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگ زیب**
(م) جو روز جمعہ ۱۰۹۹ ہجری کو صوبہ ملتان مین پیدا ہوے سہ شنبہ دسوین شعبان ۱۱۶۷ ہجری
مطابق ۱۷۵۴ع کو بعمر ۶۸ سال شاہجہان آباد مین جلوس فرما ہوے اور افغانان پنجاب نے
لاہور پر قبضہ کر لیا اور سکھون و جاٹون و روہیلون نے روہیلکھنڈ تک لوٹا (ت) پھر احمد شاہ درانی
نے حملہ دوم مین لاہور و ملتان و پنجاب اپنے قبضے مین کیا اور میر منو بن نواب قمرالدین خان
مرحوم بسبب مارے جانے کوڑہ مل کھتری اپنے دیوان کے جنگ درانی مین بمجبوری شاہ درانی
سے ملکر صوبہ دار لاہور کا ہوا جب میر منو مرض ہیضہ مین مرا مغلانی بیگم زوجہ اوسکی بھکاری خان

وللہ روشن الدولہ طرہ باز مدار المہام اپنے کو بجرم زہر دینے میر منو کے قتل کر کے خود مختار ہوئی اور غازی الدین خان عماد الملک نے سلطانی بیگم کو گرفتار کر لیا تب شاہ درانی (احمد شاہ ابدالی) دفعہ سوم ۱۷۵۶ع مین آیا اور شاہ دہلی سے ملاقات کی اور قریب چالیس روپے کے دہلی کو ایسا لوٹا کہ کسیکے پاس کپڑا تک نہین رہا پھر شاہ درانی حضرت بیگم صاحبہ دختر محمد شاہ کو جو بطن صاحبہ محل سے تھی بصلاح عالمگیر ثانی اپنے عقد مین اور دختر عالمگیر ثانی کو تیمور شاہ اپنے فرزند کے عقد مین لاکر انتظام الدولہ خلف نواب قمر الدین خان مرحوم کو وزیر اور نواب نجیب الدولہ کو امیر الامرا عالمگیر ثانی کا کر کے لاہور چلا گیا پھر غازی الدین خان نے مرہٹون کی مدد سے عالمگیر ثانی کو مار کر جمنا مین ڈال دیا اور مرات الاشیا مین تحریر ہی کہ تہتر سال و چند ماہ کی عمر مین پانچ سال سات ماہ اٹھائیس روز سلطنت کر کے پنجشنبہ آٹھوین ربیع الثانی ۱۱۷۳ ہجری مین رحلت کر کے مقبرہ ہمایون مین دفن ہوا اور محی الملت بن محی السنت بن مرزا کام بخش بن اورنگ زیب جو دہلی مین پیدا ہوا تھا ۸ ربیع الاول ۱۱۷۳ ہجری کو دہلی مین جلوس فرما کر گیارہ ماہ ایک روز سلطنت کر کے نوین صفر ۱۱۷۴ ہجری کو احمد شاہ درانی کی دار و گیر مین رحلت کر کے ہمایون کے مقبرے مین دفن ہوا — واقعات ہند مین تحریر ہی کہ بعد عالمگیر ثانی کے غازی الدین خان نے جاٹون مین پناہ لی پھر احمد شاہ درانی شورش مرہٹون اور سکھون کی سنکر (ت) چوتھی بار ہند کو آیا جو کہ یہان سکھون اور جاٹون نے کل ملک مین اپنا دخل کر لیا تھا اسوجہ سے بڑی سخت لڑائیان فوج درانی سے ہوئین اور سیندھیا راؤ مارا گیا اور ہلکر بھاگ گیا پھر شاہ درانی تیسرے معرکے مین ستائیس ہزار قیدی اور پچاس ہزار گھوڑے مرہٹون سے لیکر ابو المظفر جلال الدین شاہ عالم ثانی معروف عالی گوہر بن عالمگیر ثانی کو جنکی ولادت سترہوین ذیقعدہ ۱۱۴۰ ہجری مقام الہ آباد ہی اور چہارم جمادی الاول ۱۱۷۳ ہجری مطابق ۱۷۵۹ع کو بعمر بتیس سال ۵ ماہ سترہ روز بعد بھاگنے غازی الدین خان کے اپنی جان بچانے کو بعد قتل عالمگیر ثانی کے الہ آباد مین تخت نشین کیا تھا نوین جنوری ۱۷۶۱ع کو بپاس محبت عالمگیر ثانی کے اپنی طرف سے تخت دہلی پر بٹھا کر اور اکبر ثانی کو اوسکا ولیعہد کر کے ولایت کو کوچ کر گیا احمد شاہ درانی بن محمد زمان (م) کی ولادت ملتان ہی یہ نادر شاہ کا ایک افسر تھا ۱۱۶۰ ہجری کو بعد قتل نادر شاہ کے (ت) قندھار کی راہ مین صابر شاہ فقیر مجذوب نے چبوترہ خام بنا کر احمد شاہ کو بٹھایا اور سبز گھاس سر پر رکھکر کہا تو بادشاہ درانی ہوا یہ چبوترہ تخت اور برگ سبز تاج ہی احمد شاہ فال نیک سمجھکر قندھار مین آکر ۱۱۶۰ ہجری کو فوراً بادشاہ ہوا اور لقب اپنا درانی کیا

اور بہت فتوحات نمایان اور چار حملہ ہند مین کرکے ۲۳ سال چند ماہ چند روز سلطنت کی اور
بعارضہ ناسور بینی ۱۱۸۶ھ ہجری مین بمقام قندھار قضا کرکے وہین دفن ہوا پھر **تیمور شاہ**
**اوسکا فرزند** (ت) ہرات سے قندھار مین آیا اور سلیمان شاہ بن احمد شاہ داماد شاہ ولی خان
وزیر نے کہ بعد احمد شاہ کے تخت نشین ہوا تھا تخت سے اوتر کر اوسی سال ۱۱۸۶ھ ہجری کو قندھار
مین بڑے بھائی تیمور شاہ کو بٹھایا اسنے بھی فتوحات نمایان کیے اور بقصد ہند لاہور تک آکر
پلٹ گیا اور ۲۴ سال سلطنت کرکے ساتوین شوال یکشنبہ ۱۲۰۷ھ ہجری کو قضا کرکے کابل مین
دفن ہوا پھر **زمان شاہ بن تیمور شاہ** (ت) دوشنبہ آٹھوین شوال ۱۲۰۷ھ ہجری کو کابل
مین تخت نشین ہوا پھر محمود شاہ بڑا بھائی زمان شاہ کا فتحیاب ہوکر زمان شاہ کو اندھا کرکے کابل مین
فرمانروا ہوا (اس) اور شجاع الملک چھوٹے بھائی زمان شاہ نے خیبر مین جلوس کرکے محمود شاہ
پر فتح پاکر اوسے قید کیا اور بعد محاربات تخت سے فرار ہوکر بمدد حکام فرنگ پھر تخت پر بٹھایا گیا آخرکار
اوباشان کابل نے جلال آباد کی راہ مین شجاع الملک کو مارا پھر بتجویز اکبر خان و اتفاق رائے
سرداران کابل کے امیر دوست محمد خان جو ہند مین صاحبان انگریز کی حفاظت مین تھے طلب
ہوکر فرمانروا کابل کے ہوے الحاصل بعد چند عرصے کے غلام قادر روہیلے نے بادشاہ عالی گوہر
کی آنکھین نکلوا کر **بیدار شاہ بن احمد شاہ بن محمد شاہ کو** (م) جو ۱۱۶۰ھ ہجری مین دہلی مین
پیدا ہوا تھا بعمر ۴۲ سال ۱۲۰۲ھ ہجری مین دہلی کے تخت پر بٹھایا بیالیس سال کی عمر مین دو ماہ چند روز
سلطنت کرکے اوسی سال ۱۲۰۲ھ ہجری مین اپنے بھائی کے ساتھ قتل ہوکر دہلی مین دفن
ہوا اور مرہٹون نے دہلی پر قابض ہوکر عالی گوہر شاہ عالم ثانی کو اپنی قید مین رکھا جب سرکار
کمپنی بہادر کا ۱۸۰۳ع کو اختیار ہوا ایک لاکھ روپیہ ماہواری شاہ عالم ثانی کا مقرر کرکے
براے یادگاری نسل تیمور کے تخت دہلی پر بٹھا کر وہی آداب بادشاہی جاری رکھا اب سلاطین تیموریہ
کی جان بچی اور شورش مرہٹون اور سکھون بدمعاشون کی موقوف ہوئی ہند مین امن ہوا یہ بادشاہ
اسی سال نو ماہ بیس روز کی عمر مین اڑتالیس سال چار ماہ تین روز سلطنت کرکے چہارشنبہ ساتوین
رمضان ۱۲۲۱ھ ہجری مطابق ۱۸۰۶ع کو قضا کرکے قصبہ مہرولی عقب مزار حضرت قطب الاقطاب
کے دفن ہوا اور واقعات ہند مین سینتالیس سال سلطنت کرنا سہو کاتب سے لکھا ہے اور بیدار شاہ
کی سلطنت کا ذکر واقعات ہند مین نہین ہے مرات الاشباہ سے لکھا گیا المختصر بعد شاہ عالم ثانی کے
**ابو نصر معین الدین محمد اکبر ثانی بن شاہ عالم ثانی** (م) جو چہارشنبہ ساتوین رمضان

سنہ ۱۱۸۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۵ء کو موضع ریوان مکند پور مین پیدا ہوے تھے چہارشنبہ ساتوین رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶ء کو بعمر اڑتالیس سال کے دہلی مین جلوس فرما ہوے انکے عہد مین حکومت کمپنی بہادر کی حدود پنجاب تک ہوگئی تھی اور فوجداری و دیوانی دہلی کی متعلقہ انگریز بہادر اور باشندگان قلعہ کا فیصلہ تعلق بادشاہ کے تھا (م) آخر اوناسی سال نو ماہ اکیس روز کی عمر مین اکتیس سال نو ماہ اکیس روز سلطنت کر کے جمعہ اٹھائیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ء کو قضا کر کے عقب درگاہ خواجہ قطب الدین کے پہلو سے مزار شاہ عالم قصبہ مہرولی واقع دہلی قدیم مین دفن ہوے پھر **ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی خاتم السلاطین آل تیموریہ بن اکبر ثانی** (م) جو ۲۸ شعبان سنہ ۱۱۸۹ ہجری کو دہلی مین پیدا ہوے اور اٹھائیسوین جمادی الثانی شب جمعہ سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ء کو بعمر تریسٹھ سال دس ماہ کے شاہجہان آباد مین سریر آرا ہوے یہ بادشاہ موزون طبع شاعر خوش بیان صاحب دیوان مسلم الثبوت علم موسیقی مین دستگاہ خود مرید تھا اور مرید کرتا تھا اسکے عہد مین کمپنی نے بوجہ قرضداری کے سوا لاکھ روپیہ ماہواری واسطے ادائے قرضہ کے سوائے آمدنی بیتول شاہی کے مقرر کرنا اور سلاطین کی تعلیم کو مدرسۂ عالی قائم کرنا چاہا تھا کہ فوج انگریزی کارتوس کاٹنے پر بلوا کر کے حکام فرنگ کو مار کر بادشاہ کو زبردستی سرغنہ بنا کچھہ لڑ کر اوسے مار کر بھاگ گئی آخر حکام فرنگ نے بادشاہ کو مع اوسکی زوجہ زینت محل و مرزا جوان بخت چھوٹے فرزند کے ملک برہما مین بھیجدیا وہان بادشاہ نے ۸۹ سال ۸ ماہ ۲۰ روز کی عمر مین بعد ۱۹ سال سلطنت اور ۷ سال قید جملہ ۲۵ سال ۱۰ ماہ ۲۰ روز کے سال جلوس سے بمرض فالج سہ شنبہ ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۹ ہجری مطابق ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء کو قضا کی (چراغ دہلی) اسکا سال جلوس ہے سنہ ۱۲۵۳ ہجری اچھا ہے چراغ دہلی) سال رحلت ہے سنہ ۱۲۷۹ ہجری

## جدول خلاصہ حکومت سلاطین تیموریہ از زمانہ امیر تیمور تا ابوظفر بہادر شاہ مندرجہ باب نہم

| نام بادشاہ | جای ولادت | سال ولادت | جای جلوس | سال جلوس | عمر بوقت جلوس | مدت سلطنت | عمر | سال وفات | جای دفن | خلاصۃ الخلاصہ حالات شاہان تیموریہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| امیر تیمور صاحبقران بن امیر طراغائی | شہر سبز | ۲۵ شعبان ۷۳۶ ہجری | ایران بلخ | ۱۲ رمضان ۷۷۱ ہجری [illegible] | ۳۵ سال ۱۷ روز | ۳۶ سال ۱۰ روز | ۷۱ سال ۱۲۶ روز | ۱۷ شعبان ۸۰۷ ہجری [illegible] | سمرقند | یہ ۱۰ ہزار فوج پیر محمد اپنے بھتیجے والی ملتان سے لیکر صوبجات ہند فتح کرتا ہوا دہلی مین آیا قبل قتل عام دہلی ایک لاکھہ قیدی اپنے ہمراہی قتل کرائے اور سلطان محمود تغلق شاہ دہلی قلعہ بند ہوا پھر گجرات کو بھاگ گیا یہ ۱۵ روز دہلی مین جلوس کر کے براہ ہردوار لڑتا ہوا روم کو گیا اور بخارا فتح کیا |

| نام بادشاہ | جای ولادت | سال ولادت | جای جلوس | سال جلوس | عمر بہنگام جلوس | مدت سلطنت | کل عمر | سال رحلت | جای وفات و مدفن | خلاصة الخلاصہ حالات شاہان تیموریہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جلال الدین میران شاہ بن تیمور | سمرقند | پنجشنبہ ۲۴ ربیع الاول سنہ ۷۶۹ھ | آذربایجان | چہارشنبہ ۱۷ شعبان سنہ ۸۰۷ ہجری | ۳۸ سال ۵ ماہ ۳ روز | ۲ سال ۳ ماہ ۸ روز | ۴۰ سال ۸ ماہ ایک روز | ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ ہجری | تبریز | یہ مبارزہ مرزا یوسف بیگ مین شہید ہوے از مرات الاشباہ واقعات مین انکا ذکر نہین ہی |
| سلطان محمد مرزا بن میران شاہ | • | • | سمرقند | ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ھ | • | ۴۵ سال | • | سنہ ۸۵۵ ہجری | بلخ یا خطہ کش | از مرات الاشباہ۔ واقعات ہند مین انکا ذکر نہین ہی |
| سلطان ابوسعید مرزا ابن سلطان محمد مرزا | سمرقند یا بخارا | ذوالحجہ سنہ ۸۳۰ ہجری | غزنین | سنہ ۸۵۵ ہجری | ۲۵ سال | ۱۸ سال | ۴۲ سال ۶ ماہ چند روز | ۲۲ رجب سنہ ۸۷۳ ہجری | سمرقند | بشرح صدر |
| سلطان عمر شیخ مرزا بن سلطان ابوسعید مرزا | سمرقند | سنہ ۸۶۰ ہجری | سمرقند | سنہ ۸۷۳ ہجری | ۱۳ سال | ۲۶ سال | ۳۹ سال | سنہ ۸۹۹ ہجری | سمرقند | بشرح صدر |
| ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن سلطان عمر شیخ مرزا انکا ناںہال خاندان چنگیز خان مین ہی | خطہ فرغانہ | ۶ محرم سنہ ۸۸۸ ہجری سے مطابق سنہ ۱۴۸۳ عیسوی | اول اندجان پھر سمرقند پھر کابل پھر دہلی | سہ شنبہ ۵ رمضان سنہ ۸۹۹ ہجری اندجان۔ صبح جمعہ ۷ رجب سنہ ۹۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۶ع دہلی | ۱۱ سال ۸ ماہ اندجان ۴۴ سال ۶ ماہ ایک روز دہلی | مدت سلطنت ہندستان ۴ سال ۹ ماہ ۲۹ روز جملہ مدت سلطنت ۳۷ سال ۸ ماہ ایک روز | ۴۹ سال ۴ ماہ ایک روز | ۶ ہفتہ جمادی الاول سنہ ۹۳۷ ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۰ع | اول چارباغ اکبرآباد پھر کابل | اندجان اپنے ملک سے خارج ہوکر سمرقند فتح کیا پھر سمرقند سے خارج ہوکر کابل و قندہار سر کیا پھر ۱۲ ہزار سوار سے بمقابلہ ایک لاکھ سوار و ایک ہزار ہاتھی مست کے صبح ۷ رجب سنہ ۹۳۲ ہجری مطابق ۱۵۲۶ عیسوی کو پانی پت پر ابراہیم لودہی کو اپنے ہاتھ سے مار کر دہلی کا بادشاہ ہوا پھر محمود شاہ برادر ابراہیم لودہی کو بمقابلہ ایک لاکھ فوج کے شکست دی یہ بڑا شجاع و رحم دل و سخی و طاقت ور و موسیقی دان و شاعر تھا |

| نام بادشاہ | جای ولادت | سال ولادت | جای جلوس | سال جلوس | عمر وقت جلوس | مدت سلطنت | کل عمر | سال وفات | جای مدفن | خلاصۃ الخلاصہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نصیر الدین محمد ہمایون شاہ بن بابر بادشاہ | کابل | ۲۳ ذیقعدہ ۹۱۳ ہجری | اکبر آباد | ۱۳ جمادی الاول ۹۳۷ ہجری مطابق ۲۹ دسمبر ۱۵۳۰ء | ۲۳ سال ۵ ماہ ۲۰ روز | ۲۳ سال ۹ ماہ ۲۶ روز | ۴۸ سال ۳ ماہ ۱۶ روز | ۱۱ ربیع الاول ۹۶۳ ہجری مطابق ۲۴ جنوری ۱۵۵۶ء | دہلی مقبرہ خود | اسے نجوم مین دخل تھا حاکم گجرات واحمد آباد کو شکست دی اور بوجہ فتور بھایون کے شیرخان افغان سوری ملازم نے ملک چھین لیا اسے کسی صوبہ نے مدد نہ دی امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوے انکو وہین چھوڑکر ایران گیا وہان ۹۵۱ھ ہجری مین دس ہزار سوار ایرانی لاکر شاہزادہ کامران اپنے بھائی سے کابل چھین لیا پھر بعد رحلت سلیم شاہ بن شیر شاہ ۱۳ سال کے بعد سکندر شاہ بھتیجے شیر شاہ کو شکست دیکر دہلی کا بادشاہ ہوا اور کتب خانے کی چھت سے جریب پھسلنے سے گرکر مرگئے + |
| طہماسپ شاہ بن اسمٰعیل صفوی شاہ ایران | · | ۹۱۹ ہجری | خراسان | ۱۹ رجب ۹۳۰ ہجری | ۱۰ سال چند ماہ | ۵۲ سال ۲ ماہ | ۶۲ سال | ۱۵ صفر ۹۸۴ ہجری | · | یہ شاہ ایران ہے ہمایون کو طلب کمک کے مدد دی اسوجہ سے اسکا نام درج کتاب کیا اور خانہ پری جدول کی مرات الاشباہ سے کی + |
| فرید الدین شیر شاہ بن حسن خاندان سوری ملازم ہمایون شاہ | · | · | صوبہ بہار | ۹۴۶ ہجری مطابق سن ۱۵۴۰ء | · | ۵ سال چند ماہ | · | ۹۵۲ ہجری | سہسرام | یہ ملازم ہمایون کا تھا ہمایون کو شکست دیکے بادشاہ دہلی کا ہوا تمام ملک مین سڑکین مع درخت سایہ دار اور دو دو میل پر کنوئین اور ہر منزل پر مہمان سرائین اور لونڈی غلام واسطے خدمت مسافرون کے مامور کیے جنکی اولاد بھٹیارے ہین اور صرف مسافران اپنے ذمے لیا بڑا عادل وسخی و دیندار قوم کا سور پٹھان تھا |

| نام بادشاہ | جای ولادت | سال ولادت | جای جلوس | سال جلوس | عمر وقت جلوس | مدت سلطنت | کل عمر | سال وفات | جای وفات و مدفن | خلاصۃ الخلاصہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| محمد سلیم شاہ بن شیر شاہ | ۰ | ۰ | کالنجر | ۹۵۲ ہجری | ۰ | ۹ سال و چند ماہ | ۰ | ۹۶۱ ہجری | وفات گوالیار مدفن سہسرام | یہ مثل اپنے پدر کے بعدالت و سخاوت سلطنت کرکے عارضۂ دنبل سرین مین مرا۔ |
| ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ بن ہمایون شاہ | قصبہ امرکوٹ | یکشنبہ ۵ رجب ۹۴۹ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۵۴۲ء | کلانور | جمعہ ۲ ربیع الثانی ۹۶۳ ہجری مطابق ۱۴ فروری ۱۵۵۶ء | ۱۳ سال ۸ ماہ ۔ ۲۷ روز | ۵۱ سال ۲ ماہ ۱۱ روز | ۶۴ سال ۱۱ ماہ ۹ روز | چہارشنبہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۴ ہجری مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۶۰۵ء | وفات آگرہ مدفن سکندرہ | اسنے قوانین انتظام ملک کے ایجاد کیے اور ہیمون بقال کو بڑی سخت لڑائیان لڑکر گرفتار کرکے قتل کیا اور مالوہ دو بار بنگالہ چند بار و گجرات و کابل و کشمیر و دکن و خاندیس و احمدنگر سر کیا اور صوبہ برار صلح سے لیا اور بمراد تولد فرزند دو بار پیادہ اجمیر کو گیا + |
| ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بن محمد اکبر بادشاہ | فتحپور | چہارشنبہ ۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ ہجری | اکبرآباد | پنجشنبہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۰۱۴ ہجری مطابق اکتوبر ۱۶۰۵ء | ۳۶ سال ۲ ماہ ۲۶ روز | ۲۱ سال ۸ ماہ ۱۴ روز | ۵۸ سال ۱۱ ماہ ۱۰ روز | ۲۸ صفر ۱۰۳۷ ہجری مطابق اکتوبر ۱۶۲۷ء | لاہور | اسکے اشارے سے شیر افگن شوہر نورجہان بیگم کا قتل ہوا پھر نورجہان بیگم زوجۂ شاہ ہوئی اور سکہ زر ساتھے فتوحات کیے اور نورجہان کی عداوت سے مہابت خان نے معزول ہوکر بادشاہ کو بر سر موقع اپنے قابو مین کرلیا پھر اختیار سلطنت دیدیا اور سرطامس سفیر شاہ انگلنڈ نے حاضر ہوکر باجازت سورت مین کوٹھی بنائی + |
| شہاب الدین محمد شاہجہان بن جہانگیر بادشاہ | لاہور | پنجشنبہ ۳۰ ربیع الاول ۱۰۰۰ ہجری | اکبرآباد | ۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ ہجری | ۳۶ سال ۲ ماہ ۸ روز | ۳۱ سال ۲ ماہ ۲۴ روز سلطنت کی ۸ سال قید اورنگزیب مین | ۷۴ سال ۱۰ ماہ ۲۶ روز | شب دوشنبہ ۲۶ رجب ۱۰۷۶ ہجری مطابق ۱۶۶۶ء | وفات قلعہ اکبرآباد مدفن روضہ تاج گنج | یہ بصلاح مہابت خان و آصف خان وزیر اعظم کے بادشاہ ہوا اور قتل مردون اور بچون اولاد تیمور کا شروع کیا پھر لودہی نام افغان عہدیدار سلطنت کو مطیع کرکے پھر اوس سے شکست کھاکر پھر فتحیاب ہوکر اوسے مارا جامع مسجد و روضۂ تاج محل و عمارات نفیس بنوائین اور دہلی جدید کا نام شاہجہان آباد رکھکر اپنا مسکن بنایا اور محاربات سخت فتح کیے پھر بعد مرنے مہابتخان و آصف خان کے اپنی اولاد کے فتنہ مین مبتلا ہوا آخر اورنگزیب نے قید کیا + |

| نام بادشاہ | جائے ولادت | سال ولادت | جائے جلوس | سال جلوس | عمر وقت جلوس | مدت سلطنت | کل عمر | سال وفات | جائے وفات | خلاصۃ الخلاصہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ابو المظفر محی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر بن شاہجہان بادشاہ | دوحد | شب یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۸ ہجری | اکبرآباد | جمعہ غرہ ذیقعدہ ۱۰۶۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۸ع | ۳۹ سال ۱۱ ماہ ۱۸ روز | ۵۰ سال ۲۷ روز | ۹۰ سال ۱۶ روز | جمعہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۶ع | دکن اورنگ آباد | یہ اپنے پدر کو غرۂ ذیقعدہ ۱۰۶۸ ہجری و جمعہ ۱۶۵۸ع کو قید کرکے بادشاہ ہوا اور اپنے بھائیوں کو مارا و سماۃ ستامیہ ساحرہ وابو الحسن تاناشاہ حاکم گولکنڈہ و سکندر عادلشاہ حاکم بیجاپور و سنبھاجی ولد سیواجی جانشین اوسکے کو قتل کیا اور ہمیشہ دکن کی لڑائی اور اولاد کے فساد سے چین نہیں پایا اور بنارس و اجمیر و احمدآباد و متھرا کے مندروں کو مسمار کرکے مسجدیں بنوائیں اگر کاشی کرائی اور محمد معظم کو ہند و محمد اعظم کو دکن و کام بخش کو بیجاپور دیا اوسکے بعد بھی یہ بھائی باہم لڑکر قتل ہوئے اور سلطنت کو زوال آیا + |
| محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگزیب عالمگیر | دکن | سلخ رجب سنہ ۱۰۵۳ ہجری | صوبہ لاہور | غرہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۷ع | ۶۵ سال ۷ ماہ ۱۵ روز | ۵ سال ۱۱ ماہ ۷ روز | ۷۰ سال ۵ ماہ ۷ روز | شنبہ ۲۰ محرم ۱۱۲۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۲ع | وفات لاہور دفن دہلی | بعد اورنگزیب کے اعظم شاہ نے دکن اور محمد معظم شاہ نے لاہور میں جلوس فرمایا اور اپنے بھائیوں پر معظم شاہ فتحیاب ہوئے اور بندا نامی سکھ نانک شاہی مسلمانوں کے دشمن کو جو سرہند تک قابض ہو گیا تھا پہاڑوں تک بھگایا + |
| محمد معزالدین جہاندار شاہ بن شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگزیب | دکن | ۱۰ رمضان سنہ ۱۰۷۱ ہجری | دہلی | جمعہ ۲۱ محرم ۱۱۲۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۲ع | ۵۱ سال ۴ ماہ ۱۱ روز | ایک سال ایک روز | ۵۲ سال ۳ ماہ ۲۸ روز | محرم ۱۱۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۳ع | دہلی مقبرہ ہمایون | یہ مدد ذوالفقار خان سے بعد فتح پانے و مارے جانے اپنے بھائیوں کے تخت نشین ہوکر پھر مع ذوالفقار خان کے بمقابلہ فرخ سیر بادشاہ جو بنگالے سے بتقویت سید عبداللہ و سید حسین کے چڑھ آیا تھا مارا گیا + |

| خلاصۂ حقیقت احوال | جائے دفن | سال وفات | کل عمر | مدت سلطنت | عمر وقت جلوس | سال جلوس | جائے جلوس | سال ولادت | جائے ولادت | نام بادشاہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| یہ ٹپنہ سے آ کر دہلی میں جا دس کر کے جہاندار شاہ پر فتحیاب ہوا اور بعد اسکے ذوالفقار خان کو کہ کا بگاڑ کر عبداللہ و سید حسین نے اپنی خاطر داری میں فرق پاکر اسکو مار کر پہلے رفیع الدرجات اور بعد رفیع الدولہ کو بٹھایا + | دہلی مقبرۂ ہمایون | ۹ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ | ۳۵ سال ۷ ماہ ۲۱ روز | ۶ سال ۲ ماہ ۱۴ روز | ۲۹ سال ۵ ماہ ۷ روز | ۱۲ ربیع الاول ۱۱۲۴ھ | دہلی | پنجشنبہ ۱۹ رمضان ۱۰۹۴ھ | ۱۰ رمضان ۱۰۹۴ھ دکن | جلال الدین محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن شاہ عالم بہادر شاہ |
| یہ بن رفیع الشان بن شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگ زیب ہے سید عبداللہ نے اسے تخت پر بٹھایا — | دہلی مقبرۂ ہمایون | ۲۰ رجب ۱۱۳۱ھ | ۲۱ سال ۲ ماہ | ۳ ماہ ۱۱ روز | ۲۰ سال ۱۰ ماہ | ۹ ربیع الآخر ۱۱۳۱ھ | دہلی | ۲۸ ربیع الاول ۱۱۱۰ھ | دہلی | رفیع الدرجات ابو البرکات بن رفیع الشان |
| یہ چھوٹا بھائی حقیقی رفیع الدرجات کا ہے سید عبداللہ نے اسے تخت پر بٹھایا | دہلی مقبرۂ ہمایون | ۱۹ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ | ۲۳ سال ۶ ماہ | ۳ ماہ ۲۶ روز | ۲۲ سال ۵ ماہ | ۲۰ رجب ۱۱۳۱ھ | دہلی | ۵ محرم ۱۱۰۹ھ | دہلی | شمس الدین رفیع الدولہ |
| اسکی حکمت عملی سے سید حسین قتل ہوئے پھر ایسی بدعملی ہوئی کہ تمام صوبے خود مختار ہو گئے مرہٹوں نے بڑا زور پکڑا نواب سعادت خان نے اونکو زیر کیا پھر نادر شاہ نے آکر دہلی میں خوب قتل عام کیا و لوٹ مار کی آخر کابل و قندہار اپنی سرحد میں کر کے محمد شاہ کی تاج بخشی کر کے چلا گیا پھر احمد شاہ درانی نے آکر شکست کھائی مگر نواب قمر الدین خان بضرب گولہ توپ کے مارے گئے + | دہلی بدرگاہ حضرت نظام الدین | ۲۷ ربیع الآخر ۱۱۶۱ھ | ۵۶ سال [illegible] | ۲۸ سال ۹ ماہ ۱۷ روز ۲۹ سال ۷ ماہ ۱۹ روز | ۱۸ سال ۳ ماہ ۱۲ روز | ۱۱ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ | [illegible] | ۲۴ ربیع الاول ۱۱۰۴ھ | غزنین | روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بن خجستہ اختر جہان شاہ بن محمد معظم بادشاہ بن اورنگ زیب |
| بعد قتل حسین شاہ ایران کے یہ بادشاہ ایران کا ہوا اور بہت فتوحات کیے دہلی کو لوٹ مار کر تین کرور اور ۲۰ لاکھ کا صرف جواہرات لیگیا اور محمد شاہ کی تاج بخشی کر کے ۱۷۳۹ء کو | مشہد خراسان | ۱۱ جمادی الآخر ۱۱۶۰ھ | ۶۱ سال | ۱۲ سال | ۴۹ سال | ۱۱۴۸ھ | مغان | ۱۱۰۰ھ | [illegible] | نادر شاہ ملقب طہماسپ قلی بن امام قلی بیگ شاہ ایران |

| نام بادشاہ | جای ولادت | سال ولادت | جای جلوس | سال جلوس | عمر بوقت جلوس | مدت سلطنت | عمر کل | سال رحلت | مدفن | خلاصۃ الخلاصہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | | | کابل و قندہار اپنی سرحد مین کرکے چلاگیا پھر بعد ۸ سال کے مقام مشہد مین رات کو اپنے ملازمون کے ہاتھہ سے بوجہ ظلم کے مارا گیا چونکہ یہ ہند مین آیا لہذا اسکا ذکر درج کتاب کیا + |
| ابو النصر احمد شاہ بن محمد شاہ | بمقام دہلی | بتاریخ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۸ھ | پانی پت | بتاریخ ۲ ربیع الآخر سنہ ۱۱۶۱ھ | ۲۱ سال | ۶ سال ۳ ماہ ۱۳ روز سلطنت ۲۱ سال ۱۰ روز قید | ۵۵ سال ۳ ماہ ۱۳ روز | بتاریخ [illegible] سنہ ۱۱۸۷ھ | مقبرہ ہمایون دہلی | اسنے صفدر جنگ کو بجرم مار ڈالنے خواجہ سرا وغیر عداوت سابق کے نکال کر غازی الدین خان کو نائب کیا غازی الدین خان نے اسکو قید کرکے اندہا کیا اور عالمگیر ثانی کو بٹھایا اکیس سال قید اوٹھاکر مرگیا + |
| عزیز الدین عالمگیر ثانی بن محمد معز الدین جہاندار شاہ بن شاہ عالم | صوبہ ملتان | سنہ ۱۰۹۹ ہجری | شاہجہان آباد | بتاریخ ۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷ ہجری | ۶۸ سال | ۵ سال ۶ ماہ ۲۸ روز | ۷۴ سال ۶ ماہ | بتاریخ ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۳ ہجری | دہلی مقبرہ ہمایون | اسکے تمام ملک پر سکھون و مرہٹون نے قبضہ کرلیا پھر احمد شاہ درانی نے سبکو زیر کرکے دہلی کو خوب لوٹ کر خاندان تیموریہ مین اپنے اور اپنے فرزند تیمور شاہ کی شادی کی اور اسکو بدستور تخت پر قایم کرکے چلاگیا مگر غازی الدین خان و مرہٹون نے اسے مارکر جمنا مین ڈال دیا + |
| محمد جلال الدین علی گوہر شاہ عالم بن [illegible] | دہلی | • | دہلی | ۵ جمادی الاول سنہ ۱۱۷۳ ہجری | • | ۱۱ ماہ ایک روز | • | ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری | دہلی مقبرہ ہمایون | اس نے احمد شاہ درانی کی وادی [illegible] مین فتح کی اور شاہ عالم ثانی بادشاہ ہوا اسکا واقعات بہت ہین جو آگے [illegible] |

| نام بادشاہ | جای ولادت | سال ولادت | جای جلوس | سال جلوس | عمر وقت جلوس | مدت سلطنت | کل عمر | سال رحلت | مدفن | خلاصۃ الخلاصہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ابوالمظفر جلال الدین شاہ عالم ثانی معروف عالی گوہر بن عالمگیر ثانی | ٠ | ۱۷ ذی قعدہ سنہ ۱۱۴۰ الہجری | الہ آباد | ۴ جمادی الاولی سنہ ۱۱۷۳ الہجری مطابق ۱۷۵۹ء | ۳۲ سال ۵ ماہ ۱۶ روز | ۴۸ سال ۱۲ ماہ ۲۴ روز | ۸۰ سال ۹ ماہ ۲۴ روز | ہفتم رمضان سنہ ۱۲۲۱ الہجری مطابق ۱۸۰۶ء | قصبہ مہرولی واقع دہلی عقب درگاہ قطب شاہ | غازی الدین خان نے بعد قتل عالمگیر ثانی کے اسے بٹھایا مگر مرہٹون وسکھون نے تمام ملک مین غدر مچاکر اپنا قبضہ کیا پھر احمد شاہ درانی نے چوتھی دفع ہند مین آکر سکہ زیرکر کے بوجہ محبت عالمگیر ثانی کے اسے بٹھاکر اکبر ثانی کو ولیعہد اسکا کیا پھر غلام قادر روہیلے نے اسکی آنکھین نکلواکر بیدار شاہ کو بٹھایا جب کہ ۱۸۰۳ء مین کمپنی بہادر کا اختیار ہوا سرکار کمپنی نے ایک لاکھ روپیہ ماہواری اسکا مقرر کرکے آداب شاہی بدستور قائم رکھا جب سے جانبری سلاطین تیموریہ کی و رفع غدر ہند کا ہوا + |
| بیدار شاہ بن احمد شاہ بن محمد شاہ | دہلی | سنہ ۱۱۶۴ الہجری | دہلی | سنہ ۱۲۰۲ الہجری | ۳۸ سال | دو ماہ چند روز | ۳۸ سال | سنہ ۱۲۰۲ ھ | دہلی | غلام قادر روہیلے نے عالی گوہر بادشاہ کی آنکھین نکلواکر اسے بٹھایا چند ماہ کے بعد یہ مع اپنے بھائی کے قتل ہوا یہ حال واقعات ہند مین نہین ہے مرات الاشباہ سے لکھا + |
| احمد شاہ درانی بادشاہ کابل بن محمد زمان قوم ابدالی | ملتان | ٠ | قندہار | سنہ ۱۱۶۰ الہجری | ٠ | ۲۶ سال ۲ ماہ چند روز | ٠ | سنہ ۱۱۸۶ الہجری | قندہار | یہ بعد نادر شاہ کے کابل کا بادشاہ ہوا اور چار حملہ ہند پر کرکے اکثر فتحیاب ہوا محمد شاہ کی دختر کا اپنے ساتھ اور عالمگیر ثانی کی دختر کا اپنے فرزند تیمور شاہ کے ساتھ عقد کرکے چلا گیا اور مدت العمر معاونت شاہان دہلی کی کرتا رہا بلکہ حملہ چارم مین فتنہ پردازون کو سر کرکے عالی گوہر کو از سر نو اپنی طرف سے بادشاہ کرکے اکبر ثانی کو ولیعہد کرکے چلا گیا بوجہ آنے ہند کے اسکا ذکر درج کتاب ہوا ـــــ |

| نام بادشاہ | جای ولادت | سال ولادت | جای جلوس | سال جلوس | عمر وقت جلوس | مدت سلطنت | عمر | سال وفات | جای دفن | خلاصۃ الخلاصہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی بادشاہ کابل و سلیمان شاہ و زمان شاہ بن تیمور شاہ و محمود شاہ و شجاع الملک و امیر دوست محمد خان و امیر شیر علی خان حاکم حال کابل | | | قندہار | ۱۱۸۶ ہجری | | ۲۳ سال | | ۲۰ شوال ۱۲۰۷ ہجری | کابل | بعد احمد شاہ درانی کے سلیمان شاہ چھوٹا بھائی تیمور شاہ کا سر آرا ہوا جب یہ ہرات سے آیا سلیمان شاہ نے بڑی تعظیم کر کے تاج و تخت اسکو حوالہ کیا اسنے بہت فتوحات نمایاں کیے بعد اسکے زمان شاہ اسکا فرزند سر آرا ہوا اور محمود شاہ بڑے بھائی نے اسکو اندھا کر کے خود جلوس کیا پھر شجاع الملک چھوٹے بھائی نے محمود شاہ کو بعد فتح کے قید کر کے خود جلوس کیا آخر کار بعد شجاع الملک کے دوست محمد خان بصلاح رؤساے کابل ہند سے طلب ہو کر فرمانروا ہوے اب شیر علی خان فرزند انکے فرمانروا ہین + |
| ابو النصر معین الدین محمد اکبر ثانی بن شاہ عالم ثانی | [illegible] | ۴ شعبان ۱۱۷۳ ہجری ۱۷۶۰ء | دہلی | ۷ رمضان ۱۲۲۱ ہجری ۱۸۰۶ء | ۴۸ سال | ۳۱ سال ۶ ماہ ۱۲ روز | ۷۹ سال و ۱۱ ماہ ۲۱ روز | ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری ۱۸۳۷ء | عقب درگاہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی [illegible] | بعد شاہ عالم کے [illegible] جلوس کیا [illegible] کمپنی [illegible] |
| ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بن اکبر ثانی | دہلی | ۲۸ شعبان ۱۱۸۹ ہجری | دہلی | ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری ۱۸۳۷ء | ۶۲ سال ۱۰ ماہ | وا ابتدای سلطنت تا ابتدای غدر ۲۰ سال ۸ ماہ ۲۰ روز | ۸۹ سال ۵ ماہ ۲۰ روز | ۱۴ جمادی الاولی ۱۲۷۹ ہجری ۱۸۶۲ء | ملک برہما رنگون میں رحلت کی | یہ خاتم السلاطین تیموریہ ہوا بلوائیون نے غدر کر کے اسے اپنا سرغنہ بنایا پھر کمپنی بہادر نے بعد دفع بلوہ کے اسکو مع زینت محل و مرزا جوان بخت چھوٹے فرزند کے ملک برہما میں بھیجدیا وہین اسنے رحلت کی ہندوستان حکومت شاہان اسلام سے خالی ہوا + |

# تیسرا حصہ حکومت ٹھیکہ کمپنی و سلطنت فرمان فرمای لندن کے بیان مین

## باب اول سرکار کمپنی کی حکومت بذریعہ ٹھیکہ سنہ ۱۸۵۸ع تک

### ذکر آمد سوداگران لندن کا

سنہ ۱۶۰۰ع مین ایک گروہ سوداگران انگلستان نے ملکہ ایلزبتھ فرمان فرماے انگلنڈ سے اول سند تجارت ہند میعادی پندرہ سال کی حاصل کرکے سنہ ۱۶۱۲ع مین باجازت جہانگیر بادشاہ سورت و احمد آباد مین کارخانجات سوداگری کے بناے اور باجازت راجہ مدراس کے ایک قلعہ سینٹ جارج نام مدراس مین بنایا اور بعد میعاد کے دوسری سند حاصل کی جب چارج دوم شاہ انگلستان نے سنہ ۱۶۶۸ع مین شاہ پرتگال کی لڑکی سے اپنا عقد کرکے جزیرہ بمبی جہیز مین لیکر کمپنی کو دیا اونھون نے بمبی کو دارالحکومت کیا اور سنہ ۱۶۹۳ع مین دوسرا گروہ سوداگران لندن کا بھی سند لیکر آیا مگر ہر دو گروہ مین نااتفاقی رہی سنہ ۱۶۹۸ع مین شاہزادہ عظیم الشان بن شاہ عالم بن اورنگ زیب صوبہ دار بنگالہ سے کمپنی نے زمینداری کلکتہ مع مضافات کے خرید کی اور کوٹھیان انگریزون کی کلکتے مین اور فرانسیسو کی چندرنگر مین اور قوم ڈچ کی چنچرہ مین کنارے دریاے ہوگلی کے تینون کوٹھیان قائم ہوئین سنہ ۱۷۰۸ع مین ہر دو کمپنی مین میل ہوکر یونائٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی یعنے متحدہ کمپنی ہند لقب ہوا سنہ ۱۷۱۵ع مین ڈاکٹر ہملٹن صاحب کے علاج سے بادشاہ فرخ سیر کو صحت ہوئی یہ وہ مرض سخت تھا جسمین حکماے ہند عاجز تھے اور راجہ جودہ پور کی دختر کی شادی بادشاہ سے ساتھ مرض کی وجہ سے ملتوی تھی اوسکے صلے مین ڈاکٹر صاحب نے محصول تجاران لندن کا معاف کراکے کلکتے مین قلعہ ولیم فورٹ تعمیر کیا اور فرانسیس کے گورنر موشیو ڈوپلی نے انتظام الملک مظفر جنگ کے پوتے کو صوبہ دکن اور حیدر علی اوسکے رشتہ دار کو کرناٹک کا نواب بنانا اور انگریزون نے ناصر جنگ بن نظام الملک کو کمپنی کا نواب بنانا اور محمد علی نواب کرناٹک کو بدستور بحال رکھنا چاہا اسپر باہم لڑائیان ہوکر فرانسیس شکست کھاکر برباد ہوگئے اور نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ الہ وردی خان کے نواسہ عیاش ظالم نے کلکتے پر حملہ کرکے انگریزون کو بھگاکر ایک سو چھیالیس انگریزون کو اپنے تاریک مکان مین بند کیا کہ صبح کو ایک سو اکیس آدمی مرگئے اسپر کرنیل کلائو صاحب اور میر بحر واٹسن صاحب نے بحکم صاحبان مدراس پھر کلکتہ فتح کیا اور فرانسیسون سے چندرنگر لے لیا اور سراج الدولہ سے صلح کرکے اور میر جعفر الہ وردی خان کے بہنوئی سے سازش کرکے ۲۰ جون سنہ ۱۷۵۷ع کو بمقام پلاسی پھر سراج الدولہ پر فتح پاکر میر جعفر کو صوبہ دار بنگالہ کا کرکے پھر قاسم علی خان داماد میر جعفر کو بمعزولی میر جعفر کے صوبہ دار بنایا اوسنے رام نراین صوبہ دار پٹنہ کا

گھر بار لوٹ کر بے جرم قتل کیا اور بسبب نہ وصول ہونے محصول ملازمان کمپٹی سے میر قاسم علی خان نے تنگ ہوکر تجاران ہندوستانی کا بھی محصول معاف کیا اسپر انگریزون سے جنگ ہوئی میر قاسم علیخان نواب شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ کی پناہ مین آیا انگریزون نے میر جعفر کو پھر حاکم بنایا ۱۷۶۵ء مین میر قاسم علیخان و نواب شجاع الدولہ و شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی بکسر مین جنگ کر کے انگریزون کے قابو مین آگئے اب **گورنران جنرل کا ذکر شروع ہوا وارن ہیسٹنگز صاحب اول گورنر جنرل ہند** ۱۷۷۲ء عیسوی کو ولایت سے آئے اور نواب حیدر علی میسور و مرہٹون کو شکست دیکر نواب اودہ سے زمینداری بنارس کی خرید کی اور جنگ فتح گنج کے روہیلون اور نواب اودہ سے اسکے عہد مین ہوئی اور بعد شجاع الدولہ کے نواب آصف الدولہ مالک ملک اودہ کے ہوے جب کمپنی کم طاقت تھی یہ بعد دس برس کے ۱۷۸۲ء مین ولایت کو چلے گئے اور **لارڈ کارنوالس دوسرے گورنر جنرل بہادر** ۱۷۸۶ء مین آئے اور نواب وزیر نظام الملک حیدرآباد سے اتحاد کر کے نواب لکھنؤ سے عہدنامہ لکھوایا اور سلطان ٹیپو پر فتح پاکر تین کرور دو لاکھ روپیہ مع دو فرزند اوسکے اپنی سپردگی مین لیکر صلح کی اور پیشوا و نظام الملک رفقاے انگریز کو بھی کچھ ملک ٹیپو سلطان نے دیا اور قوانین مالی و ملکی ایجاد ہوے پھر ۱۷۹۳ء مین گیارہ سال کے بعد ولایت کو گئے اور بعد سر جان شور صاحب و لارڈ مارنگٹن صاحب کے پھر کر ۱۸۰۵ء مین بعہدہ گورنری ہند مین آکر قضا کی اور سر جارج بارلو صاحب قائم مقام مقرر ہوے اور **۱۷۹۳ء مین سر جان شور صاحب تیسرے گورنر جنرل بہادر** ہند مین آئے اور سب رئیسون اور حکام سے صلح رکھی انکے عہد مین بعد رحلت آصف الدولہ نواب اودہ کے نواب وزیر علیخان ۱۲۱۲ھ ہجری مین مسند آرای حکومت اودہ کے ہوے اور بعد فتنہ و فساد دو مہینے کے قید ہوے اور نواب سعادت علیخان آصف الدولہ کے بھائی کو حکام کمپنی نے بنارس سے طلب کر کے حاکم اودہ کا کیا اور بعد تین سال کے ۱۷۹۶ء مین یہ ولایت کو گئے پھر **لارڈ مارنگٹن چوتھے گورنر** ۱۷۹۸ء کو ہند مین آئے اور سلطان ٹیپو بر سر فساد ہوکر مارا گیا اور اونکی اولاد کا روزینہ مقرر ہوا اور ریاست میسور وہان کے قدیم راجہ کو دی اور نواب اودہ سے از سر نو عہدنامہ لکھوایا اور راجہ سیندھیا و راگھوجی بھونسلا و راجہ برار و مرہٹون و ہلکر پر فتح پائی و دہلی و آگرہ و اوڑیسہ مرہٹون سے چھین لیا اور شرقی حصہ گنگا اور مغربی حصہ گجرات پر دخل کیا اور ہلکر کو ملک اوسکا بعد صلح کے حوالہ کر دیا اور ۱۸۰۵ء مین لارڈ لیک صاحب چار دفعہ بھرت پور کا محاصرہ کر کے ناکام رہے یہ گورنر مارنگٹن صاحب مخاطب بہ مارکوئس آف ولزلی بعد سات سال کے ۱۸۰۵ء کو ولایت گئے اور کارنوالس گورنر دوم سابق جنکا ذکر ہو چکا ہے دوسری بار آکے اور قضا کی پھر جارج بارلو

صاحب سنہ ۱۸۰۷ع تک قائم مقام رہے اور اسی زمانہ سنہ ۱۸۰۶ع مطابق سنہ ۱۲۲۱ ہجری کو اکبر ثانی بادشاہ دہلی
کے ہوئے پھر لارڈ مینٹو صاحب پانچوین گورنر سنہ ۱۸۰۷ عیسوی کو آئے اور جزیرہ مارسیس وجاوہ
فرانسیسون وہالینڈیون سے فتح کرکے چھہ سال کے بعد سنہ ۱۸۱۳ع مین ولایت کو گئے اور انہین کے
عہد سنہ ۱۲۲۹ ہجری کو بعد نواب سعادت علیخان کے غازی الدین حیدر فرزند اکبر اونکے مسند آرا لکھنؤ کے ہوئے
پھر مارکوئیس آف ہیسٹنگز صاحب گورنر ششم سنہ ۱۸۱۳ع مین ہند کو آئے راجہ نیپال وباجی راو
پیشوا وراجہ ناگپور وقلعہ ہاترس پنڈارون ومکرر راجہ ہولکر پر فتح پائی اور پندرہوین اپریل سنہ ۱۸۱۶ع کو بریلی
مین تقرری محصول چوکیداری پر مفتی محمد عوض نے بلوا کرایا دو ہزار آدمی جانبین کے کام آئے اور بچارے
آپا صاحب راجہ ناگپور قیدی مفرور کے راجہ قدیم کے پوتے کو ریاست ناگپور کی دیکر بعد دس برس کے
سنہ ۱۸۲۳ع کو ولایت گئے پھر لارڈ امہرسٹ صاحب ساتوین گورنر سنہ ۱۸۲۳ع کو آئے اور سنہ ۱۸۲۴ع
کو برہما فتح کرکے رنگون وآسام واراکان وتناسرم کے صوبہ اور ایک کرور روپیہ لیکر کمپنی نے صلح کی اور
قلعہ بھرت پور فتح کیا اور انہین کے عہد سنہ ۱۲۴۳ ہجری کو بعد غازی الدین حیدر کے ابو نصر قطب الدین سلیمان جاہ
سلطان عادل نوشیروان زمان نصیر الدین حیدر بادشاہ اودہ فرمانروا لکھنؤ کے ہوئے پھر بعد پانچ سال
کے گورنر صاحب سنہ ۱۸۲۸ع مین ولایت کو گئے پھر لارڈ ولیم بینٹنگ صاحب آٹھوین گورنر سنہ ۱۸۲۸ع
کو ہند مین آئے اور رسم ستی ہونے کی موقوف کی وراجہ کورگ شکست کھا کر قید ہوا اور گورنر صاحب استعفا دیکر
ولایت کو گئے پھر سر چارلس مٹکاف صاحب قائم مقام نے حکم چھاپنے ظلم وبے انتظامی حکام ہند وگورنمنٹ
کا چھاپہ اخبار مین دیا جب سے اہل مطبع مجاز ہین چھہ سال سنہ ۱۸۳۴ع تک یہ گورنر قائم مقام انکے فرمان فرمائے
ہند کے رہے پھر لارڈ اکلنڈ صاحب گورنر نہم چوتھی جولائی سنہ ۱۸۳۶ع کو آئے وباستماع خبر تاخت لانے
روسیون کی بنیاد خصومت شاہ چین اور کمپنی کی پڑی اور بمددگاری شاہ شجاع الملک کے جنگ افغانستان
کی ہوئی یعنی جب فتح خان وزیر نے شجاع الملک کو اوٹھا کر محمود شاہ اوسکے بھائی کو بٹھایا اور شاہ ایران
نے بوجہ انحراف حاکم ہرات برادر محمود شاہ کابل کے ہرات پر فوج کشی کرکے بمددگاری شاہ کابل کے
شکست کھائی اور فتح خان وزیر بطمع نفسانی بجرم قید کرنے حاکم ہرات وبے آبروئی مستورات حاکم ہرات کے
بہ تدبیر کامران شاہزادہ کے ولد شاہ کابل کے بعد آنکھین نکلوانے کے قتل ہوا تب محمد عظیم بڑے
بھائی فتح خان نے ایوب شاہ برادر شجاع الملک کو تخت کابل پر بٹھایا اور ہرات محمود شاہ وکامران شاہ
اوسکے پسر کے قبضے مین رہا بعد مرنے محمد عظیم کے سنہ ۱۸۲۳ع مین اوسکے ورثا نے بعد جنگ کے
ملک تقسیم کرلیا ایوب شاہ بھاگ کر رنجیت سنگہ کے پاس آیا اور وہ درماہہ مقرر ہوگیا اور دوست محمد خان

۲۲۱۲۶

بھائی محمد عظیم کا اپنے بھتیجے پر غالب آکر بادشاہ کابل کا ہوگیا و شیر ولی خان قندھار پر و سلطان محمد خان پشاور پر و شاہ بخارا صوبہ بلخ و کشمیر پر قابض ہوگیا اور پھر رنجیت سنگھ نے پشاور لے لیا اور دوست محمد خان پنجاب کے تاخت لانے کی فکر مین ہوا تب نواب گورنر نے بدون جنگ کے قندھار خالی کرالیا اور شجاع الملک کو بٹھا دیا اور اکیسوین جولائی کو قلعہ غزنین کا دروازہ بارود سے اوڑا کر بعد خونریزی کے اوسمین قبضہ کیا پھر ۲۶ اگست کو کابل مین پہونچے دوست محمد خان تنہا کوہستان ہزارہ پر بھاگ گیا اور رنجیت سنگھ بھی مرا فوج سکھون کی شکستہ دل ہوگئی اور بعد تسلط کابل فوج انگریزی نے مراجعت کی مگر سر ڈبلیو بی کاٹن صاحب کے حکم سے کرنیل رچرڈ صاحب نے اٹھارہ جنوری ۱۸۴۰ء کو قلعہ کونا سید حسین باغی سے فتح کرلیا اور بلوچون کو بھی شکست دی کے اور دوست محمد خان کو حاکم بخارا نے بطمع زر دغا سے پکڑ کر قید کیا مگر یہ پہرہ والون کو رشوت دیکر بھاگ آیا اور بعد لڑائیون کے شام کو سر ولیم میکناٹن صاحب کے پاس حاضر ہوا اسنے پہلے دوست محمد خان کو پشاور اور وہاسے مع نو بیبیون اور باقی خاندان کے لودھیانے کو بھیجدیا پھر دوسری نومبر ۱۸۴۱ء کو کابلیون نے شہر مین بلوا کرکے تین افسران انگریزی کو دربار شاہی سے آتے ہوے مار ڈالا اور خزانہ شاہی لوٹا آخر دسمبر تک یہ لڑائی رہی اور بوجہ تکلیف کے سر ولیم میکناٹن صاحب اکبر خان بن دوست محمد خان سے بعد مقرر ہونے عہد و پیمان کے پانچوین جنوری ۱۸۴۲ء کو جلال آباد روانہ ہوے مگر افغانون نے حملہ کیا تب انگریزون نے اپنی عورات کابل مین اکبر خان کے سپرد کین اور جرنیل ناٹ صاحب نے خبر بلوہ کی سنکر قندھار سے کرنیل مکلارن صاحب کو مع فوج روانہ کابل کیا مگر بسبب بارش برف کے قریب غزنین کے پہونچکر پلٹ آئے اور افغان کابل و غزنین فتح کرکے قندھار پر چڑھ آئے کرنیل ناٹ صاحب نے اونکو شکست دی مگر بہت افسر انگریزی نامور مارے گئے اور انھین گورنر کے عہد و زمانہ رزیڈنسی کرنل جان لو صاحب بہادر چوتھی ربیع الثانی جمعہ پہر دن باقی رہے ۱۲۵۳ ہجری مطابق آٹھوین جولائی ۱۸۳۷ء کو نصیر الدین حیدر شاہ لکھنؤ نے قضا کی اور مرزا فریدون بخت معروف منا جان فرزند انکے بلا اجازت حکام فرنگ کے سریرآرا ہوکر ایک پہر کے عرصے مین بعد جنگ کے مع بادشاہ بیگم محل غازی الدین حیدر بادشاہ کے گرفتار ہوے اور نصیر الدولہ محمد علی شاہ بن نواب سعادت علی خان اوسی روز پانچوین ربیع الثانی ہفتہ کو تخت نشین ہوے اور اوسی سال اٹھائیسوین جمادی الثانی کو اکبر ثانی شاہ دہلی نے قضا کی اوسی روز بہادر شاہ اونکے فرزند بادشاہ ہوے اور ہنوز جنگ کابل ناتمام تھی کہ گورنر صاحب بعد چھہ سال کے ۱۸۴۲ء مین ولایت کو گئے اور لارڈ النبرا صاحب دسوین گورنر جنرل آخر فروری ۱۸۴۲ء کو آئے اور اوسی سال ۱۸۴۲ء مطابق ۱۲۵۸ ہجری مین ٹریا بجا

امجد علی شاہ بعد محمد علی شاہ اپنے پدر کے بادشاہ لکھنو کے ہوئے پھر اپریل ۱۸۴۲ء عیسوی کو کابل مین
ہنگامہ ہوا اور شجاع الملک مارا گیا تب جنرل ناٹ صاحب نے غزنین کو فتح کرکے تباہ و ویران کیا پھر بعد
جنگ عظیم باقرار رہائی دوست محمد خان کے حکام فرنگ اپنی عورتون کو لیکر ہند کو آئے اور دوست محمد خان کابل
کو گئے **جنگ سندھ** اور ہنگام حملہ افغانستان کے حاکم سندھ نقض عہد سابق کرکے مانع آمد فوج انگریزی کا
ہوا اس وجہ سے کمپنی نے حیدرآباد سندھ وکرانچی سر کرکے تیس لاکھ روپیہ چار ہزار سپاہ کے واسطے اپنا
اور نصف محاصل خراج ٹھہرا کر سر چارلس نپیر صاحب کو واسطے انتظام کے روانہ کیا صاحب موصوف نے
حسب درخواست علی مراد برادر میر رستم علی رئیس خیرپور کے قلعہ ایمان گڈھ اور سب ریاست رستم علی سے
بجبنگ لیکر علی مراد کو دی اسوجہ سے بلوچ ناراض ہوئے اور لڑائی ہوئی ایک سو چھپن نوے آدمی انگریزی
مجروح ہوئے اور باسٹھہ آدمی مقتول ہوئے اور دوسری طرف پانچہزار آدمی کام آئے اور جنگ شیر محمد حاکم
میرپور مین بہت انگریز نامور کام آئے اور ملک سندھ پر قبضہ ہوگیا **جنگ گوالیار** اور بعد مرنے دولت راو
سیندھیا اور اوسکے جانشین کے بھاگیرتھ حاکم گوالیار اور ماما صاحب ماموں راجہ متوفی کا بصلاح کرنیل سپیر
صاحب وزیر ہوکر بعد چندے بحکم رانی صاحبہ کے معزول ہوکر اکیسوین مئی ۱۸۴۳ء کو داداخواجکی والا وزیر ہوا
یہ امر حکام کمپنی کے خلاف ہوا اور رزیڈنٹ بھی خفا ہوکر دھولپور کو چلے گئے اور فوج سیندھیا نے
داداخواجکی والا کو قید کرکے سپرد کمپنی بہادر کے کیا اور مرہٹون نے چند مرتبہ لڑکر شکست کھائی اور بعد تحریر عہدنامجات
جدیدہ کے سلطنت گوالیار برائے نام رکھی اور نواب گورنر جنرل ان لڑائیون سے کہ خلاف کورٹ آف ڈائرکٹرز
کے ہوئین ملزم ہوکر بعد ایکسال کے ۱۸۴۴ء کو ولایت طلب ہوگئے اور **لارڈ ہارڈنگ صاحب**
**گیارہوین گورنر جنرل** تیئسوین جولائی ۱۸۴۴ء کو آئے اور یہ قانون جاری کیا کہ طلبائے مدارس
سرکاری دیگر طلبا سے مستحق زیادہ عہدہ جلیل پانے کے ہین جو کہ انکے عہد مین پنجاب سر ہوا لہذا کچھہ حال
ابتدای عروج رنجیت سنگہ بانی سلطنت پنجاب کا تحریر ہوتا ہی **جنگ پنجاب وابتدائے عروج**
**راجہ رنجیت سنگہ** رنجیت سنگہ ولد مہان سنگہ اولاد سمی دلسو کاشتکار علاقہ پنجاب کا ہی بعد حملہ زمان شاہ
پوتے احمد شاہ درانی کے ۱۷۹۶ء و ۱۷۹۷ء مین توپین بادشاہ کی جو دریا مین رہگئی تھین نکلوا کر روانہ
کرکے سند لاہور کی پاکر پشاور و ملتان و کشمیر وامرت سر رفتہ رفتہ قبضہ کیا ستائیسوین جون ۱۸۳۹ء
کو قضا کی پھر دہیان سنگہ وزیر نے کھڑک سنگہ اوسکے پسر کو سمجھایا یہ جیت سنگہ کی صلاح مدبرہ عمل کرنی لگا
کنور نونہال سنگہ جیت سنگہ کو مارکر نیابت پدر خود کاروبار سلطنت کا کرتا رہا ۱۸۴۰ء مین بعد وفات
کھڑک سنگہ کے کنور نونہال سنگہ باپ کی لاش پھونک کر جب دروازہ قلعہ پر آئے اور اکبارگی

ایک بارہ سلامی توپون کی سر ہوئی اونکی آواز کی دہمک سے ایک پتھر چھت سے ایسا سر پر گرا کہ مر گئے اور شیر سنگھ بن راجہ رنجیت سنگھ والدہ نونہال سنگھ سے جنگ کرکے حاکم ہوے اسکو وقت معائنہ موجوات سوار اجیت سنگھ نے دغا سے گولی ماری اور بڑا بیٹا بھی شیر سنگھ کا مع دہیان سنگھ وزیر کے مارا گیا دلیپ سنگھ بن رنجیت سنگھ فرمانروا ہوا اور ہیرا سنگھ بعد معرکہ قتل قاتلان شیر سنگھ کے وزیر ہوا اور فوج خودسر ہوگئی دم بدم تنخواہ اضافہ کرانے لگی اور ہیرا سنگھ مارا گیا جواہر سنگھ والدہ مہاراجہ کا بھائی وزیر ہوا اور پشورا سنگھ ولد رنجیت سنگھ کو بوجہ دعوی سلطنت کے جواہر سنگھ نے دغا سے قتل کیا آخر فوج نے جواہر سنگھ کو مع اوسکے رفقا کے قتل کیا اور فوج سکھ نے اکتوبر ۱۸۴۵ء مین مع سردارون کے سرحد انگریزی پر آکر دسوین دسمبر سے دسوین فروری ۱۸۴۶ء تک ستلج پار بڑی بہادری سے چار لڑائیان لڑکر شکست کھائی **جنگ اول** بمقام مدکی مین اٹھارہوین دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی **دوسری** بمقام فیروزشہر اکیسوین دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی اسمین بہتر ضرب توپ انگریزون کو ملین اور **تیسری** بمقام علی وال اٹھائیسوین جنوری ۱۸۴۶ء کو ہوئی اسمین بہت افسر نامور انگریز بیجان و مجروح ہوے اور مخالف ستلج مین ڈوب گئے **چوتھی** بمقام سوبراون دسوین فروری ۱۸۴۶ء کو ہوئی اور بعد فتح انگریز بہادر ستلج پار ہوکر پنجاب آئے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ سے بعد صلح کے صلحنامہ لکھا لیا اور راجہ گلاب سنگھ کو بعد تحریر اقرارنامہ بجلدوے رفع شر کے ملک کوہستان کا اور کرور روپیہ کی عوض جو صوبہ کشمیر کا کمپنی کو ملا تھا دیا پھر بعد جنگ و صلح شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر کے لال سنگھ اوسکے وزیر بانی جنگ کو قید کرکے اکبرآباد کو روانہ کیا پھر سولوین دسمبر ۱۸۴۶ء کو واسطے آرام خلائق و حفاظت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ترمیم صلحنامہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء بمشورہ کمپنی کے ہوئی اور رانی جندہ صاحبہ نے بوجہ جدا ہونے لال سنگھ اپنے ہمراز کے راجہ دلیپ سنگھ کو ورغلانا تب گورنر جنرل نے بمشورہ امراے لاہور کے رانی صاحبہ کو بفاصلہ پچیس میل لاہور سے قلعہ شیخوپور مین بھیجدیا اور اسی عہد ماہ صفر ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۱۸۴۷ء کو امجد علی شاہ کے بعد واجد علی شاہ اونکے فرزند بادشاہ لکھنؤ کے ہوے اور نواب گورنر جنرل بہادر دس برس کے بعد ۱۸۴۸ء مین ولایت کو گئے پھر لارڈ ڈلہوسی صاحب بارہوین گورنر جنرل بہادر جنوری ۱۸۴۸ء مین آئے اور رانی جندہ صاحبہ بافشاے راز ارادہ زہر دینے حکام فرنگ کے بسازش افسران لاہور و خدمتگاران انگریز کے بنارس کو بھیجدی گئین وہان سے پوشیدہ نیپال مین چلی گئین پھر ۱۸۶۱ء مین حسب خواہش راجہ دلیپ سنگھ کے لندن جاکر ۱۸۶۳ء مین مر گئین

**جنگ ملتان** دیوان مولراج کھتری باشندہ قصبہ اکال گڈہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ ملتان نے بوجہ بدانتظامی کے حسب الطلب دربار لاہور کے استعفا دیا اور سمجھا کہ منظور نہوگا مگر بعد منظوری استعفا کے

ایک سکھ صوبہ ملتان ہوکر ہمراہ دونین اگنیو صاحب ولفٹنٹ انیڈرسن صاحب کے واسطے انتظام کے ملتان
مین آیا دیوان مذکور انگریزون کو مار کر آمادہ جنگ ہوا انگریز کمک نواب بہاول پور بسرگردگی کپتان ایڈورڈ صاحب
کے ۱۸۴۸ء کو فتحیاب ہوئے پھر یکم جولائی سنہ مذکور کو قلعہ ملتان کی فصیل کے نیچے اوترکر بھگایا پھر آٹھوین
اگست سنہ مذکور کو دیوان پر حملہ کیا سکھون نے بڑی بہادری کی اور گولہ اندازون نے پھرتی دکھائی اور راجہ
شیر سنگہ دس ہزار سوار سے مول راج کی مدد کو آیا فوج انگریزی پسپا ہوئی جب شیر سنگہ ہزارا کیطرف اپنے
پدر کے پاس گیا اور بیسوین اکتوبر کو پشاور کے بلوے مین میجر لارنس صاحب ولفٹنٹ بونی صاحب وغیرہ
بدقت تمام بھاگ کر گرفتار ہوئے تب ۲۰ و ۲۷ نومبر کو قریب ملتان کے بڑی لڑائی لڑکر انگریزونکی فتح ہوئی
اور کئی توپین انگریزون نے چھین لین پھر ستائیسوین دسمبر کو بعد آنے فوج سندہ وبمبئی وفیروزپور کے ایک
اور حملہ کرکے بھگاکر انگریزون نے قبضہ کیا اور اکتیسوین دسمبر کو مول راج کا میگزین انگریزی گولے سے اوڑگیا
اور بہت نقصان ہوا آخر قبضہ انگریزون کا شہر پر ہوگیا اور لڑائی قائم رہی آخر بائیسوین جنوری ۱۸۴۹ء کو مول راج
مع تین ہزار ہمراہیون کے ہتھیار ڈالکر حاضر ہوا انگریزون نے لاہور لیجاکر کلکتہ کو روانہ کیا مگر بنارس مین مرگیا
بعضے کہتے ہین کہ ہیرا کھالیا اور شیر سنگہ جب ملتان سے پھرا اوسنے اٹک وحسن ابدال کو فتح کیا اور وہان
لوٹ مچائی تب چالیس ہزار فوج انگریزی سے دریاے چناب پر لڑائی ہوئی بہت کشت وخون ہوا جنرل کیورٹن
سپہ سالار نامور مارے گئے اور تیرہی ۱۸۴۸ء کو قبل اسکے سودال پور کی لڑائی سے سکھ شکست کھاکر رسول پور
کو آئے اور چلیانوالہ مین پھر لڑائی ہوئی آخر جنگ اکیسوین فروری ۱۸۴۹ء کو گجرات مین ہوئی سکھ توپین چھوڑکر
بھاگے اور اکرم خان بن دوست محمد خان مارا گیا آخر آٹھوین مارچ کو سرداران سکھ مع اکیس ضرب توپ کے
اور چودھوین مارچ کو چتر سنگہ وشیر سنگہ مع اکتالیس ضرب توپ کے حاضر ہوئے پھر میجر گلبرٹ صاحب نے
پشاور واٹک پر بدون جنگ افغانون کے قبضہ کرکے جنگ پنجاب کی ختم کی پھر دربار لاہور مین روبروے
حکام انگریز وراجہ دلیپ سنگہ کے بعد پڑھنے اشتہار عملداری کمپنی کے ملک پنجاب مین راجہ دلیپ سنگہ وجملہ حکام
انگریز وہندوستانی کے اوس اشتہار پر دستخط ومہر اسکے چار لاکھ روپیہ ماہواری راجہ صاحب کا مقرر کرکے
روانہ لندن کیا اور سردارونکی جاگیرات بجلدوی خیرخواہی بحال رہین اور راجہ صاحب کی لندن مین ایک امیر کے
گھر شادی بھی ہوئی **شمول راج ناگپور بسلطنت انگریزی** جب راگھوجی بھونسلا راجہ ناگپور جو مرہٹون سے شکست کھاکر
بمدد انگریزی ۱۸۱۸ء مین ملک برار کا فرمانروا ہوکر ۱۸۵۳ء مین لاولد مرا اور اوسکی رانی نے ایک متبنی کرکے جانشین
کرنا چاہا مگر حسب رواج اون کے خاندان کے عورت اور متبنی وارث قرار پاسکے ملک ناگپور بھی داخل ممالک
انگریزی کے ہوگیا اور اپیل رانی کی لندن تک سے خارج ہوئی بلکہ اسی اصل پر اور حکومتین لاوارث داخل

ممالک انگریزی کی ہوئین اب ناگپور دارالحکومت میانہ ہند مقام چیف کمشنر حاکم اعلےٰ کا ہے اور سررشتہ تعلیم
بھی جاری ہوگیا **شمول ملک اودہ بسلطنت فرنگ** ملک اودہ مین پچیس ہزار میل مربع زمین اور پچاس
لاکھ آدمی بستے ہین باوجود تاکیدات گورنمنٹ کے ۵۰ سال سے بے انتظامی اور ظلم کا انتظام ہوا اہلکار تحصیل
روپیہ کو بڑی شجاعت جانتے تھے اور اونکے زمیندار ہر سال حاکم سے لڑتے اور راہ لوٹتے اور کشت و خون
کرتے تھے اور فرمانروا عیاش اور مصاحبین و دیوان خزانہ لوٹانے اور اپنا گھر بنانے مین مصروف تھے
اور اہل حرفہ اور ڈوم وڈھاڑی کارپرداز تھے آخر سلیمن صاحب رزیڈنٹ نے دورہ ملک کا کرکے تجویز انتزاع
ملک درج رپورٹ کرکے ۱۸۵۶ع کو روانہ ولایت ہوے اور سفر دریا مین مرے اور جمس اوٹرم صاحب
رزیڈنٹ ہوے اونھون نے بھی یہ تجویز خود یہی رپورٹ گورنر کو کی اور گورنر نے باجازت حکام ولایت
۱۲۷۲ہجری مین عملداری سرکار کمپنی کا اشتہار دیا اور واسطے صرف واجد علی شاہ اودہ کے ۱۲ لاکھ
روپیہ اور تین لاکھ ملازمان و محلات وغیرہ کا جملہ پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کیا مگر بادشاہ نے راضی نامے
پر اپنے دستخط نہ کیے اور لڑائی بھی نہین لڑے خود کلکتہ مین جاکر دریاے ہوگلی پر قریب کلکتہ کے مکان
وسیع پسند کرکے رہے اور ملکہ کشور والدہ بادشاہ و مرزا جواد علی سکندر حشمت جرنیل صاحب بادشاہ کے
بھائی و مرزا ولیعہد بہادر ولایت جاکر بے نیل مرام رہے والدہ بادشاہ و جرنیل صاحب بہادر نے وہین
انتقال کیا اور ملک فرانس مین دفن ہوے اور نواب گورنر جنرل ہند بیمار ہوکر آٹھ سال کے بعد ۱۸۵۶ع
مین مستعفی ہوکر ولایت کو چلے گئے * **دوسرا باب تیسرے حصہ کا اسمین بعد ختم ہونے**
**ٹھیکہ کمپنی کے ایام غدر مین حکومت ملکہ انگلستان کا بیان ہے** بعد ولایت جانے لارڈ
ڈلہوسی کے **لارڈ کیننگ صاحب تیرہوین گورنر جنرل بہادر** ۱۸۵۶ع کو آئے اور میعاد
ٹھیکہ کمپنی قریب الاختتام تھی کہ ایران پر چڑھائی ہوئی اور یکبیک یکشنبہ تیرہوین رمضان ۱۲۷۳ہجری
مطابق دسوین مارچ ۱۸۵۷ع کو کارتوس مین خوک اور گاے کی چربی ملانا واسطے بیدھرم کرنے ہندو
اور مسلمان کے ظاہر کرکے اول فوج میرٹھ نے بلوا کرکے گرجا گھر مین حکام انگریز کو مار کر گیارہوین مارچ
کو دہلی مین آکر ابوظفر بادشاہ کو اپنا سرغنہ کرکے ہند کا بادشاہ بنایا اور انگریزان اندرون قلعہ کو قتل کیا
پھر بذریعہ خبر تار برقی اکثر مقامات مین انگریزون نے ہندوستانی فوج کے ہتھیار رکھ کر انتظام کیا اگرچہ
فیروزپور و سیالکوٹ و جہلم پر بھی فساد آغاز ہوا مگر جلد رفع ہوگیا الغرض انگریزون نے فوج جدید پنجابیون
کی نوکر رکھکر اور فوج گورہ مہم ایران سے طلب کرکے دہلی پر چڑھائی کرکے چودھوین ستمبر ۱۸۵۷ع کو بادشاہ
دہلی کو پکڑ کر اوسکی اولاد کو مار ڈالا اور چند راجہ منحرف ریاست ہند کو بھی سر کرکے اکثرون کو پھانسی دی

اونیسوین جون کو ہیور صاحب نے گوالیار فتح کیا اور تیئیسوین کو قلعہ کالپی فتح ہوا اور آغاز ذیحجہ ۱۲۷۳ھ ہجری مطابق تیسوین مئی ۱۸۵۷ع کو لکھنؤ مین بلوا ہوا سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر وہان مقتول ہوے اور مرزا رمضان علی برجیس قدر بن واحد علی شاہ کو جو حضرت محل ممتوعہ سے تھے فوج نے مسند وزارت شاہ دہلی پر نامزد کرکے تیرہ برس کی عمر مین ذی حجہ ۱۲۷۳ھ ہجری کو فرمانروا لکھنؤ کا کیا آخر اونتیسوین رجب ۱۲۷۴ھ ہجری کو لکھنؤ فتح ہوا اور بعد فتح لکھنؤ دوسری اگست ۱۸۵۸ع کو فرمان ملکہ لندن معافی قصور رعایا ہند اور معزولی کمپنی کے جاری ہونے سے کل انتظام ہوا

## جدول خلاصہ حکومت کمپنی بہادر و بعد ختم ٹھیکہ کمپنی حکومت ملکہ معظمہ لندن مندرجہ حصہ سوم باب اول و باب دوم ابتدا از سنہ ۱۶۰۰ع لغایت سنہ ۱۸۶۳ع

| | نام گورنر جنرل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی کمپنی متحد انکا لقب سوداگران انگلستان ہے | سنہ ۱۶۰۰ عیسوی | سنہ ۱۷۷۲ع | ۱۷۲ سال | اول یہ سوداگران انگلستان ہندوستان مین تجارت کو آئے اور جا بجا کوٹھیان بنا کر کچھ زمینداری خرید کرکے حکومت کے ڈھنگ ڈالے اور فرانسیسیون کی تجارت اوٹھا کر ہندوستان سے نکالدیا اور ۱۷۶۵ع کو بکسر کی لڑائی مین میر قاسم علیخان و نواب شجاع الدولہ و شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی اسکے قابو مین آگئے + |
| ۱ | وارن ہیسٹنگز گورنر اول | سنہ ۱۷۷۲ع | سنہ ۱۷۸۵ع | ۱۳ سال | نواب حیدر علی میسور و مرہٹون کو شکست دیکر نواب اودھ سے زمینداری بنارس کی خرید کی اور جنگ فتح گنج کی روہیلون اور نواب اودھ سے ہوئی اور بعد شجاع الدولہ کے آصف الدولہ لکھنؤ کے نواب ہوے + |
| | میکفرسن قائم مقام | ۱۷۸۵ع | ۱۷۸۶ع | ۱ سال | نواب حیدر آباد سے اتحاد کیا اور نواب لکھنؤ سے عہدنامہ لکھوایا اور ٹیپو سلطان |
| | وکارنوالس گورنر | ۱۷۸۶ | ۱۷۹۳ | ۷ سال | پر فتح پاکر صلح کی اور قوانین ملکی ایجاد ہوے پھر ولایت جاکر بعد شور صاحب و انگلس صاحب کے |
| ۲ | مکرر کارنوالس گورنر | ۱۸۰۵ | ۱۸۰۵ | چند ماہ | مکرر گورنر ہوکر آئے اور قضا کی اور سر جارج بارلو صاحب قائم مقام ہوکر ۱۸۰۷ع |
| | و سر جارج بارلو قائم مقام | ۱۸۰۵ | ۱۸۰۷ | ۲ سال | تک رہے اور آمد دوم لارڈ کارنوالس صاحب موصوف مین ساتوین رمضان ۱۲۲۱ھ ہجری مطابق ۱۸۰۶ع کو اکبر ثانی بادشاہ دہلی کے ہوے |
| ۳ | سر جان شور صاحب | سنہ ۱۷۹۳ع | سنہ ۱۷۹۸ع | ۵ سال | انھون نے حکام ہند سے صلح کی اور موافقت رکھی اور وزیر علی خان بعد آصف الدولہ کے ۱۲۱۲ھ ہجری مین حاکم اودھ کے ہوکر بعد معرکہ و جنگ کے قید ہوے اور نواب سعادت علی خان بنارس سے آکر حاکم لکھنؤ کے کیے گیے + |

| | نام گورنر جنرل | ابتدائے آمد | لغایت روانگی | مدت حکومت | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | مارنگٹن صاحب مخاطب بہ مارکوئس آف ولزلی | ۱۷۹۸ء | ۱۸۰۵ء | ۷ سال | ٹیپو سلطان منحرف ہوکر مارا گیا اوسکی اولاد کا درماہہ مقرر ہوگیا اور ریاست میسور کے قدیم راجہ کو دی اور نواب اودہ سے عہدنامہ جدید از سر لکھوایا و راجہ سیندھیا و راگھوجی بھونسلا و راجہ برار و مرہٹون و ہولکر پر فتح پائی و دہلی و آگرہ و اوڑیسہ مرہٹون سے لیا و گجرات پر دخل کیا و ہولکر کا ملک اوسکو حوالہ کیا اور لارڈ لیک صاحب ۱۸۰۵ء مین چار دفعہ بھرت پور کا محاصرہ کرکے ناکام رہے |
| ۵ | لارڈ منٹو صاحب بہادر | ۱۸۰۷ء | ۱۸۱۳ء | ۶ سال | جزیرہ ماریشس و جاوہ فرانسیسیون و ہالنڈیون سے فتح کیا و غازی الدین حیدر بن نواب سعادت علیخان بعد اپنے پدر کے ۱۲۲۵ ہجری مین فرمانروائے لکھنؤ ہوئے |
| ۶ | مارکوئیس آف ہیسٹنگز صاحب | ۱۸۱۳ء | ۱۸۲۳ء | ۱۰ سال | راجہ نیپال و باجی راؤ پیشوا و راجہ ناگپور و قلعہ ہاترس و پنڈاریون و مکرر راجہ ناگپور پر فتح پائی اور بریلی مین تقرری محصول چوکیداری پر فساد ہوکر دو ہزار آدمی جانبین کا مارا گیا اور قدیم راجہ ناگپور کے پوتے کو ریاست ناگپور کی دی + |
| ۷ | امہرسٹ صاحب | ۱۸۲۳ء | ۱۸۲۸ء | ۵ سال | برہما و رنگون تک فتح کرکے آسام و اراکان و تناسرم کے صوبہ اور ایک کرور روپیہ لیکر صلح کی اور قلعہ بھرت پور فتح کیا اور بعد غازی الدین حیدر کے نصیر الدین حیدر فرزند اونکے ۱۲۴۳ ہجری مطابق ۱۸۲۷ء کو بادشاہ لکھنؤ ہوئے |
| ۸ | ولیم بنٹنک صاحب گورنر جنرل و سرچارلس مٹکاف قائم مقام | ۱۸۲۸ء | ۱۸۳۵ء | ۷ سال | ستی ہونا موقوف ہوا اور راجہ کورگ شکست کھا کر قید ہوا اور گورنر صاحب مستعفی ہوئے و سرچارلس مٹکاف صاحب قائم مقام نے حکم چھاپنے بدانتظامی و ظلم حکام کا چھاپہ اخبار مین دیا + |
| ۹ | آکلنڈ صاحب | ۱۸۳۶ء | ۱۸۴۲ء | ۶ سال | بنیاد خصومت شاہ چین سے پڑی اور ۱۲۵۳ ہجری مطابق ۱۸۳۷ء کو بعد جنگ قید ہونے منا جان بن نصیر الدین حیدر شاہ مرحوم لکھنؤ کے نصیر الدولہ محمد علیشاہ بن نواب سعادت علیخان بادشاہ لکھنؤ کے ہوئے اوسی سال بعد اکبر ثانی کے ۲۸ جمادی الثانی کو بہادر شاہ دہلی کے سریر آرا ہوئے اور افغانستان مین فوج کشی کرکے شجاع الملک کو بادشاہ کابل کا کیا ہنوز معرکہ ختم نہوا تھا کہ گورنر صاحب تبدیل ہوکر ولایت گئے + |
| ۱۰ | النبرا صاحب | ۱۸۴۲ء | ۱۸۴۴ء | ۲ سال | جنگ افغانستان ختم ہوئی شجاع الملک مارے گئے دوست محمد خان کابل کے فرمانروا ہوئے اور جنگ سندہ و گوالیار کے جو خلاف مرضی گورٹ آف ڈائرکٹرز کے ہوئی اس وجہ سے گورنر صاحب ملزم ہوکر تبدیل ہوگئے اور ۱۲۵۸ ہجری مطابق ۱۸۴۲ء مین ثریا جاہ امجد علی شاہ بعد محمد علی شاہ پدر خود بادشاہ لکھنؤ کے ہوئے |

| | نام گورنر جنرل | ابتدائے آمد | اختتام | مدت | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر | ۱۸۴۴ء | ۱۸۴۸ء | ۴ سال | خلاصۂ حال راجہ رنجیت سنگھ و جنگ پنجاب و چار لڑائیاں لاہور کی ہوکر فتح پائی اور رانی چندہ والدہ راجہ دلیپ سنگھ قلعہ شیخو پور کو بھیجی گئین اور صفر ۱۲۶۳ھ ہجری مطابق ۱۸۴۷ء کو بعد امجد علی شاہ کے اونکے فرزند واحد علی شاہ لکھنؤ کے بادشاہ ہوئے + |
| ۱۲ | لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر | ۱۸۴۸ء | ۱۸۵۶ء | ۸ سال | جنگ ملتان کی مول راج سے ہوکر بعد فتح و تسلط کامل لاہور و تقرری جاگیرات امرائے خیرخواہان کے چار لاکھ روپیہ ماہواری راجہ دلیپ سنگھ کا مقرر ہوکر راجہ صاحب لندن کو گئے اور رانی چندہ صاحبہ نے ملازمان فرنگ سے سازش کرکے حکام فرنگ کے زہر دینے کا ارادہ کیا تب انکی ضمانت بعد افشائے راز بنارس بھیجدی گئین وہان سے پوشیدہ نیپال چلی گئین پھر راجہ دلیپ سنگھ نے لندن مین بلالیا وہین رانی صاحبہ مرین اور راجہ صاحب کی لندن مین ایک امیر ہند کی لڑکی سے شادی ہوگئی اور مہاراج ناگپور لاوارث ہوکر ۱۲۷۲ھ ہجری مطابق ۱۸۵۶ء مین ملک اودھ بوجہ بے انتظامی کے شامل ممالک انگریزی ہوگئے + |
| ۱۳ | لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل نمبر ۹ فہرست سندرجہ باب دوم حصہ سوم | ۱۸۵۶ء | ۱۸۶۲ء | ۵ سال | ہند مین بلوا ہوا بہت حکام قتل ہوئے آخر انگریزون نے فتح پائی اور بہادر شاہ بادشاہ دہلی قید ہوکر ملک برہما مین روانہ کیے گئے اور بعمر ۱۳ سال محمد رمضان علی برجیس قدر بن واحد علی شاہ کو ذیحجہ ۱۲۷۳ھ مین فوج بلوائی نے لکھنؤ مین مسند وزارت شاہ دہلی پر بٹھایا اور ۲۹ رجب ۱۲۷۴ھ ہجری کو لکھنؤ بھی فتح ہوا اور میعاد ٹھیکہ کمپنی کی منقضی ہوکر ۱۸۵۸ء کو ملکہ معظمہ لندن کی عملداری ہوگئی اور فرمان معافی قصور رعایائے ہند کے ۲ اگست کو جاری ہوکر رعایا فراری اپنے اپنے گھرون مین آباد ہوئی اور انتظام کامل ہوگیا + |
| ۱۴ | ایلگن صاحب | ۱۲ مارچ ۱۸۶۲ء | ۲۰ نومبر ۱۸۶۳ء | ۱ سال ۸ ماہ ۸ یوم | ۱۲ مارچ ۱۸۶۲ء مین کلکتے مین جلوس کیا اور ۲۰ نومبر ۱۸۶۳ء کو مر گیا + |

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب اقعات ہند کا انتخاب مفید انام فتوحات ہند نام ابتدائے حال ولادت برہما سے

زمانہ غدر ۱۸۵۸ء تک مع خلاصہ حالات سلاطین ہند و مع جدول خلاصہ فرمانروایان ہنود و سلاطین خاندان اہل اسلام و نواب گورنران بہادر ہند تا عہد ایلچن صاحب گورنر جنرل بہادر تصنیف لطیف خوش بیان و خوش تقریر مورخ بے نظیر جناب منشی عنایت حسین صاحب بلگرامی بصحت تمام و نظر ثانی مصنف صاحب موصوف واقع ۳۰ ذیحجہ ۱۲۹۲ ہجری مطبع نامی مین حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر نور افزاے اہل بصارت ہوئی +

## قطعات تاریخ از نتیجہ طبع جناب منشی فدا علی صاحب تخلص فارغ

### عنوان تاریخی

کھولے طلسم ہند فتوحات ہند نے
۱۲۹۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| کیا خوب حسن طبع عنایت حسین سے | جلوے دکھاے ماضیہ حالات ہند نے | فارغ کلید کلک سے وا قفل سال کر | کھولا محیط علم فتوحات ہند نے ۱۲۹۲ |

### تاریخ طبع

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہے فتوحات ہند وہ غنچہ | بائی جسکی نہ مغز گوش نے بو | اوسکے حلیہ مین چند شعر لکھون | گر بہم پونہچے مجکو خامہ مو |
| اور جذبہ بیان کے رشتہ مین | مرغ دل کیا پھنسے دل جادو | خوبی خط مرے کے حرکے دے | قلب ہر دائرے پہ ہو لکھو |
| ہین دلاویز اور دلکش حرف | شل نا نبتان نازک خو | دیکھیے غور سے جو نوک پلک | آنکھ ہو فرط کیف سے الو |
| نقش تسخیر نقشہ جدول | سرو ہر سطر سنبلا گیسو | نقطے سیاہی خط کی افشان نے | اڑے طفل چشم بدلو لو |
| کیا کہون روشنی سیاہی کی | شب تیرہ مین چمکے جون جگنو | قالب بختہ مین ڈھالا ہے | ہند کے حاکمون کے حالون کو |
| چاہے جو تجربہ سے فرحت دل | تو خریدے یہ مشک بے آہو | جو نہ دیکھے گا اسکو شل نظر | حسرتون کے بہائیگا آنسو |
| فارغ نکتہ سنج سے سن لو | خواہش سال ہو اگر تمکو | اوس سراپا جمال نے فی الحال | پہنا چھپنے کا خلعت دلجو |

۱۲۹۲

## قطعات تاریخ از لالہ نراین بخش خلف منشی گوبند پرشاد صاحب فضا متخلص بہ راقم ۱۲۹۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| چھپی مختصر جب فتوحات ہند | یہ شاہان پیشین کی ہے یادگار | ہر اک شاہ کا حال ہے مختصر | جو ہندوستان کے ہوے تاجدار |
| مصنف ہین منشی عنایت حسین | ہوئی چھپکے مشہور شہر و دیار | کیا بحر ذخار کوزے مین بند | لکھا مختصر حال ہر شہریار |
| جو بحر فصاحت ہے نثر لطیف | تو الفاظ مین گوہر شاہوار | گلستان عالم کا ہے انتخاب | ہر اک سطر ہے رشک باغ و بہار |
| | چھپا جبکہ یہ نسخہ مختصر | ہوئی اسکی تاریخ بھی اختصار ۱۲۹۲ | |

### ایضاً

| | | | |
|---|---|---|---|
| اس مختصر کتاب فتوحات ہند مین | ہر تاجدار ہند کا احوال دیکھ لو | بحر محیط فکر عنایت حسین سے | اک ظرف مین سما گیا بصورت نکو |
| چھپ کر جو یہ کتاب بصحت ہوئی تمام | جسنے سنا پسند کیا اس کتاب کو | تاریخ طبع خامہ راقم نے کی رقم | مقبول ملک ہند فتوحات ہند ہو ۱۲۹۲ھ |